الفقه التسجیلی فی عجین النارجیلی

۱۳۱۸ھ

تصنیف لطیف:۔
اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

الفقہ التسجیلی فی عجین النارجیلی

۱۳۱۸ھ

(فیصلہ کن دانائی تاڑی سے خمیر شدہ آٹے کے بارے میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۲۵ از رنگون گلی نمبر ۲۵ دواخانہ حکیم عبدالعزیز صاحب مرسلہ جناب مرزا عبدالقادر بیگ ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پہلے تھوڑے آٹے میں مسکر تاڑی کے نیچے کی تاڑی جسے روٹی گاد کہتے ہیں ملا کر خمیر کیا گیا پھر یہ آٹا خمیر شدہ پندرہ بیس سیر آٹے میں ملا کر خمیر کیا اور اس کی روٹی پکائی اس روٹی کی نسبت کیا حکم ہے؟ اور اگر فرض کیا جائے کہ اس گاد میں قوتِ سُکر یہ باقی نہ رہی تھی تو اس خمیری روٹی کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا (بیان فرمائیے اجر پائیے۔ ت)

رنگون میں بخلاف مانڈلہ پاؤ روٹی و تنوری روٹی دونوں کا عام طور پر خمیر تاڑی سے کیا جاتا ہے اور ہزار ہا مسلمان اسی روٹی کو کھاتے ہیں، یہاں اور کلکتے میں عام ہے، یہاں دو عالم کہتے ہیں کہ اس روٹی کی نسبت حکم حرمت کا نہیں ہے مگر احتیاط کرنا اولٰی ہے۔ میں نے جناب مولانا جلال الدین صاحب دہلوی مقیم مانڈلہ سے بذریعہ خط دریافت کرایا جواب آیا کہ جناب موصوف نے حکم حرمت کا دیا، آج کل مولوی عبدالحمید صاحب واعظ پانی پتی یہاں تشریف رکھتے ہیں اُنھوں نے بھی کھانا ترک کردیا

اس کے جواب کی بہت ضرورت ہے امید ہے کہ آپ کے فیض تحریر سے صدہا مسلمان اس معصیت سے بچ جائیں گے۔ یہ بلا یہاں عام ہے جملہ قسم کی روٹیوں میں اس کا خمیر دیا جاتا ہے فقط۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی حرم علینا فی الدنیا الخمور و وعدنا فی الجنۃ الشراب الطھور والصلٰوۃ والسلام علی من حمانا المنکرات وحرم علینا برحمتہ المسکرات وعلٰی اٰلہٖ و صحبہ الشاربین من کاس التکریم لا لغو فیھا ولا تاثیم افاض اللہ علینا من فیضھم فنصیب فللارض من کاس الکرام نصیب۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے، تمام تعریفیں اس معبود کیلئے ہیں جس نے دنیا میں ہم پر شرابیں حرام کی ہیں اور جنت میں ہمیں شرابِ طہور عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے اور درود وسلام ہو اس ذات پر جس نے ہمیں منکرات سے روکا اور اپنی رحمت سے نشہ آور اشیاء کو ہم پر حرام فرمایا اور آپ کے آل واصحاب جو عزت کے پیالے سے پینے والے ہیں جس میں بیہودگی اور گنہگاری نہیں، اللہ تعالٰی ان کے فیض سے ہمیں بھی عطا فرمائے کہ ہم بھی اس کو پالیں، اور سخیوں کے جام سے زمین کے لئے حصہ ہوتا ہے (ت)

قولِ منصور و مختار میں تاڑی وغیرہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ مثل شراب حرام و ناروا ہے اور نہ صرف حرام بلکہ پیشاب کی طرح مطلقاً نجاستِ غلیظہ ہے۔ یہی مذہب معتمد اور اسی پر فتوٰی ہے۔ تنویر الابصار میں ہے:

حرمھا محمد مطلقا وبہ یفتی[1]

امام محمد علیہ الرحمہ نے اس کو مطلقاً حرام قرار دیا اور اسی پر فتوٰی دیا جاتا ہے (ت)

درمختار میں ہے:

ذکرہ الزیلعی وغیرہ واختارہ شارح الوھبانیۃ[2]

اس کو زیلعی وغیرہ نے ذکر کیا اور شارح وہبانیہ نے اس کو اختیار فرمایا۔ (ت)

---

[1] درمختار شرح تنویر الابصار　کتاب الاشربہ　مطبع مجتبائی دہلی　۲/ ۲۶۰

[2] درمختار　" 　" " "　۲/ ۲۶۰

ردالمحتار میں ہے:

قوله وغيره كصاحب الملتقى والمواهب والكفاية والنهاية والمعراج وشرح المجمع وشرح درر البحار والقهستاني والعيني حيث قالوا الفتوى في زماننا بقول محمد لغلبة الفساد[1] الخ۔

اس کے قول وغیرہ سے مراد یہ حضرات ہیں جیسے صاحب ملتقی، صاحب مواہب، صاحب کفایہ، صاحب نہایہ، صاحب معراج، صاحب شرح المجمع، صاحب شرح درر البحار، قہستانی اور عینی، کیونکہ انھوں نے فرمایا کہ ہمارے زمانے میں غلبۂ فساد کے سبب فتوٰی امام محمد کے قول پر ہے الخ (ت)

غنیہ ذوی الاحکام میں ہے:

قال في البرهان والحقها محمد كلها بالخمر في المشهور عنه كالشافعي ومالك وبه يفتي[2]۔

برہان میں کہا کہ امام محمد نے ان تمام کو مشہور قول میں شراب کے ساتھ ملحق کیا ہے جیسا کہ امام شافعی و امام مالک کہتے ہیں، اور اسی پر فتوٰی دیا جاتا ہے (ت)

طحطاوی علی الدر میں ہے:

قال الحموي واعلم ان الاصح المختار في زماننا ان كل ما اسكر من الاشربة المذكورة بعمومها كثيره وقليله حرام وهو قول محمد لحديث كل مسكر حرام[3]۔

حموی نے کہا جان لو کہ ہمارے زمانے میں اصح و مختار یہ ہے کہ مذکورہ نشہ آور شرابوں میں سے علی العموم ہر ایک کا قلیل و کثیر حرام ہے اور یہی امام محمد کا قول ہے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔ (ت)

وجیز کردری میں ہے:

قال محمد رحمه الله قليله وكثيره حرام قالوا وبقول محمد ناخذ ومذهب محمد انه حرام نجس[4] الخ۔

امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا: اس کا قلیل و کثیر حرام ہے۔ علماء نے کہا ہم امام محمد کے قول سے اخذ کرتے ہیں اور امام محمد کا مذہب یہ ہے کہ یہ نجس ہے الخ (ت)

---

[1] ردالمحتار، کتاب الاشربہ، دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۲۹۳

[2] غنیہ ذوی الاحکام علی الدرر الحکام، کتاب الاشربہ، میر محمد کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۰

[3] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، " "، المکتبۃ العربیہ، کانسی روڈ، کوئٹہ ۴/ ۲۲۵

[4] فتاوٰی بزازیہ علی ہامش الفتاوی الہندیہ، " "، نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۲۶-۱۲۶

خلاصہ میں نوازل فقیہ ابواللیث سے ہے:

عند محمد حرام شربه قال الفقیه و به ناخذ۔[1]

امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک اس کا پینا حرام ہے، فقیہ نے کہا ہم اسی کو لیتے ہیں۔ (ت)

فتاوٰی ہندیہ میں فتاوٰی ظہیریہ سے ہے:

ذکر محمد رحمه الله تعالٰی فی الکتب کل ماھو حرام شربه اذا اصاب الثوب منه اکثر من قدر الدرھم یمنع جواز الصلٰوة قالوا وھکذا روی ھشام عن ابی یوسف وحکی عن الفضلی انه قال علٰی قول ابی حنیفة وابی یوسف رحمھما الله تعالٰی یجب ان یکون نجسا نجاسة خفیفة والفتوی علٰی انه نجس نجاسة غلیظة اھ[2]

امام محمد علیہ الرحمہ نے کتاب میں فرمایا کہ جس شَی کا پینا حرام ہے اگر وہ مقدار درہم سے زائد کپڑے کو لگ جائے تو اس کپڑے میں نماز ممنوع ہوگی۔ علماء نے کہا کہ ہشام نے امام ابویوسف علیہ الرحمہ سے یُونہی روایت کیا ہے۔ فضلی سے منقول ہے کہ انھوں نے کہا امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کے قول پر ضروری ہے کہ وُہ کپڑا نجاستِ خفیفہ کے ساتھ نجس ہو، اور فتوٰی اس پر ہے کہ وہ نجاستِ غلیظہ کے ساتھ نجس ہے اھ،

اعلم ان المحقق صاحب البحر کان بحث فی البحر ترجیح التغلیظ بناء علٰی اصل مھده سابقا و نازعه اخوه المدقق فی النھر محتجا بما فی المنیة صلی وفی ثوبه دون الکثیر الفاحش من السکر او المنصف تجزیه فی الاصح اھ[3] و ذکر فی الدر خلاف الاخوین ولم یزد وقال العلامة

جان لو کہ امام محقق صاحبِ بحر نے بحر میں اس پر بحث کرتے ہوئے نجاستِ غلیظہ کو ترجیح دی اور اس کی بنیاد ایسے قاعدہ پر رکھی جس کو انھوں نے اوّلاً مقرر فرمایا، اور ان کے بھائی مدقق نے نہر میں ان کی مخالفت کی استدلال کرتے ہوئے اس مسئلہ سے جو منیہ میں مذکور ہے کہ کسی شخص نے اس حال میں نماز پڑھی کہ اس کے کپڑوں میں شراب یا انگور کا شیرہ لگا ہوا تھا جو کثیر فاحش نہ تھا تو مذہبِ اصح میں اس کی نماز ہوگئی اھ در میں دونوں بھائیوں کا

---

[1] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الاشربہ المکتبۃ العربیہ کانسی روڈ کوئٹہ ۴/ ۲۰۵

[2] فتاوٰی ہندیہ " " نورانی کتب خانہ پشاور ۵/ ۴۱۲

[3] النہر الفائق کتاب الطہارۃ باب الانجاس قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۴۷

ابراھیم الحلبی فی حواشی الدر بعد ذکرھا فی المنیۃ "ھو نص فی التخفیف فکان ھو الحق لان فیہ الرجوع الی الفرع المنصوص فی المذھب واما ترجیح صاحب البحر فبحث منہ [1] اھ ونقلہ العلامۃ الطحطاوی مقرا علیہ واستدرک علیہ المحقق الشامی بما فی شرح النقایۃ "انھا غلیظۃ فی ظاھر الروایۃ خفیفۃ علٰی قیاس قولھما اھ ثم قال "ینبغی ترجیح التغلیظ فی الجمیع یدل علیہ ما فی غرر الافکار من کتاب الاشربۃ حیث قال وھذہ الاشربۃ عند محمد وموافقیہ کخمر بلا تفاوت فی الاحکام وبھذا یفتی فی زماننا اھ" قال فقولہ بلا تفاوت فی الاحکام یقتضی انھا مغلظۃ فتدبر [2] اھ

اقول عدم التفاوت وان سلم ففی الاشربۃ الثلثۃ المحرمۃ بالاتفاق بین ائمتنا وھی الباذق والسکر والنقیع وفیھا کلام الغرر اما سائر الاشربۃ المسکرۃ المحرمۃ عند محمد مطلقا فالتفاوت

اختلاف ذکر کیا ہے اس پر اضافہ نہیں کیا۔ علامہ ابراہیم نے غنیہ کے مذکورہ مسئلہ کے ذکر کے بعد حواشی در میں فرمایا یہ تخفیف میں نص ہے اور یہی حق ہے کیونکہ اس میں اس فرع کی طرف رجوع ہے جو مذہب میں منصوص ہے۔ رہی صاحبِ بحر کی ترجیح تو وہ ان کی بحث ہے اھ علامہ طحطاوی نے اسکو برقرار رکھتے ہوئے نقل فرمایا، علامہ شامی نے اس کی اصلاح فرمائی اس کے ساتھ جو شرح نقایہ میں ہے کہ ظاہر الروایہ میں یہ نجاست غلیظہ ہے اور شیخین کے قول کے قیاس کے مطابق خفیفہ ہے اھ پھر فرمایا کہ ان سب میں ترجیح نجاستِ غلیظہ کو ہونی چاہیے۔ اس پر دلیل وہ ہے جو غرر الافکار کی کتاب الاشربہ میں ہے، جہاں فرمایا کہ یہ تمام شرابیں امام محمد علیہ الرحمہ اور ان کی موافقت کرنیوالوں کے نزدیک تمام احکام میں بلا تفریق خمر کی طرح ہیں اور ہمارے زمانے میں فتوٰی اسی پر دیا جاتا ہے اھ فرمایا کہ اس کا قول "بلا تفاوت" تقاضا کرتا ہے کہ یہ نجاستِ غلیظہ ہے پس غور کر اھ

اقول (میں کہتا ہوں) عدمِ تفاوت اگر تسلیم کرلیا جائے تو ان تین شرابوں جن کی حرمت پر ہمارے ائمہ کرام متفق ہیں یعنی باذق، سکر اور نقیع میں غرر کا کلام ہے، اور باقی وہ نشہ آور شرابیں جو امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک مطلق حرام ہیں ان میں تفاوت

---

[1] ردالمحتار بحوالہ الحلبی کتاب الطہارۃ باب الانجاس دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۱۳

[2] " " " " " " " " " " " " " " "

فیمابتین حیث لایحد بشرب القلیل منہا بخلاف الخمر فلا یفید التغلیظ فی الجمیع والعجب من ھٰؤلاء الجلۃ غفلوا کلھم عن نص صریح فی المذھب مذیل بآکد الفاظ الفتوی بل التغلیظ فی المنصف منصوص علیہ فی المتون کالوقایۃ والنقایۃ والاصلاح وغرر الاحکام والتنویر وغیرھا وبما نقلنا سقط ما فی النھر واستغنی عن بحث البحر وتبین ان الکل غلیظۃ علی المفتی بہ وللہ الحمد۔

ظاہر ہے کیونکہ ان کے قلیل میں حد جاری نہیں ہوتی بخلاف خمر کے، لہذا یہ تمام میں حرمت غلیظہ کا فائدہ نہ دے گا۔ اور ان تمام بزرگوں پر حیرت ہے کہ وہ تمام اس نص سے غافل رہے جو مذہب میں صریح اور الفاظِ فتوٰی کو زیادہ مؤکد طور پر ظاہر کرنے والی ہے بلکہ منصّف کی حرمتِ غلیظہ پر تو متون میں نص وارد ہے جیسے وقایہ، نقایہ، اصلاح، غرر الاحکام اور تنویر وغیرہ۔ اور جو ہم نے نقل کیا اس سے وہ اعتراض ساقط ہوگیا جو نہر میں ہے اور بحر کی بحث سے بھی استغناء حاصل ہوگیا اور ظاہر ہوگیا کہ مفتٰی بہ قول کے مطابق سب میں نجاست غلیظہ ہے، اور اللہ تعالٰی کے لئے حمد ہے۔ (ت)

اس مذہب پر جبکہ سکرتاڑی کے اجزاء روٹی میں شریک ہوں تو وہ روٹی ضرور حرام و ناپاک ہے اور اس کا بیچنا بھی حرام و ناروا، اور اس کے دام بھی مالِ حرام، اور پہلے تھوڑے آٹے میں تاڑی ملا کر خمیر کرنا پھر یہ خمیر آردِ کثیر میں نفع نہ دے گا اگر آٹے میں پانی ڈال کر گوندھ جانے سے پہلے خمیر ملایا جب تو ظاہر ہے کہ اس ناپاک خمیر سے وہ سارا پانی ناپاک اور اس سے سب آٹا نجس ہوگیا، اور اگر گوندھ کر تیار ہو جانے کے بعد بھی خمیر دیا تو بھی یہ طریقہ ہرگز نہیں کہ آٹے میں ایک کنارے کو یا صرف بیچ میں خمیر رکھ دیا اور سب آٹا اس کی ہوا سے خمیر ہوگیا بلکہ ضرور وہ خمیر آٹے میں خوب ملاتے خلط کرتے ہیں کہ اس کے اجزاء تمام آرد میں مل جاتے ہیں یوں بھی حکم حرمت ہی رہا کسی حلال چیز میں حرام چیز کا اگرچہ پاک ہو ایسا خلط ہو جانا اُسے حرام کر دیتا ہے اور یہ تو حرام و ناپاک دونوں تھا، درمختار میں ہے:

لو تفتت فیہ نحو ضفدع جاز الوضوء بہ لاشربہ لحرمۃ لحمہ[1]۔

اگرچہ پانی میں مینڈک جیسا جانور ریزہ ریزہ ہو جائیگا تو اس پانی کے ساتھ وضو تو جائز ہے مگر اس کو پینا جائز نہیں اس لئے کہ مینڈک کا گوشت حرام ہے۔ (ت)

---

[1] الدرالمختار کتاب الطہارۃ باب المیاہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۵

حلیہ میں ہے :

قال شیخنا وبه صرح فی التجنیس فقال یحرم شربه[۱]

ہمارے شیخ نے فرمایا اور اسی کے ساتھ تجنیس میں بھی تصریح کی گئی ہے، فرمایا اس کو پینا حرام ہے (ت)

اور گاد میں نشہ نہ ہونا بھی نفع نہ دے گا جبکہ عدم سکر اس وجہ سے ہو کر اس میں ثقل زیادہ ہے، اجزائے رقیقہ کہ مورث تفریح و تخیر سکری ہوتے ہیں اتنے نہیں کہ ان کا اثر ظاہر ہو۔ اور معلوم ہو لیا کہ ہر مسکر پانی کا قطرہ قطرہ ذرہ ذرہ شراب کی طرح حرام اور پیشاب کی طرح نجس ہے اور گاد ان اجزا سے خالی نہیں ہو سکتی اور بالفرض خالی ہو تو ناپاک تو ضرور ہے کہ آخر اُسی پیشاب کا تلچھٹ ہے۔ ہدایہ میں ہے :

یکرہ شرب دردی الخمر والامتشاط به لان فیه اجزاء الخمر والانتفاع بالمحرم حرام ولایحد شاربه ان لم یسکر لان الغالب علیه الثفل فصار کما اذا غلب علیه الماء بالامتزاج اھ[۲]

شراب کا تلچھٹ پینا اور اس کے ساتھ بالوں کو کنگھا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں شراب کے اجزاء ہیں اور حرام سے انتفاع بھی حرام ہے، تلچھٹ پینے والے پر حد جاری نہیں کی جائے گی اگر وہ نشہ نہ دے، کیونکہ اس میں غالب میل کچیل ہوتی ہے تو وہ ایسا ہی ہو گیا جس میں پانی کی ملاوٹ غالب ہو جائے اھ (ت)

مگر امام الاطباء داؤد انطاکی نے تذکرہ میں تصریح کی کہ سینڈھی یعنی وہ پانی کہ تاڑی کی طرح ناریل کے درخت سے لیا جاتا ہے صرف یکشبانہ روز مسکر رہتا ہے اس کے بعد سخت تند و تیز سرکہ ہو جاتا ہے

حیث ذکر فی ذکر النارجیل قد یفسد طلعه او جریدہ ویلقم کوزا فیسیل منه لبن ویسمی السیندی یبقی یوما علی الحلاوۃ والدسومة وله افعال اشد من الخمر وھو خیر منها ثم یکون خلا بالغا قاطعا[۳]

کیونکہ انھوں نے نارجیل کے ذکر میں فرمایا کہ اس کا گابھا اور ٹہنی کبھی فاسد ہو جاتی ہے اور کوزا کا دھانا بند ہو جاتا ہے اس سے دودھ بہنے لگتا ہے جس کو سینڈھی کہتے ہیں، وہ ایک دن تک اپنی حلاوت اور چکنائی پر برقرار رہتا ہے اور اسکے افعال شراب سے سخت تر ہیں اور وہ اس سے بہتر ہے پھر وہ تند و تیز سرکہ بن جاتا ہے۔ (ت)

---

[۱] التعلیق المجلی بحوالہ حلیۃ المحلی فصل فی البئر مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور ص ۱۲۳

[۲] الہدایۃ کتاب الاشربہ مطبع یوسفی لکھنؤ ۴/ ۹۷-۴۹۶

[۳] تذکرہ اولوا الالباب لداؤد انطاکی حرف النون ذکر نارجیل مصطفی البابی مصر ۱/ ۳۲۷

تاڑی اور سیندھی قریب قریب ہیں کہ تاڑی بھی نارجیل ہی کی ایک نوع ہے اگر ثابت ہو کہ یہ بھی ایک وقت معین شبانہ روز خواہ زائد کے بعد سرکہ ہو جاتی ہے اور گادے میں قوتِ سُکر یہ نہ رہنا اسی بنا پر ہے تو اب اُس کی طہارت و حلّت میں شبہہ نہیں اور روٹی جو ایسی گادے سے خمیر کی جائے یقیناً حلال و طیب اور اس کی بیع روا ہے، یونہی اگر پایہ ثبوت کو پہنچے کہ مدتِ مقررہ پر اس کے اجزاء ضرور سرکہ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ جُز بھی جو آٹے میں مل کر آگ پر پک چکے تو اس صورت میں اس مدت کے مرور پر روٹی کی طہارت و حلّت و جوازِ بیع کا حکم ہو جائے گا اگرچہ ابتداءً اس میں مسکر اجزا سلے ہوں کہ جب وہ اجزاء مسکر نہ رہے سرکہ ہو گئے طاہر و حلال ہو گئے اور روٹی کی حُرمت و نجاست جو اُنھیں کے باعث تھی زائل ہو گئی۔

درمختار میں ہے:

لوعجن خبز بخمر صب فیه خل حتی یذهب اثرہ فیطهر۔[1]

اگر شراب میں آٹا گوندھ کر روٹی پکائی گئی اور اس میں سرکہ ڈالا گیا جس سے شراب کا اثر جاتا رہا تو پاک ہو جائیگی۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

لانقلاب مافیه من اجزاء الخمر خلا۔[2]

کیونکہ اس میں جو خمر کے اجزاء تھے وہ سرکہ کی طرف منقلب ہو گئے ہیں (ت)

اور اس کا ثبوت قابلِ قبول نہ ہو تو وہی حکمِ نجاست و حُرمت رہے گا

لان موجبها معلوم ودلیل المزیل معدوم والیقین لایزول بالشك۔

کیونکہ اس کا موجب معلوم اور دلیلِ مزیل معدوم ہے اور یقین کبھی شک کے ساتھ زائل نہیں ہوتا۔ (ت)

یہ سب برنائے مذہب مفتیٰ بہ تھا اور اصل مذہب کہ شیخین مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے

اعنی طهارة المثلث العنبی والمطبوخ التمری والزبیب و سائر الاشربة من غیر الکرم

میری مراد پاک ہونا اس انگوری شراب کا جس کا دو ثلث خشک ہو گیا ہو، کھجور اور زبیب کے نچوڑ کا جس کو پکایا گیا ہو اور انگور اور کھجور کے

---

[1] الدرالمختار کتاب الطهارة باب الانجاس مطبع مجتبائی دہلی ۱/۵۶
[2] ردالمحتار " " " داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۲۲۲

والنخلة مطلقا وحلها کلها دون قدر الاسکار۔

علاوہ تمام شرابوں کا پاک ہونا اور ان کا حلال ہونا جبکہ مقدارِ مسکر سے کم ہوں۔ (ت)

حاشا یہ بھی قول ساقط و باطل نہیں بلکہ بہت باقوت ہے خود اصل مذہب یہی ہے اور یہی جمہور صحابہ کرام حتی کہ حضرات اصحابِ بدر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی ہے یہی قولِ امام اعظم ہے عامہ متون مذہب مثل مختصر قدوری و ہدایہ و وقایہ و نقایہ و کنز و غرر و اصلاح وغیرہا میں اسی پر جزم و اقتصار کیا، اکابر ائمہ ترجیح و تصحیح مثل امام اجل ابوجعفر طحاوی و امام اجل ابوالحسن کرخی و امام شیخ الاسلام ابوبکر خواہر زادہ و امام اجل قاضی خاں و امام اجل صاحب ہدایہ رحمہم اللہ تعالٰی نے اسی کو راجح و مختار رکھا بلکہ خود امام محمد نے کتاب الآثار میں اسی پر فتوٰی دیا اسی کو بہ ناخذ (ہم اسی کو لیتے ہیں۔ ت) فرمایا، علمائے مذہب نے بہت کتبِ معتمدہ میں اس کی تصحیح فرمائی یہاں تک کہ آکد الفاظ ترجیح علیہ الفتوٰی سے بھی تذییل آئی۔ خزانۃ المفتین میں ہے:

فی الهدایة والنهایة و فتاوٰی قاضی خان وظهیر الدین والخلاصة و فتاوی الکبرٰی و فتاوی اهل سمرقند والحمیدی الاصح ما علیه ابو حنیفة و ابو یوسف رحمهما الله تعالٰی۔[1]

ہدایہ، نہایہ، فتاوٰی قاضیخان، فتاوٰی ظہیر الدین، خلاصہ، فتاوٰی کبرٰی، فتاوی اہل سمرقند اور حمیدی میں ہے کہ اصح وہ ہے جس پر امام ابوحنیفہ و امام ابویوسف رحمہما اللہ تعالٰی ہیں۔ (ت)

جامع الرموز میں ہے:

وھو الصحیح لان الخمر موعودة فی العقبٰی فینبغی ان یحل من جنسه فی الدنیا انموذجا ترغیبا کما فی المضمرات ولئلا یلزم تفسیق الصحابة رضی الله تعالٰی عنهم۔[2]

اور یہی صحیح ہے کیونکہ شراب آخرت میں موعود ہے لہذا ترغیب کے لئے اس کی جنس میں سے دنیا میں حلال ہونا چاہئے جیسا مضمرات میں ہے تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو فاسق قرار دینا لازم نہ آئے۔ (ت)

ہندیہ میں فتاوٰی کبرٰی سے ہے:

العصیر اذا شمس حتی ذهب ثلثاه یحل شربه عند ابی حنیفة و

انگور کا جوس جب دھوپ میں دو ثلث خشک ہوجائے تو امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف علیہما الرحمۃ کے

---

[1] خزانۃ المفتین کتاب الحدود فصل فی الشرب قلمی نسخہ ۱/۱۸۶

[2] جامع الرموز کتاب الاشربہ مکتبہ اسلامیہ گنبد قابوس ایران ۴/۳۳۳

ابی یوسف رحمہما اللہ تعالٰی وھو الصحیح[1]

نزدیک اس کا پینا حلال ہوتا ہے، اور یہی صحیح ہے۔ (ت)

درمنتقی میں ہے:

وصحح غیر واحد قولھما[2]

متعدد علمائے نے شیخین کے قول کو صحیح قرار دیا ہے۔ (ت)

درمختار میں ہے:

لبن الرماك اذا اشتد لم یحل وصحح فی الھدایۃ حلہ[3]

گھوڑی کا دودھ جب جوش کھا کر گاڑھا ہو جائے تو حلال نہیں، ہدایہ میں اس کے حلال ہونے کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

بہ یفتی ای بتحریم کل الاشربۃ وکذا بوقوع الطلاق قال فی النھر وفی الفتح وبہ یفتی لان السکر من کل شراب حرام وعندھما لا یقع بناء علی انہ حلال وصححہ فی الخانیۃ[4]

اسی کے ساتھ ہی فتوٰی دیا جائے گا یعنی تمام شرابوں کی حرمت کا اور اسی طرح طلاق کے واقع ہونے کا، نہر میں کہا ہے کہ فتح میں ہے اسی کے ساتھ فتوٰی دیا جائے گا کیونکہ نشہ ہر شراب سے حرام ہوتا ہے، اور شیخین کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ یہ حلال ہے۔ خانیہ میں اسی کو صحیح قرار دیا ہے (ت)

شرح نقایہ برجندی میں ہے:

فی فتاوی قاضی خان ان المتخذ من غیر العنب والتمر مثل السکر والعسل والفانیذ والحنطۃ والشعیر والذرۃ وما اشبہ ذلك اذا غلا واشتد وقذف بالزبد وطبخ

فتاوٰی قاضیخان میں ہے کہ انگور اور کھجور کے غیر یعنی شکر، شہد، مصری، گندم، جَو، جوار اور ان جیسی دیگر اشیاء سے بنائی ہوئی شرابیں جب جوش کھا کر گاڑھی ہو جائیں اور ان پر جھاگ آجائے

---

[1] الفتاوی الہندیۃ کتاب الاشربۃ الباب الاول نورانی کتب خانہ پشاور ۵/۴۱۲
[2] الدر المنتقی علی ہامش مجمع الانہر کتاب الاشربۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲/۵۷۲
[3] الدرالمختار " مطبع مجتبائی دہلی ۲/۲۶۰
[4] ردالمحتار " داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۲۹۳

ادنی طبخة یحل فی قول الشیخین واختلف فی قول محمد فقیل یحل شربه ما دون السکر وقیل لایحل اصلا وعنه ایضا انه قال اکره ذٰلك وان لم یطبخ فعن الشیخین روایتان فی روایة لایحل شربه کنقیع الزبیب غیر المطبوخ وفی روایة یحل شربه و ذکر فی الفتاوی المنصوریة ان الفتوی علی انه لایشترط الطبخ لحله[1]

اور ان کو تھوڑا سا پکالیا جائے تو شیخین کے نزدیک حلال ہیں اور امام محمد علیہ الرحمہ کے قول میں اختلاف ہے بعض نے کہا جو نشہ والی مقدار سے کم ہو حلال ہیں اور بعض نے کہا کہ مطلقاً حلال ہیں۔ اور انھیں سے منقول ہے کہ انھوں نے فرمایا میں اس کو مکروہ جانتا ہوں اور ان کو پکایا نہ جائے تو شیخین سے دو روایتیں ہیں ایک روایت میں اس کا پینا حلال نہیں ہے جیسا کہ زبیب کا وہ رس جس کو پکایا نہ گیا ہو، اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا پینا حلال ہے۔ فتاوٰی منصوریہ میں مذکور ہے فتوٰی اس پر ہے کہ اس کے حلال ہونے کے لئے پکانا شرط نہیں۔ (ت)

فتح اللہ المعین میں ہے:

من ادلة حله ما قال فی الاختیار عن ابن ابی لیلٰی قال اشھد علی البدریین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انھم یشربون النبیذ فی الجرار الخضر وقد نقل ذٰلك عن اکثر الصحابة ومشاھیرھم قولا وفعلا حتی قال ابوحنیفة انه مما یجب اعتقاد حله لئلا یؤدی الی تفسیق الصحابة رضی اللہ تعالٰی عنھم[2]

اس کے حلال ہونے کے دلائل میں سے ایک دلیل وہ ہے جو اختیار میں ابن ابی لیلٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بدری صحابہ کرام کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ سبز صراحیوں میں نبیذ پیتے تھے اور یہ بات اکثر مشاہیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے قولاً اور فعلاً منقول ہے یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا اس کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھنا واجب ہے تاکہ صحابہ کرام کو فسق کی طرف منسوب کرنا لازم نہ آئے۔ (ت)

---

[1] شرح النقایة للبرجندی کتاب الاشربہ نولکشور لکھنؤ ۲/ ۱۸۸
[2] فتح المعین " ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۴۲۳

خانیہ میں ہے :

لابی حنیفۃ وابی یوسف رحمھما اللہ تعالٰی ما روی ان رجلا اتی عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بثلث قال عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ ما اشبہ ھذا بطلاء الابل کیف تصنعونہ قال الرجل یطبخ العصیر حتی یذھب ثلثاہ ویبقی ثلثہ فصب عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ علیہ الماء وشرب ثم ناول عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالٰی عنہ ثم قال عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ اذا رابکم شرابکم فاکسروہ بالماء وعن عمر رضی اللہ تعالٰی اذا ذھب ثلثا العصیر ذھب حرامہ وریح جنونہ وروی عن ابراھیم النخعی رحمہ اللہ تعالٰی ما یرویہ الناس کل مسکر حرام خطاء لم یثبت انما الثابت کل سکر حرام وکذا ما یرویہ الناس ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام لیس بثابت و ابراھیم النخعی رحمہ اللہ تعالٰی کان حبرا فی الحدیث[1]

امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کی دلیل وہ روایت ہے کہ ایک شخص سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں مثلث لے کر آیا آپ نے فرمایا یہ اونٹوں کے طلاء کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے تم اس کو کیسے بناتے ہو، اس نے کہا ہم انگور کے رس کو پکاتے ہیں یہاں تک کہ اس کا دو ثلث خشک ہوجاتا ہے اور ایک ثلث باقی رہ جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پر پانی ڈال کر پی لیا، پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو دے دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب تمھیں تمھاری شراب شک میں ڈالے تو پانی سے اس کی تیزی کو توڑ دو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ جب انگور کے شیرہ کا دو ثلث پکانے سے خشک ہوجائے تو اس کی حرمت اور نشہ جاتا رہتا ہے، اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالٰی سے مروی ہے کہ لوگ جو یہ روایت کرتے ہیں کہ ہر مسکر (نشہ آور) حرام ہے، یہ غلط ہے اور ثابت نہیں ہے، البتہ ثابت یہ ہے کہ ہر سکر (نشہ) حرام ہے، اسی طرح لوگوں کا یہ روایت کرنا کہ جو مسکر ہے اس کا قلیل وکثیر حرام ہے ثابت نہیں حالانکہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیث متبحر عالم ہیں۔ (ت)

اسی میں ہے :

---

[1] فتاوٰی قاضیخان کتاب الاشربۃ فصل فی معرفۃ الاشربۃ نولکشور لکھنؤ ۴/ ۷۷۲

لابی حنیفة وابی یوسف رحمہما اللہ تعالٰی الاٰثار التی وردت فی اباحۃ النبیذ الشدید قولا وفعلا ذکرھا محمد رحمہ اللہ تعالٰی فی الکتاب وعن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالٰی انہ قال من شرائط السنۃ والجماعۃ ان لایحرم النبیذ الجرلات فی تحریمہ تفسیق کبار الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم، وعنہ انہ قال لا احرم النبیذ الشدید دیانۃ ولا اشربہ مروءۃ اجمع کبار الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم علی اباحۃ النبیذ واحتاطوا فی شربہ لاجل الاختلاف وکذا السلف بعدھم کانوا یشربون نبیذ الجر بحکم الضرورۃ لاستمراء الطعام۔[1]

امام ابوحنیفہ وامام ابویوسف رحمہما اللہ تعالٰی کی دلیل وہ آثار ہیں جو قولاً اور فعلاً گاڑھی نبیذ کی اباحت پر وارد ہیں۔ اس کو امام محمد علیہ الرحمہ نے کتاب میں ذکر فرمایا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ گھڑوں میں بنائی ہوئی نبیذ کو حرام نہ قرار دینا سنت وجماعت کی شرائط میں سے ہے کیونکہ اس کو حرام قرار دینے میں صحابہ کبار رضی اللہ تعالٰی عنہم کی طرف فسق کو منسوب کرنا لازم آتا ہے، اور انہی سے منقول ہے کہ میں گاڑھی نبیذ کو ازراہِ دیانت حرام قرار نہیں دیتا اور بطور مروت اس کو نہیں پیتا۔ نبیذ کی اباحت پر صحابہ کبار رضی اللہ تعالٰی عنہم کا اجماع ہے مگر وہ بسبب اختلاف کے اس کو پینے میں احتیاط کرتے تھے۔ اسی طرح ان کے بعد اسلاف کسی ضرورت کے تحت گھڑوں میں بنائی ہوئی نبیذ پیتے تھے مثلاً کھانا ہضم کرنے کے لئے۔ (ت)

خلاصہ میں ہے:

عن محمد بن مقاتل الرازی انہ قال لواعطیت الدنیا بحذافیرھا ما شربت المسکر یعنی نبیذ التمر والزبیب ولو اعطیت الدنیا بحذافیرھا ما افتیت بانہ حرام۔[2]

محمد بن مقاتل رازی نے کہا اگر مجھے ساری دنیا دے دی جائے تو بھی میں مسکر یعنی کھجور اور زبیب کا نبیذ نہیں پیوں گا، اور اگر مجھے ساری دنیا دے دی جائے تو بھی اسکے حرام ہونے کا فتوٰی نہیں دوں گا۔ (ت)

غایۃ البیان علامہ اتقانی میں ہے:

واحتج ابوحنیفۃ وابویوسف فی قولہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ

---

[1] فتاوٰی قاضی خان کتاب الاشربۃ فصل فی معرفۃ الاشربۃ نولکشور لکھنؤ ۴/ ۶۲۶

[2] خلاصۃ الفتاوٰی " مکتبہ الجیبیہ کوئٹہ ۴/ ۳۰۵

الاٰخر بقوله تعالٰی یاایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ○ انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ و البغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللّٰہ وعن الصلٰوۃ فھل انتم منتھون○ وقد بین العلۃ فی تحریم الخمر وھی الصد عن ذکر اللّٰہ وعن الصلاۃ وایقاع العداوۃ وھذہ المعانی لاتحصل بشرب القلیل فلوخلینا وظاھر الاٰیۃ لکنا نقول بان القلیل من الخمر لایحرم ولٰکن ترکنا الظاھر فی القلیل من الخمر بالاجماع ولا اجماع فیما تنازعنا فیہ من الاشربۃ علی حرمۃ القلیل منھا قیاسا علی علۃ ظاھر الاٰیۃ لانہ مما لایورث العداوۃ والبغضاء ولا الصد عن ذکر اللّٰہ وعن الصلٰوۃ[1]

تعالٰی علیہ نے اپنے دوسرے قول میں اللہ تعالٰی کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے کہ "اے ایمان والو! بیشک خمر، جُوا، بُت اور پانسے نجس ہیں شیطانی عمل سے تو ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ، بیشک شیطان خمر اور جُوئے سے تمہارے درمیان بغض وعداوت ڈالنا چاہتا ہے اور تمہیں اللہ تعالٰی کے ذکر اور نماز سے روکتا ہے تو کیا تم باز آؤ گے"۔ تحقیق یہاں تحریم خمر کی جو علت بیان کی گئی وہ ذکرِ الٰہی اور نماز سے روکنا اور بغض و عداوت واقع کرنا ہے۔ اور یہ امور قلیل کے پینے سے حاصل نہیں ہوتے اگر ہم آیت کریمہ کو اس کے ظاہر پر چھوڑتے تو یوں کہتے کہ خمر میں سے قلیل حرام نہیں ہے لیکن ہم نے اجماع کے ساتھ آیت کریمہ کے ظاہر کو ترک کردیا ہے۔ اور جو شرابیں ہمارے درمیان متنازعہ ہیں ان کے قلیل کی حرمت پر اجماع واقع نہیں ہوا لہذا ان کا قلیل آیت کریمہ کے ظاہر کی وجہ سے مباح رہے گا کیونکہ وہ نہ تو بغض و عداوت کا موجب ہے اور نہ ہی ذکرِ خدا و نماز سے روکتا ہے۔ (ت)

اُسی میں ہے:

قال شیخ الاسلام خواھر زادہ رحمہ اللّٰہ تعالٰی فی شرحہ ذکر ابن قتیبۃ فی کتاب الاشربۃ باسنادہ عن زید بن علی بن الحسین بن علی رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم انہ شرب ھو واصحابہ نبیذا شدیدا فی ولیمۃ فقیل لہ یا ابن رسول اللّٰہ حدثنا

شیخ الاسلام خواہر زادہ نے اپنی شرح میں فرمایا کہ ابن قتیبہ نے کتاب الاشربہ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہم کے بارے میں ذکر کیا کہ انہوں نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں گاڑھی نبیذ پی تو ان سے کہا گیا اے ابنِ رسول! ہمیں نبیذ سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] غایۃ البیان

بحدیث سمعتہ من اٰبائك عن رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی النبیذ
فقال حدثنی ابی عن جدی علی بن ابیطالب
رضی اللہ تعالٰی عنہم عن النبی
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ
قال ینزل امتی علی منازل
بنی اسرائیل حذو القذۃ بالقذۃ
والنعل بالنعل ان اللہ تعالٰی ابتلی بنی
اسرائیل بنھر طالوت واحل لھم
منہ الغرفۃ وحرم منہ الرّی وان اللہ ابتلاکم
بھذہ النبیذ واحل منہ الری وحرم
منہ السکر وحدیث ابن زیاد
الذی رویناہ عن ابن عمر فی مسألۃ
الخلیطین من ادل الدلائل وان
المراد ما رواہ الخصم القدر المسکر
لا القلیل لان احد رواۃ الحدیث
الذی احتج بہ الخصم ابن عمر
فلو کان القلیل ھو المراد لم یعمل
بخلاف ما رواہ ولم یفسقہ
ابن زیاد وکذلك قول ابن عباس
رضی اللہ تعالٰی عنہما حرمت
الخمر بعینھا والسکر من
کل شراب دلیل علی ان
المراد من حدیث الخصم القدر
المسکر لا المسکر لان احد رواۃ

تعالٰی علیہ وسلم کی وہ حدیث سنائیں جو آپ نے اپنے
آباؤ اجداد سے سُنی ہے تو انھوں نے فرمایا کہ مجھ
سے حدیث بیان کی میرے والد نے انھوں نے
میرے جد حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں
نے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہ میری
امّت بنی اسرائیل کے طور طریقے اپنا کریوں انکے
برابر ہوجائیگی جیسے تیر تیر کے اور جُوتا جُوتے کے برابر
ہوتا ہے، اللہ تعالٰے نے بنی اسرائیل کا امتحان
نہرِ طالوت کے ساتھ لیا کہ ان کے لئے چلّو بھر پانی
حلال اور سیر ہو کر پینا حرام کیا اور تمھارا امتحان
اللہ تعالٰے نے اس نبیذ کے ساتھ لیا، اس کو سیر ہو کر
پینا حلال اور حدِ نشہ تک پینا حرام کیا ہے۔ حدیث
ابن زیاد جس کو ہم نے مسئلہ خلیطین میں حضرت
ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا وہ اس
کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اور مخالف نے
جو روایت کیا ہے اس سے مراد قدرِ مسکر ہے
نہ کہ قلیل کیونکہ مخالف نے جس حدیث سے استدلال
کیا ہے اس کے راویوں میں سے ایک سیدنا
ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہ ہیں۔ اگر اس سے قلیل
مراد ہوتا وہ اپنی روایت کے خلاف نہ کرتے اور
نہ ہی ابن زیاد ان کی طرف فسق کو منسوب کرتے۔
اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قول
کہ خمر تو لعینہٖ حرام ہے جبکہ باقی شرابوں سے نشہ آور
حرام ہے اس بات کی دلیل ہے کہ مخالف کی
روایت کردہ حدیث سے مراد قدرِ مسکر ہے نہ کہ قلیل

ذلك الحدیث ابن عباس رضی اللہ تعالٰی
عنهما فیبعد فی العقول ان یروی
ابن عباس حدیثا ثم یقول
بخلافه ، وقد اطنب الکرخی رحمه اللہ
فی روایة الآثار عن الصحابة
والتابعین بالاسانید الصحاح
فی مختصره فی تحلیل النبیذ الشدید
ترکنا ذکرها مخافة التطویل و
الحاصل ان الاکابر من اصحاب
النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم
واهل بدر کعمر وعلی وعبد اللہ بن مسعود و
ابی مسعود رضی اللہ تعالٰی عنهم کانوا یحلون
شرب النبیذ وکذا الشعبی وابراهیم النخعی
وقال فی شرح الاقطع وقد سلك بعض الجهال
فی هذه المسئلة طریقة قصد بها التشنیع و
الفسوق عند العوام لما ضاق علیه طریق
الحجة فقال روی عن النبی صلی اللہ تعالٰی
علیه وسلم انه قال لیشربن ناس
من امتی الخمر ویسمونها باسماء قال
هذا القائل وهم اصحاب ابی حنیفة
وهذا کلام جاهل بالاحکام والنقل
والآثار ومتعصب قلیل الورع لایبالی
ما قال ثم یقال لهذا
القائل ما رمیت بهذا القول اصحاب ابی حنیفة
رضی اللہ تعالٰی عنه وانما السلف الصالح ارادت

کیونکہ حدیث مذکور کے راویوں میں سے ایک سیدنا
ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما بھی ہیں اور یہ بات عقل
سے بعید ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ایک
حدیث روایت فرمائیں پھر خود اس کے خلاف فرمائیں،
گاڑھی نبیذ کے حلال ہونے سے متعلق صحابہ وتابعین
کے آثار کو صحیح سند کے ساتھ روایت کرنے میں امام
کرخی علیہ الرحمۃ نے اپنی مختصر میں بہت طوالت فرمائی
ہم نے طوالت کے ڈر سے ان کے ذکر کو ترک کردیا۔
خلاصہ یہ کہ اکابر اصحاب رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ
وسلم اور اہل بدر جیسے حضرت عمر، علی، عبد اللہ ابن مسعود
اور ابومسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم نبیذ کے پینے کو
حلال قرار دیتے تھے اور یہی موقف ہے شعبی اور
ابراہیم نخعی کا۔ شرح اقطع میں ہے ایک جاہل نے
اس مسئلہ میں ایسا راستہ اختیار کیا جس سے اس کا
مقصد لوگوں کے ہاں برائی اور فسق کو رائج کرنا ہے،
جب اس کے لئے دلیل کا راستہ تنگ ہوگیا تو
اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
کا فرمان ہے میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور
شراب پئیں گے اور اس کے مختلف نام رکھ لیں گے،
وہ لوگ امام ابوحنیفہ کے اصحاب ہیں۔ یہ اس کا
کلام ہے جو احکام، نقل اور آثار سے جاہل اور
متعصب اور تقوٰی میں بہت گھٹیا ہے، اس کی
پروا نہیں کرتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ پھر اس قائل کو
کہا جائے کہ جو کچھ تو نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی
کے اصحاب کی طرف منسوب کیا ہے اس سے تیرا

ولم يمكنك التصريح بذلك لان اصحاب
ابي حنيفة رضي الله تعالىٰ عنه ما ابتدعوا
في ذلك قولا بل قالوا ما قاله اصحاب
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
ووجوه التابعين وزهادهم وكيف يظن
بعمر وعلي وابن مسعود وابن عباس و
عمار بن ياسر وعلقمة بن الاسود
انهم شربوا الخمر غلطا في اسمها حتى
استدرك عليهم هذا القائل حقيقة
الاسم ويحسن الظن بنفسه ويسيئ
الظن بسلفه ان هذه الجرأة في
الدين، وقال شيخ الاسلام خواهر زاده
في شرحه روي ان رجلا سال ابراهيم
الحربي في مدينة السلام في جامع المنصور
بالجانب الغربي فقال لنا امام يشرب
النبيذ افأصلي خلفه فقال له ابراهيم
ارأيت لو ادركت علقمة والاسود اكنت تصلي
خلفهما قال نعم ولم يفهم السائل الجواب
فاعاد السوال فقال له ابراهيم
قد اجبتك، والقياس مع ابي حنيفة
وابي يوسف رحمهما الله تعالىٰ
لان الله تعالىٰ لم يحرم
شيئا يقصده الناس من المحرمات
في الدنيا الا اباح ما يغني
عنه الا ترى انه لما حرم

ارادہ سلف صالحین ہیں جس کی تصریح کرنا تیرے لئے
ممکن نہیں کیونکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے
اصحاب نے یہ کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ وہی کچھ کہا ہے
جو رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صحابہ اور
معزز و زاہد تابعین نے کہا ہے۔ اس کا کیا گمان
ہے حضرت عمر، علی، ابن مسعود، ابن عباس، عمار بن
یاسر اور علقمہ بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے
میں، کیا انھوں نے نام تبدیل کر کے شراب پی۔ حتی کہ
اس قائل نے ان پر حقیقی نام کے ساتھ اصلاح کی
اور اپنے بارے میں حسن ظن جبکہ اسلاف کے بارے
میں برا گمان کیا، بلا شبہہ یہ دین میں جسارت ہے۔
شیخ الاسلام خواہر زادہ نے اپنی شرح میں کہا مروی
ہے کہ ایک شخص نے مدینۃ الاسلام کی جامع منصور کی
جانب غربی میں ابراہیم حربی سے سوال کیا کہ ہمارا
امام نبیذ پیتا ہے کیا ہم اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں؟
تو ابراہیم نے کہا تیرا کیا خیال ہے اگر تو علقمہ و اسود
کو پالے تو کیا تو اُن کے پیچھے نماز پڑھے گا؟ اس نے
کہا ہاں، حالانکہ وہ سائل ابراہیم حربی کے جواب کو
نہ سمجھ سکا چنانچہ اس نے دوبارہ وہی سوال کیا
تو ابراہیم نے فرمایا بیشک میں تجھے جواب دے چکا
ہوں۔ قیاس امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہما کا مؤید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں
محرمات میں سے کوئی چیز حرام نہ فرمائی جس کا قصد
لوگ کرتے ہیں مگر اس میں سے اتنا کچھ مباح فرمایا
جس سے لوگوں کی حاجت پوری ہوتی ہو۔ کیا تو نے

لحم الخنزیر والمیتة اباح انواعا من اللحوم تغنی عنها ولما حرم نکاح المحارم والجمع بین المحارم اباح من الاجنبیات کذٰلک ھٰھنا فالشراب المطرب شیئ یقصدہ الناس فلما حرم منہ انواعا یجب ان یکون نوع منہ مباحا یغنی عنہ و یقوم مقامہ و ذٰلک فیما قالاہ فامامن حرم جمیع انواع الاشربة المطربة بحیث لایوجد من جنسہ مباح یکون ذٰلک خلاف الاصول و خلاف الاصول لا یجوز[1] اھ باختصار۔

دیکھا نہیں کہ اللہ تعالٰی نے جب خنزیر و مردار کا گوشت حرام فرمایا تو کچھ اقسام گوشت کی حلال بھی فرما دیں جس سے لوگ اپنی حاجت پُوری کرتے ہیں، اور جب محرمات سے نکاح اور دو آپس میں محرم عورت کو نکاح میں جمع کرنا حرام کیا تو غیر محرم عورتوں کے ساتھ نکاح کو حلال فرمایا۔ اسی طرح یہاں شراب کے مسئلہ میں ہوگا کیونکہ فرحت بخش شراب بھی ایک شَیئ ہے جس کا لوگ قصد کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالٰی نے اس کی کچھ انواع کو حرام کیا تو اس کی کوئی قسم حلال بھی ضرور ہوگی جس سے لوگ نفع اٹھائیں اور وہ اس کے قائم مقام ہو جائے اور یہ بات شیخین کے قول میں حاصل ہوتی ہے، لیکن جنھوں نے شراب کی فرحت بخش تمام اقسام کو حرام قرار دیا کہ اس کی جنس میں سے کوئی نوع بھی مباح نہیں پائی جاتی تو یہ خلافِ اصول ہے اور خلافِ اصول جائز نہیں اھ باختصار (ت)

محررِ مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالٰی عنہ کتاب المؤطا میں فرماتے ہیں:

اخبرنا مالک اخبرنا داؤد بن الحصین عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ عن محمود بن لبید الانصاری عن عمر بن الخطاب حین قدم الشام شکی الیہ اھل الشام وباء الارض او ثقلھا قالوا لا یصلح لنا الا ھذا الشراب قال اشربوا العسل قالوا لا یصلحنا العسل قال لہ رجل من اھل الارض ھل لک ان

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں خبر دی کہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ جب شام تشریف لائے تو اہل شام نے اپنی سرزمین پر وباء اور گرانی کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس شراب کے علاوہ کوئی علاج موافق نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا شہد پیو، انھوں نے کہا ہمیں شہد موافق نہیں آتا۔ اسی علاقے کے

---

[1] غایة البیان

اجعل لك من هذا الشراب شيئا لا يسكر قال نعم فطبخوه حتى ذهب ثلثاه وبقی ثلثه فاتوا به الى عمر بن الخطاب فادخل اصبعه فيه ثم رفع يده فتبعه يتمطط فقال هذا الطلاء مثل طلاء الابل فامرهم ان يشربوه فقال عبادة بن الصامت احللتها واﷲ قال كلا واﷲ ما احللتها اللهم انی لا احل لهم شيئا حرمته عليهم ولا احرم عليهم شيئا احللته لهم قال محمد (رحمة اﷲ تعالٰی عليه) وبهذا ناخذ لا باس بشرب الطلاء الذی قد ذهب ثلثاه وبقی ثلثه وهو لا يسكر فاما كل معتق يسكر فلا خير فيه[1]

ایک شخص نے کہا اے امیر المومنین کیا آپ رغبت رکھتے ہیں کہ میں آپ کے لئے ایسی شراب تیار کروں جو نشہ نہ دے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ ان لوگوں نے انگور کے شیرہ کو اس حد تک پکایا کہ دو تہائی خشک ہوکر ایک تہائی رہ گیا وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس لائے۔ آپ نے اس میں انگلی داخل کرکے باہر نکالی تو وہ آپ کی انگلی کے ساتھ چمٹ گیا۔ آپ نے فرمایا یہ اونٹوں کی طلاء کی مثل طلاء ہے۔ آپ نے ان لوگوں کو فرمایا کہ اس کو پیو۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کیا بخدا آپ نے اس کو حلال قرار دے دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں بخدا میں نے اس کو حلال نہیں کیا، اے اللہ! جو چیز تُو نے ان پر حرام کی ہے میں اس کو ان پر حلال نہیں کرتا اور جو تو نے ان پر حلال کیا میں اس کو ان پر حرام نہیں کرتا۔ امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا: ہم اسی سے اخذ کرتے ہیں کہ ایسے طلاء کے پینے میں کوئی حرج نہیں جس کا دو تہائی خشک ہوکر ایک تہائی باقی رہا ہو اور وہ نشہ نہ دے۔ لیکن ہر پرانی نشہ آور شراب میں کوئی خیر نہیں۔ (ت)

نیز کتاب الآثار میں فرماتے ہیں:

---

[1] موطا امام محمد کتاب الحدود باب نبیذ الطلاء۔ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۳۱۶-۱۷

اخبرنا ابوحنیفة عن سلیمان[1] الشیبانی عن ابن زیاد[2] انه افطر عند عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له

ہمیں امام ابوحنیفہ نے سلیمان شیبانی سے خبر دی انھوں نے ابن زیاد سے روایت کی کہ انھوں (ابن زیاد) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس روزہ

---

[1] هو ابواسحٰق سلیمٰن بن ابی سلیمٰن الکوفی من ثقات التابعین ورجال الستة ۱۲ منه

یہ ابواسحاق سلیمان بن ابی سلیمان کوفی جو ثقہ تابعین اور صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہیں ۱۲ منہ (ت)

[2] قال السید المرتضی الاشبه انه محمد بن زیاد احد شیوخ شعبة روی عن ابی هریرة حدیث الرجل جبار ذکره المنذری فی مختصر[1] السنن وهو من اقران ابن سیرین قلت هو ابن زیاد الجمحی ابوالحارث المدنی نزیل بعد البصرة ثقة ثبت من رجال الستة روی الدارقطنی فی السنن من طریق ادم بن ابی ایاس عن شعبة عن محمد بن زیاد عن ابی هریرة عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال الرجل[2] جبار هذا ما ابداه السید ظنا والمنصوص علیه انه عبد الله قال الامام البدر محمود فی البنایة بعد ذکر الحدیث ابن زیاد هو عبد الله ابن زیاد[3] اھ۔

سید مرتضیٰ نے کہا حق سے اشبہ ہے کہ یہ محمد بن زیاد شعبہ کے شیوخ میں سے ایک ہیں انھوں نے "الرجل جبار" والی حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ بات امام منذری نے مختصر السنن میں ذکر کی اور یہ امام ابن سیرین کے ہم زمان ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ ابن زیاد جمحی ابوالحارث مدنی ہیں جو بعد میں بصرہ میں مقیم ہوگئے ثقہ ہیں صحاح ستہ کے راویوں میں سے ہیں دارقطنی نے سنن میں آدم بن ایاس کے طریق سے عن شعبہ عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا "الرجل جبار" سید مرتضیٰ نے اپنے گمان کی بیان پر یہ بیان کیا ہے جبکہ منصوص یہ ہے کہ وہ عبد اللہ ہیں، امام بدرالدین محمود نے بنایہ میں ابن زیاد کی اس حدیث کے بعد کہا ابن زیاد سے مراد عبداللہ بن زیاد ہے اھ (باقی اگلے صفحے پر)

---

[1] مختصر السنن
[2] سنن الدارقطنی کتاب الحدود والدیات حدیث ۲۱۵ نشر السنة ملتان ۳/ ۱۵۴
[3] البنایة فی شرح الهدایة کتاب الاشربة المکتبة الامدادیة مکة المکرمة ۴/ ۳۳۸

فكانه اخذ فيه فلما اصبح قال ماهذا الشراب ماكدت اهتدى الى منزلى فقال عبدالله ما زدناك على عجوة و زبيب، قال محمد و به ناخذ وهو قول ابى حنيفة۔ اخبرنا ابوحنيفة عن حماد قال كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم و هو يطعم فطعمت معه فاوتى قدحا من نبيذ فلما رأى ابطائى عنه قال حدثنى علقمة عن عبدالله بن مسعود انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه

افطار کیا تو آپ نے ابن زیاد کو اپنے ہاں سے شراب پلائی تو گویا کہ اس نے ابن زیاد میں کچھ اثر کیا جب صبح ہوئی تو ابن زیاد نے کہا یہ کیا شراب ہے یوں لگا کہ میں اپنے گھر کی طرف راہ نہ پاؤں گا۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ ہم نے تو آپ کے لئے عجوہ اور زبیب پر کوئی شئی زیادہ نہیں کی۔ امام محمد نے فرمایا ہم اسی سے اخذ کرتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت حماد سے خبر دی انھوں نے کہا کہ میں نبیذ سے پرہیز کرتا تھا میں ابراہیم کے پاس گیا وہ کھانا کھا رہے تھے میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا پھر نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا جب ابراہیم نے مجھے اس سے پس و پیش کرتے ہوئے دیکھا تو کہا مجھے علقمہ نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ میں بسا اوقات ان کے ہاں کھانا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

قلت يعنى ابا مريم الاسدى الكوفى من ثقات التابعين و رجال البخارى فى التهذيب ذكره ابن حبان فى الثقات و قال فى تهذيبه قال العجلى كوفى ثقة و قال الدارقطنى ثقة[2]

میں کہتا ہوں ابن زیاد یعنی ابومریم اسدی کوفی جو ثقہ تابعین اور بخاری کے راویوں میں شمار ہیں، تہذیب میں ہے کہ ابن حبان نے اسکو ثقہ لوگوں میں ذکر کیا ہے اور تہذیب والے نے فرمایا کہ عجلی نے کہا کہ وہ کوفی ثقہ میں شمار ہیں، دارقطنی نے کہا وہ ثقہ ہیں۔ (ت)

---

[1] کتاب الآثار لامام محمد باب الاشربۃ والانبذہ ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۲

[2] تہذیب التہذیب ترجمہ عبداللہ بن زیاد الکوفی ۳۷۹ دائرۃ المعارف النظامیہ ۵/ ۲۲۱

سیرین ام ولد عبداللہ فشرب و وسقانی[1]۔ اخبرنا ابوحنیفة قال حدثنا ابو اسحٰق السبیعی عن عمرو بن میمون الاودی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان للمسلمین جزورا لطعامھم وان العتق منھا لاٰل عمر، و انہ لایقطع ھٰذہ الابل فی بطوننا الا النبیذ الشدید۔ اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراھیم ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی باعرابی قد سکر، فطلب لہ عذرا فلما اعیٰہ (الا ذھاب عقل) قال احبسوہ فاذا صحا فاجلدوہ ودعا بفضلة فضلت فی اداوتہ، فذاقھا فاذا نبیذ شدید ممتنع، فدعا بماء فکسرہ (وکان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یحب الشراب الشدید) فشرب وسقی جلساءہ ثم قال ھٰکذا اکسروہ بالماء اذا غلبکم شیطانہ[2]۔ اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن

کھاتا، پھر انھوں نے نبیذ طلب فرمائی جوان کی ام ولد سیرین نے ان کے لئے تیار کی تھی جس کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود بھی پیا اور مجھے بھی پلائی۔ ہمیں امام ابوحنیفہ نے اپنی سند کے ساتھ خبر دی کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عمدہ اونٹ مسلمانوں کے کھانے کے لئے ہیں اور ان میں سے پرانے حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے ہیں، اور بیشک ان اونٹوں کو پیٹوں میں سوائے گاڑھی نبیذ کے کوئی شے ہضم نہیں کرتی۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک اعرابی لایا گیا جو نشے میں تھا آپ نے اس سے عذر پوچھا تو سوائے خرابیِ عقل کے اس کو عاجز پایا، آپ نے فرمایا اس کو روک رکھو جب ہوش میں آئے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے برتن میں بچی ہوئی شراب منگوائی اور اُسے چکھا تو وہ گاڑھا نبیذ تھا جو کہ ممتنع ہے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس نبیذ کی تیزی کو توڑا (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گاڑھی شراب کو پسند فرماتے تھے) پھر اُسے پیا اور شرکاءِ مجلس کو پلایا۔ پھر فرمایا کہ جب اس شراب کا شیطان تم پر غالب آجائے تو پانی سے اسکی تیزی توڑ دیا کرو۔ ہمیں امام ابوحنیفہ نے حماد سے انھوں نے

---

[1] کتاب الآثار لامام محمد باب النبیذ الشدید ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۳
[2] " " " " " " ۱۸۳، ۱۸۴

ابراھیم انہ کان یشرب الطلاء قد ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ ویجعل لہ منہ نبیذ، فیترکہ حتی اذا اشتد شربہ ولم یر بذٰلك بأسا، قال محمد وھو قول ابی حنیفۃ۔ اخبرنا ابوحنیفۃ قال حدثنا الولید بن سریع (مولی عمرو بن حریث) عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ کان یشرب الطلاء علی النصف قال محمد ولسنا ناخذ بھٰذا ولا ینبغی لہ ان یشرب من الطلاء الا ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ وھو قول ابی حنیفۃ[1]۔ اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد عن ابراھیم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام خطاء من الناس انما ارادوا السکر حرام من کل شراب[2]۔

ابراہیم سے خبر دی کہ وہ ایسا طلاء پیتے تھے جس کا دو تہائی خشک ہوکر ایک تہائی بچ گیا ہو اس سے ان کے لئے نبیذ بنائی جاتی تھی تو وہ اس کو چھوڑے رکھتے یہاں تک کہ جب وہ جوش کھا کر سخت ہوجاتی تو اس کو پی لیتے اور اس میں وہ کوئی حرج نہ دیکھتے۔ امام محمد نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی انھوں نے فرمایا کہ ہمیں ولید بن سریع (مولٰی عمرو بن حریث) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں حدیث بیان کی کہ وہ ایسا طلاء پیتے تھے جس کا نصف خشک ہوگیا ہوتا۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم اس سے اخذ نہیں کرتے اور انھیں ایسا طلاء نہیں پینا چاہئے سوائے اس کے کہ اس کا دو تہائی خشک ہوکر ایک تہائی رہ جائے، اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ ہمیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حماد سے اور انھوں نے ابراہیم سے خبر دی کہ ابراہیم نے فرمایا کہ ہر وہ شراب جس کا کثیر نشہ آور ہو اس کا قلیل حرام ہے، یہ لوگوں کی خطا ہے بیشک اس سے مراد یہ ہے کہ ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ (ت)

امام طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں:

حدثنا فھد ثنا ابونعیم قال ثنا مسعر بن کدام عن ابی عون الثقفی عن عبداللہ بن شداد بن الھاد عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال حرمت الخمر

حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کرتے ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ خمر پر تو لعینہٖ حرمت واقع ہوئی اور اس کے ماسوا دیگر شرابوں کی نشہ آور مقدار

---

[1] کتاب الآثار لامام محمد باب نبیذ البطیخ والعصیر ادارۃ القرآن کراچی ص ۱۸۴

[2] کتاب الآثار لامام محمد باب الشرب فی الاوعیۃ والظروف 〃 〃 ص ۱۸۵

بعینھا والسکر من کل شراب فاخبر ابن عباس ان الحرمۃ وقعت علی الخمر بعینھا وعلی السکر من سائر الاشربۃ سواھا فثبت بذٰلک ان ماسوی الخمر التی حرمت ممایسکر کثیرہ قد ابیح شرب قلیلہ الذی لایسکر علی ماکان علیہ من الاباحۃ المتقدمۃ تحریم الخمر وان التحریم الحادث انما ھو فی عین الخمر والسکر مما فی سواھا من الاشربۃ فاحتمل ان تکون الخمر المحرمۃ ھی عصیر العنب خاصۃ واحتمل ان یکون کل ما خمر من عصیر العنب وغیرہ فلما احتمل ذٰلک وکانت الاشیاء قد تقدم تحلیلھا جملۃ ثم حدث تحریم فی بعضھا لم یخرج شیئ مما قد اجمع علی تحلیلہ الا باجماع یاتی علٰی تحریمہ ونحن نشھد علی اللہ عزوجل انہ حرم عصیر العنب اذا حدثت فیہ صفات الخمر ولا نشھد علیہ انہ حرم ماسوی ذٰلک اذا حدث فیہ مثل ھذہ الصفۃ فالذی نشھد علی اللہ تعالٰی بتحریمہ ایاہ ھو الخمر الذی اٰمنا بتاویلھا من حیث قد اٰمنا بتاویلھا والذی لا نشھد علی اللہ انہ حرم

حرام ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے خبر دی کہ بیشک حرمت خمر پر تو بعینہٖ واقع ہوئی جبکہ باقی شرابوں کی اتنی مقدار حرام ہے جو نشہ آور ہو چنانچہ ثابت ہوگیا کہ خمر کے علاوہ جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے وہ حرام ہے اور اس کی قلیل مقدار جو نشہ نہ لائے وہ حسبِ سابق مباح ہے جیسا کہ خمر کے حرام ہونے سے پہلے مباح تھی اور جو حرمت نئی نازل ہوئی وہ عینِ خمر اور دیگر شرابوں کے نشہ کے بارے میں ہے چنانچہ اس بات کا احتمال ہے کہ حرام شدہ خمر خاص کھجوروں کا رس ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر وہ چیز جس سے خمر بنے وہ حرام ہے چاہے وہ انگور کا رس ہو یا کچھ اور، تو جب اس بات کا احتمال موجود ہے اور تمام اشیاء شروع میں حلال تھیں پھر بعد میں تحریم وارد ہوئی تو جس شئی کے حلال ہونے پر اجماع ہے وہ حلال ہونے سے اس وقت تک نہیں نکلے گی جب تک اس کے حرام ہونے پر اجماع واقع نہ ہو اور ہم اس بات پر گواہی دیتے ہیں اللہ تبارک وتعالٰی نے انگور کے رس کو حرام فرمایا جب اس میں خمر کی صفات پیدا ہوجائیں اور ہم یہ گواہی نہیں دیتے کہ انگور کے رس کے علاوہ جن اشیاء میں یہ صفت پیدا ہوجائے اُسے بھی اللہ تعالٰی نے حرام کیا لہٰذا جس چیز کے حرام ہونے پر ہم گواہی دیتے ہیں وُہ خمر ہے جس کے معنٰی پر ہم یقین رکھتے ہیں جیسا کہ اس کے نازل کئے جانے پر ہمارا ایمان ہے اور جس چیز کی حرمت پر ہم یہ گواہی نہیں دے سکتے

هوالشراب الذی لیس بخمر فما کان من خمر فقلیلہ وکثیرہ حرام وماکان مما سوی ذٰلک من الاشربۃ فالسکر منہ حرام وماسوی ذٰلک منہ مباح ھٰذا ھوالنظر عندنا وھوقول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالٰی غیر نقیع الزبیب والتمر خاصۃ فانھم کرھوا ولیس ذٰلک عندنا فی النظر کما قالوا، ولکن اصحابنا خالفوا ذٰلک للتاویل الذی تاولوا علیہ حدیث ابی ھریرۃ وانس الذین ذکرنا وشیئ رووہ عن سعید بن جبیر انہ قال فی ذٰلک ھی الخمر فاجتنبھا۔[1]

کہ اس کو اللہ نے حرام کیا ہے وہ خمر کے علاوہ دوسری شرابیں ہیں، چنانچہ جو خمر ہے اس کا قلیل اور کثیر سب حرام ہے اور جو اس کے ماسوا دیگر شرابیں ہیں ان میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے باقی مباح ہے ہمارے نزدیک یہی قیاس ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد کا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم، جبکہ کشمش اور کھجور کے رس کو انھوں نے مکروہ قرار دیا اور ہمارے نزدیک قیاس میں ایسا نہیں جیسا کہ انھوں نے کہا (اس لئے کہ جو بات ہم متفق علیہ دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ رس چاہے کچا ہو یا پکا دونوں صورتوں میں برابر ہے اور پکانے سے وہ حلال نہیں ہوسکتا جبکہ وہ پکانے سے پہلے حلال نہیں تھا البتہ ایسا پکانا جو اس کو رس کی حد سے نکال دے اور وہ شہد کی تعریف میں داخل ہوجائے تو اب اس کا حکم وہی ہوگا جو شہد کا ہے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ کشمش اور کھجور کا پکا ہوا رس بالاتفاق مباح ہے۔ اب قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان دونوں میں بھی حکم ایسا ہی ہو لہٰذا کھجور اور انگور کا نبیذ اور پکا ہوا رس برابر ہوگئے جس طرح انگور کا کچا رس اور اس کا پکایا ہوا برابر ہے یہی قیاس ہے لیکن ہمارے اصحاب نے اس میں اختلاف کیا اس تاویل کی بنیاد پر جو انھوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہما کی حدیثوں میں بیان کی جن کو ہم ذکر کرچکے اور اس حدیث کی بنیاد پر بھی جو انھوں نے حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ خمر ہے لہٰذا اس سے بچو۔ (ت)

اُسی میں ہے:

حدثنا فھد (فذکر بسندہ) عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ

فہد نے اپنی سند کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سفر میں تھے کہ

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب الخمر المحرمۃ ما ھی ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۵۷-۲۵۶

كان في سفر فاتى بنبيذ فشرب منه
فقطب ثم قال ان نبيذ الطائف له
غرام فذكر شدة لا احفظها ثم دعا
بماء فصب عليه ثم شرب - حدثنا
ابوبكرة (بسنده) عن عمرو بن
ميمون قال شهدت عمر حين
طعن فجاءه الطبيب فقال اى
الشراب احب اليك قال النبيذ
فاتى بنبيذ فشرب منه
فخرج من احدى طعنتيه.
حدثنا روح بن الفرج (بسنده)
عن عمرو بن ميمون
مثله وزاد ان عمر كان يقول
انا نشرب من هذا النبيذ
شرابا يقطع لحوم الابل
في بطوننا من ان يؤذينا
قال وشربت من نبيذه
فكان اشد النبيذ[1] قلت
رواه ابن ابي شيبة
حدثنا ابو الاحوص عن
ابي اسحق عن عمرو
بن ميمون قال قال
عمر انا لنشرب هذا

آپ کی خدمت میں نبیذ لائی گئی جسے آپ نے پیا پھر
ماتھے پر شکن ڈالا اور فرمایا طائف کی نبیذ میں
ہلاکت ہے اور اس کی شدت کا ذکر فرمایا جو مجھے
یاد نہیں۔ اس کے بعد پانی منگوا کر اس پر ڈالا پھر
نوش فرمایا۔ حضرت ابوبکرہ اپنی سند کے ساتھ
عمرو بن میمون سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے
کہا میں اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ کو نیزہ چبھو کر
زخمی کر دیا گیا تھا آپ کے پاس طبیب آیا اور کہا
کہ آپ کو کونسا مشروب زیادہ پسند ہے، آپ
نے فرمایا نبیذ۔ چنانچہ نبیذ لائی گئی تو آپ نے اسکو
پیا جو آپ کے دو زخموں میں سے ایک سے باہر
نکل گئی۔ روح بن فرج نے اپنی سند کے ساتھ
عمرو بن میمون سے اسی کی مثل روایت کی مگر اس
میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت عمرو بن میمون نے بتایا کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے تھے ہم اس
نبیذ سے ایسا مشروب پیتے ہیں جو ہمارے پیٹوں
میں اونٹ کے گوشت کو نقصان دینے سے روکتا
ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے ان کے نبیذ سے
پیا جو سخت ترین نبیذ تھا۔ میں کہتا ہوں اس کو
ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہیں ابو الاحوص نے
حدیث بیان کی انھوں نے ابو اسحاق سے انھوں
نے عمرو بن میمون سے انھوں نے کہا کہ حضرت عمر

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۲۵۹

الشراب الشديد لنقطع به لحوم
الابل في بطوننا ان تؤذينا فمن
رابه من شرابه شئ فليمزجه
بالماء، حدثنا وكيع ثنا اسمعيل
بن ابي خالد عن قيس بن
ابي حازم ثني عتبة بن فرقد
قال قدمت على عمر فدعا بشرب من
نبيذ قد كاد ان يصير خلا فقال
اشرب فاخذته فشربته
فما كدت ان اسيغه ثم
اخذه فشربه ثم قال يا عتبة
انا نشرب هذا النبيذ الشديد
لنقطع به لحوم الابل في بطوننا
ان تؤذينا[1] **قلت** و اسمعيل
هذا هو الامام الحافظ المتفق على
جلالته احمسي كوفي، ثقة، ثبت،
من رجال الستة وحفاظ التابعين وقيس
من لا يجهل امام ثقة حافظ جليل
مخضرم كوفي من رجال الستة و اكابر
التابعين وعتبة بن فرقد رضي الله تعالى
عنه صحابي نزل الكوفة فالحديث
صحيح على شرط الشيخين مسلسل
بالكوفيين من لدن ابي بكر الى اخر السند.

رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ بیشک ہم یہ سخت
شراب اس لئے پیتے ہیں تاکہ یہ ہمارے پیٹوں میں اونٹوں
کے گوشت کی اذیت کو ختم کرے جس شخص کو اس شخص
کی شراب شک میں ڈالے تو وہ اس میں پانی ملالے۔
ہمیں وکیع نے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ ہمیں
اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے حدیث
بیان کی انھوں نے کہا کہ مجھے عتبہ بن فرقد نے بتایا
کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر
ہوا تو آپ نے نبیذ کا مشروب منگوایا جو سرکہ
ہونے کے قریب تھا اور فرمایا پیو، میں نے اس کو
لے کر پیا تو مجھے کچھ خوشگوار نہ لگا، پھر آپ نے اسکو
لے کر پیا اور فرمایا اے عتبہ! ہم یہ سخت نبیذ اس لئے
پیتے ہیں کہ یہ ہمارے پیٹوں میں اونٹوں کے گوشت
کی ایذا رسانی کو ختم کرے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اسمٰعیل
وہی ہیں جو امام حافظ ہیں ان کی بزرگی پر اتفاق ہے
احمسی، کوفی، ثقہ، ثبت، صحاح ستہ کے رجال
اور حفاظ تابعین میں سے ہیں۔ اور قیس مجہول نہیں
وہ امام، ثقہ، حافظ جلیل، مخضرم، کوفی، صحاح
ستہ کے رجال اور اکابر تابعین میں سے ہیں۔
اور عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابی ہیں جو
کوفہ میں قیام پذیر ہوئے، پس حدیث شرط شیخین پر
صحیح ہے جس کے راوی ابوبکر سے لے کر آخر سند
تک مسلسل کوفی ہیں۔ ہمیں روح نے اپنی سند کے

---

[1] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربہ حدیث ۳۹۲۷ و ۳۹۲۸ الجزء الثامن مع الجزء السابع ۱۴۲، ۱۴۳

حدثنا روح (بسنده) عن سعید بن ذی لعوة قال اتی عمر برجل سکران فجلده فقال انما شربت من شرابك فقال وان کان[1]۔ حدثنا فهد (بسنده) عن سعید بن ذی حُدّان او ابن ذی لعوة قال جاء رجل قد ظمیٔ الی خازن عمر فاستسقاه فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فاتی به عمر فاعتذر الیه فقال انما شربت من سطیحتك فقال عمر انما اضربك علی السکر فضربه عمر[1]، **قلت** ورواه الدارقطنی فی سننه عن طریق سعید بن ذی لعوة ایضا ان اعرابیا شرب من اداوة عمر نبیذا فسکر به فضربه الحد[2] فقال الاعرابی انما شربته من اداوتك فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انما جلدناك بالسکر[3]۔ وروی ابوبکر بن ابی شیبة

ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک نشے والا شخص لایا گیا آپ نے اسے کوڑے لگائے اس نے کہا میں نے آپ کی شراب میں سے ہی پیا ہے تو آپ نے فرمایا اگرچہ ایسا ہو۔ ہمیں فہد نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ ایک شخص پیاسا تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور پانی مانگا تو اس نے پانی نہ پلایا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک مشکیزہ لایا گیا اس شخص نے اس میں سے پی لیا تو اُسے نشہ آگیا اس کو حضرت عمر فاروق کے پاس لایا گیا آپ نے اس سے عذر طلب کیا اس نے کہا کہ میں نے تو آپ کے مشکیزہ سے پیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نشہ کی وجہ سے تجھے کوڑے لگاؤں گا، پھر آپ نے اسے کوڑے لگائے۔ میں کہتا ہوں اس کو دارقطنی نے اپنی سُنن میں سعید بن ذی لعوۃ کے طریق سے بھی روایت کیا کہ بیشک ایک اعرابی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برتن سے نبیذ پیا تو اس کو نشہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی، اعرابی نے کہا میں نے تو آپ کے برتن سے پیا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے تجھے نشہ کی وجہ سے کوڑے لگائے ہیں۔

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۲۵۹

[2] سنن الدارقطنی ″ ″ حدیث ۵، دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ الجزء الرابع ص ۲۶۰

[3] التعلیق المغنی علی سنن الدارقطنی بحوالہ العقیلی ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″

فی مصنفہ حدثنا علی بن مسھر عن الشیبانی عن حسان بن مخارق قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ سایر رجلا فی سفر وکان صائما فلما افطر اھوی الی قربۃ لعمر معلقۃ فیھا نبیذ فشرب منھا فسکر فضربہ عمر الحد فقال لہ انما شربت من قربتک فقال لہ عمر انما جلدناک لسکرک[1]

قلت وھذا امثل طرقہ وما یخشی فی البلاغ من الانقطاع فلا یضر عندنا و عند الجمھور القابلین للمراسیل۔ وروی عبدالرزاق اخبرنا ابن جریج عن اسمٰعیل ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب بطریق المدینۃ فسکر فترکہ عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) حتی افاق فحدہ[2] فقال الطحاوی حدثنا

ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت فرمایا کہ ہمیں علی بن مسہر نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک شخص کے ساتھ سفر میں تھے اور وہ روزہ دار تھا جب اس نے افطار کیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک مشکیزہ کی طرف مائل ہوا جو لٹکا ہوا تھا اور اس میں نبیذ تھا اس نے پیا جس سے اسے نشہ ہوگیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی تو اس نے کہا میں نے تو آپ کے مشکیزہ سے پیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہم نے تجھے تیرے نشہ کی وجہ سے کوڑے لگائے۔ میں کہتا ہوں یہ اس حدیث کے طرق میں سے عمدہ ترین ہے اور اس میں جو انقطاع کا خدشہ ہے وہ ہمیں نقصان نہیں دیتا اور نہ جمہور کو جو مرسل حدیثوں کو قبول کرتے ہیں۔ عبدالرزاق نے روایت کیا کہ ہمیں ابن جریج نے اسمٰعیل سے خبر دی کہ ایک شخص نے مدینہ کے راستے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نبیذ کو ایک ہی سانس میں پیا تو اسے نشہ ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُسے کچھ دیر چھوڑے رکھا یہاں تک کہ اسے افاقہ ہوا پھر اسے حد ماری۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ

---

[1] المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الحدود النبیذ من رأی فیہ حدًا حدیث ۸۴۵۰ ادارۃ القرآن کراچی ۹/۵۴۴

[2] المصنف لعبدالرزاق کتاب الاشربۃ حدیث ۱۷۰۱۵ المجلس العلمی ۹/۲۲۴

فهد (بسندہ) عن ابن عمر قال اتی (یعنی امیرالمومنین) بنبیذ قد اخلف واشتد فشرب منہ ثم قال ان ھذا لشدید ثم امر بماء فصب علیہ ثم شرب ھو واصحابہ، حدثنا محمد بن خزیمۃ (بسندہ) عن ابن عمر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ان عمر انتبذ لہ فی مزادۃ فیھا خمسۃ عشر او ستۃ عشر فاتاہ فذاقہ فوجدہ حلوا فقال کانکم اقللتم عکرہ[ع]۔ حدثنا ابن ابی داؤد

ہمیں فہد نے اپنی سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں نبیذ لایا گیا جو متغیر اور سخت ہوچکا تھا آپ نے اس میں سے پیا پھر فرمایا بیشک یہ سخت ہے، پھر پانی لانے کا حکم دیا اور اس پر پانی ڈالا پھر آپ نے اور آپ کے اصحاب نے اس کو پی لیا۔ ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے ایک مشکیزے (توشہ دان) میں جو کہ پندرہ سولہ رطل کے برابر تھا نبیذ بنایا گیا آپ تشریف لائے اُسے چکھا اور میٹھا پایا تو فرمایا گویا کہ تم نے اس کا تلچھٹ کم کردیا ہے۔ ہمیں ابن ابی داؤد

ع عکر النبیذ العتیق اذا اضیف الی الجدید عجل اشتدادہ وھذا معنی ماروی النسائی فی سننہ عن سعید بن المسیب انہ کان یکرہ کل شیئ ینبذ علی عسکر وایضا عنہ انہ قال فی النبیذ خمرہ دردیہ[1] اہ ای جعلہ عکرہ مسکرا فکان امیرالمؤمنین انکر علیھم تقلیل العسکر حتی بقی الی الاٰن حلوا ولم یشتد واللہ تعالٰی اعلم قالہ الفقیر المجیب غفر اللہ تعالٰی منہ ۱۲ منہ

ع "عکر النبیذ" پرانا نبیذ جو تازہ نبیذ کے ساتھ ملانے سے جلد تیزی حاصل کرتا ہے۔ نسائی کی اپنی سنن میں سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ وُہ پرانے نبیذ میں ملائے ہوئے ہر نبیذ کو ناپسند کرتے تھے نیز ان سے نبیذ کے متعلق یہ روایت کہ اس کو پرانے نبیذ نے نشہ آور بنادیا، کا معنٰی یہی ہے، گویا امیرالمومنین رضی اللہ عنہ نے قلیل پرانے نبیذ میں ملاوٹ کو ناپسند فرمایا کہ اس وجہ سے ابھی تک وہ میٹھا ہے اور شدید نہ ہوا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ یہ مجیب غفر اللہ تعالٰی کا بیان ہے ۱۲ منہ۔ (ت)۔

---

[1] سنن النسائی ذکر ما یجوز شربہ من الانبذہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۵

(یبلغه الی) عبد الرحمن بن عثمن قال صحبت عمر بن الخطاب الی مکة فاهدی له رکب من ثقیف سطیحتین من نبیذ فشرب عمر احدٰھما ولم یشرب الاخری حتی اشتد ما فیه فذھب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال اکسروه بالماء[1]، قلت و رواه عبد الرزاق قال الطحاوی فلما ثبت بما ذکرنا عن عمر اباحة قلیل النبیذ الشدید وقد سمع رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یقول کل مسکر حرام کان ما فعله دلیلاً ان ما حرم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم من النبیذ الشدید ھو السکر منه لاغیر فاما ان یکون سمع ذٰلك من النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم قولا اوراٰہ رأیا فرأیه عندنا حجة ولا سیما اذا کان فعله المذکور بحضرة اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم

نے حدیث بیان کی کہ عبدالرحمٰن بن عثمان نے کہا کہ میں نے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کے دوران حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت اختیار کی قبیلہ بنی ثقیف کے ایک وفد نے آپ کی خدمت میں نبیذ کے دو مشکیزے بطور ہدیہ پیش کئے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُن میں سے ایک پی لیا اور دوسرے کو نہیں پیا یہاں تک کہ اس میں شدت آگئی پھر جب آپ نے اس کو پیا تو اس کو شدید پایا اور فرمایا پانی سے اس کی تیزی کو توڑ دو۔ میں کہتا ہوں اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ان واقعات مذکورہ سے جب نبیذ شدید کی قلیل مقدار کا مباح ہونا ثابت ہوگیا حالانکہ انھوں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فعل اس بات کی دلیل ہوگا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نبیذ شدید سے جو حرام فرمایا وہ نشہ آور مقدار ہے نہ کہ اس کا غیر چاہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خود رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہو یا اُن کی اپنی یہ رائے ہو کیونکہ ہمارے نزدیک ان کی رائے حجت ہے خصوصاً جب کہ آپ کا یہ فعل مذکور صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی موجودگی میں واقع

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۵۹

فلم ينكره عليه منهم منكر فدل
على متابعتهم اياه عليه وهذا
عبد الله بن عمر وهو احد النفر
الذين رووا عنه عن النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم كل
مسكر حرام قد روى عنه عن
النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم ما حدثنا ابو امية البغدادي
ثنا ابو نعيم ثنا عبد السلام
عن ليث عن عبد الملك بن اخى
القعقاع بن شوذب عن ابن عمر قال
شهدت رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم اتى بشراب فادناه
الى فيه فقطب فرده فقال رجل
يا رسول الله احرام هو فرد الشراب ثم
عاد بماء فصبه عليه ذكر مرتين
او ثلثا ثم قال اذا اغتلمت
هذه الاسقية عليكم فاكسروا
متونها بالماء[1]، **قلت** ورواه
النسائي في سننه بسندين بمعناه
احدهما اخبرنا زياد بن ايوب
ثنا هشيم اخبرنا العوام
عن عبد الملك بن نافع

ہوا اور ان میں سے کسی نے انکار نہیں کیا تو اُن سب کا
جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متابعت
کرنا اُن کے اس فعل کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت
عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لوگوں میں سے
ہیں جنھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سے یہ حدیث روایت کی کہ ہر نشہ آور حرام ہے۔
انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہ
حدیث روایت کی جو ہمیں ابو امیہ بغدادی نے اپنی سند
کے ساتھ بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
نے فرمایا میں رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس شراب لائی گئی
آپ نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر ماتھے
پر شکن ڈالی اور اس کو رد فرما دیا، ایک شخص نے
عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیک وسلم
کیا یہ حرام ہے؟ تو حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے پھر وہ شراب لوٹائی اور اس میں پانی ڈالا
اس کا دو تین بار ذکر کیا پھر فرمایا جب یہ مشکیزے
تم پر سخت ہو جائیں تو پانی کے ساتھ ان کی تیزی کو
توڑ دیا کرو۔ میں کہتا ہوں اس کو امام نسائی نے
اس کے معنیٰ کے ساتھ دو سندوں سے روایت
فرمایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہمیں زیاد بن ایوب
نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی
ہشیم نے انھوں نے کہا ہمیں عوام نے عبد الملک

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۶۰-۳۵۹

قال قال ابن عمر[1] والآخر اخبرنی
زیاد بن ایوب عن ابی معٰویة
ثنا ابواسحٰق الشیبانی عن
عبدالملك[2] الخ قال الطحاوی
حدثنا وھب بن عثمٰن البغدادی
ثنا ابوھمام ثنا یحیی بن
زکریا بن ابی زائدۃ عن اسمٰعیل بن
ابی خالد ثنا قرۃ العجلی ثنی عبدالملك
ابن اخی القعقاع عن ابن عمر مثله[3] **قلت**
بھذا السند رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه
فقال حدثنا وکیع عن اسمٰعیل بن
ابی خالد[4] الخ بنحوہ قال الطحاوی حدثنا
محمد بن عمرو بن یونس ثنی اسباط بن
محمد عن الشیبانی عن عبدالملك بن
نافع قال سألت ابن عمر فقلت ان
اھلنا ینبذون نبیذا فی سقاء لونھکته
لاخذنی فقال ابن عمر انما البغی علی
من اراد البغی شھدت رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم
عند ھذا الرکن واتاہ رجل
بقدح من نبیذ ثم ذکر مثل حدیث
ابی امیة غیر انه

بن نافع سے خبر دی اُنھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا، اور دوسری سند یہ ہے
کہ مجھے زیاد بن ایوب نے ابومعاویہ سے خبر دی
انھوں نے کہا ہمیں ابواسحاق شیبانی نے
عبدالملک سے حدیث بیان کی الخ امام طحاوی نے
فرمایا ہمیں وہب بن عثمان بغدادی نے اپنی سند
کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے
اس کی مثل حدیث بیان کی۔ میں کہتا ہوں اسی
سند کے ساتھ اس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے
مصنَّف میں روایت فرمایا اور کہا ہمیں وکیع نے
اسمٰعیل بن ابی خالد سے بیان کی الخ۔ امام طحاوی نے
فرمایا ہمیں محمد بن عمرو بن یونس نے اپنی سند کے
ساتھ حدیث بیان کی کہ عبدالملک بن نافع نے کہا
میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سوال کرتے
ہوئے کہا کہ ہمارے گھر والے مشکیزے میں نبیذ
بناتے ہیں اگر میں اس کو زیادہ پی لوں تو وہ میرے
اندر نشہ پیدا کرتی ہے۔ تو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما
نے فرمایا گناہ اس پر ہے جو گناہ کا ارادہ کرے
میں اس رکن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے
پاس ایک شخص نبیذ کا پیالہ لایا پھر ابن عمر نے
حدیث ابن اُمیّہ کی مثل ذکر فرمایا سوائے اس کے

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربة ذکر اخبار التی اعتل بها من اباح الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۳۲
[2] سنن النسائی کتاب الاشربة ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۳۲
[3] شرح معانی الآثار ″ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۰
[4] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربہ حدیث ۴۲۶۲ ادارۃ القرآن کراچی ۸/ ۲۹

قال فاکسروها بالماء ففی ھذا اباحۃ قلیل النبیذ الشدید و اولی الاشیاء بنا اذکان قد روی عنہ ھذا عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و روی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ان نجعل کل واحد من القولین علٰی معنی غیر معنی الاٰخر فیکون قولہ کل مسکر حرام علی المقدار الذی یسکر والحدیث الاٰخر علٰی اباحۃ قلیل النبیذ الشدید، اخبرنا فہد بن محمد بن سعید ثنا یحیٰی بن الیمان عن سفیٰن عن منصور عن خالد بن سعد عن ابی مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال عطش النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل احرام ہو فقال لا[1] **قلت** و رواہ النسائی بھذا السند نحوہ فقال اخبرنا الحسن بن اسمٰعیل بن سلیمٰن اخبرنا یحیٰی بن یمان[2] الخ

کہ فرمایا اس کی تیزی کو پانی کے ساتھ توڑو۔ اس حدیث میں تیز نبیذ کی قلیل مقدار کی اباحت ہے، جب ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت فرمائی تو انہی کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ہر نشہ آور حرام ہے، تو ہمارے لئے اولٰی یہ ہے کہ ہم ان دونوں حدیثوں میں سے ہر ایک کو دوسری کے مفہوم کے غیر پر محمول کریں، چنانچہ آپ کا یہ ارشاد کہ "ہر نشہ آور حرام ہے" اس مقدار پر محمول ہوگا جو نشہ دیتی ہے اور دوسری حدیث نبیذ شدید کی قلیل مقدار کے مباح ہونے پر محمول ہوگی۔ ہمیں فہد بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ ابومسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے خبر دی انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کعبہ شریف کے پاس پیاس لگی تو آپ نے پانی مانگا چنانچہ آپ کی خدمت میں ایک مشکیزے سے نبیذ لائی گئی آپ نے سونگھا اور تیوری چڑھائی پھر اس پر زمزم کا پانی ڈالا پھر نوش فرمایا تو ایک شخص نے کہا کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) اس کو امام نسائی نے اسی سند کے ساتھ بیان فرمایا اور کہا کہ ہمیں حسن بن اسمٰعیل بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں یحیٰی بن یمان نے خبر دی الخ

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۲۶۰
[2] سنن النسائی ؍؍ ذکر اخبار التی اعتل بہا من اباح الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۲۳۳

ورواه الدارقطني حدثنا احمد بن عبدالله الوكيل ثنا علي بن حرب ثنا يحيٰى بن اليمان[1] الخ ورواه عبدالرزاق عن مجاهد مرسلا قال عمد النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم الى السقاية سقاية زمزم فشرب من النبيذ فشد وجهه ثم امر به فكسر بالماء ثم شربه فشد وجهه ثم امر به الثالثة فكسر بالماء ثم شرب[2]۔ قال الطحاوی حدثنا علی بن معبد ثنا یونس ثنا شریك عن ابن اسحٰق عن ابی بردة عن ابی موسٰی عن ابیه رضی الله تعالٰی عنه قال بعثنی رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا یا رسول الله ان بها شرابین یصنعان من البر والشعیر احدهما یقال له المزر والاٰخر یقال له البتع فما نشرب فقال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم

اس کو دارقطنی نے روایت کیا اور کہا کہ ہمیں احمد بن عبداللہ الوکیل نے حدیث بیان کی اور انھوں نے کہا کہ ہمیں علی بن حرب نے اور انھوں نے کہا کہ ہمیں یحیٰی بن یمان نے حدیث بیان کی الخ اور اس کو عبدالرزاق نے مجاہد سے مرسلاً روایت کیا انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم زمزم کے مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ کی طرف متوجہ ہوئے آپ نے نبیذ نوش فرمایا پھر مشکیزے کا منہ مضبوطی سے باندھ دیا پھر آپ نے حکم دیا تو پانی کے ساتھ اس کی تیزی کو توڑا گیا پھر آپ نے اس کو نوش فرمایا اور مشکیزے کا منہ مضبوطی سے باندھ دیا، پھر تیسری مرتبہ حکم فرمایا اور اس کی تیزی کو پانی سے توڑا گیا پھر آپ نے نوش فرمایا۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ ہمیں علی بن معبد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی انھوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا ہم نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم وہاں دو شرابیں ہیں جو گندم اور جو سے بنائی جاتی ہیں ان میں سے ایک کو مزر اور دوسری کو بتع کہا جاتا ہے تو کیا ہم اسے پئیں؟ تو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

---

[1] سنن الدارقطنی کتاب الاشربہ حدیث ۸۵ دارالمحاسن للطباعۃ القاہرہ ۴/ ۲۶۳

[2] المصنف لعبدالرزاق " حدیث ۱۷۰۲۱ المجلس العلمی ۹/ ۲۲۶

اشربوا ولا تسکروا فدل ذالك ان
ما ذکره ابو موسیٰ عن رسول الله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم من قوله
کل مسکر حرام انما هو علی المقدار الذی
یسکر لا علی العین التی کثیرها
یسکر وقد روینا حدیث ابی سلمة عن
عائشة رضی الله تعالیٰ عنها فی
جواب النبی صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم للذی ساله عن
البتع بقوله کل شراب اسکر فهو
حرام فان جعلنا ذلك علی
قلیل الشراب الذی یسکر
کثیره ضاد جواب النبی صلی الله
تعالیٰ یه وسلم لمعاذ و
ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ
عنهما وان جعلناه علی تحریم
السکر خاصة وافق حدیث ابی موسیٰ
واولی الاشیاء بنا حمل الآثار علی
الوجه الذی لا تضاد، حدثنا ابن مرزوق
(بسنده) عن شماس قال قال عبد الله
(یعنی ابن مسعود) رضی الله تعالیٰ
عنه ان القوم یجلسون علی
الشراب وهو یحل لهم فما یزالون
حتی یحرم علیهم۔ حدثنا محمد
بن خزیمة (بسنده)

"پیو اور نشہ میں مت آؤ" یہ حدیث دلیل ہے کہ
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو حدیث ذکر فرمائی کہ
"ہر نشہ آور حرام ہے" وہ نشہ آور مقدار پر محمول ہے
نہ کہ اس شئی کے عین پر جس کا کثیر نشہ آور ہے
اور ہم حدیث ابی سلمہ بحوالہ ام المومنین سیدہ
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کر چکے
ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
اس جواب کے بارے میں ہے جو بتع سے متعلق
سوال کرنے والے شخص کو آپ نے دیا وہ یہ کہ
"ہر شراب جو نشہ دے وہ حرام ہے" اگر اس حدیث
کو ہم اس شراب کے قلیل پر محمول کریں جس کا کثیر
نشہ دیتا ہے تو یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کے اس جواب کے خلاف ہے جو آپ نے
حضرت معاذ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کو دیا۔ اور اگر اس کو ہم خاص نشہ کی حرمت
پر محمول کریں تو یہ حدیث ابو موسیٰ کے موافق ہو جاتا
ہے اور ہمارے لئے اولیٰ یہ ہے کہ ہم تمام
آثار کو ایسے معنیٰ پر محمول کریں کہ ان میں باہمی تضاد
نہ رہے۔ ہمیں ابن مرزوق نے اپنی سند کے
ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قوم شراب نوشی
کے لئے بیٹھتی جب وہ ان کے لئے حلال تھا
وہ ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ان کے لئے
حرام ہو گیا۔ ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے

عن علقمة بن قيس انه اكل مع عبد اللہ بن مسعود خبزا ولحما قال فاتينا بنبيذ شديد نبذته سيرين في جرة خضراء فشربوا منه، حدثنا ابن داؤد (لسنده) عن علقمة قال سألت ابن مسعود عن قول رسول الله صلى الله تعالٰی علیه وسلم في المسكر قال الشربة الاخيرة - حدثنا ابوبكرة ثنا ابواحمد الزبيري ثنا سفين عن علي بن بذيمة عن قيس بن حبتر قال سألت ابن عباس عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال ان اول من سأل النبي صلى الله تعالٰی علیه وسلم عن ذلك وفد عبد القيس فقال لا تشربوا لا في الدباء ولا في المزفت ولا في النقير واشربوا في الاسقية فقالوا یا رسول الله فان اشتد في الاسقية قال صبوا عليه من الماء وقال لهم في الثالثة اوالرابعة فاهريقوه - حدثنا محمد بن خزيمة ثنا عبد الله بن رجاء ثنا اسرائيل عن علي بن بذيمة عن قيس بن حبتر

ساتھ حضرت علقمہ بن قیس سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا انھوں نے کہا پھر ہمارے پاس تیز نبیذ لایا گیا جس کو سیرین نے سبز گھڑے میں تیار کیا انھوں نے اسے پیا۔ ہمیں ابی داؤد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علقمہ سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مُسکر کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قول سے متعلق سوال کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ آخری گھونٹ ہے۔ ہمیں ابوبکرہ نے اپنی سند کے ساتھ قیس بن حبتر سے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سبز اور سُرخ گھڑوں کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا سب سے پہلے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم سے وفد عبدالقیس نے سوال کیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: "دباء، مزفت اور نقیر میں مت پیو اور مشکیزوں میں پیو" انھوں نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم! اگر مشکیزوں میں وہ تیز ہوجائے تو آپ نے فرمایا "اس پر پانی ڈال دو" اور آپ نے انھیں تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ "اسے انڈیل دو" ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل حدیث بیان کی۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) اسکو

عن ابن عباس مثل ذٰلک[۱] قلت و رواہ ابوداؤد[۲] فی سننہ، حدثنا محمد بن بشار ثنا ابواحمد الیٰ اٰخرہ سندا و متنا نحوہ و زاد ثم قال ان اللہ حرم علی اوحرم الخمر والمیسر والکوبۃ قال وکل مسکر حرام قال سفیٰن فسألت علی بن بذیمۃ عن الکوبۃ قال الطبل، و رواہ عبدالرزاق عن ابی سعید قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال جاءکم وفد عبدالقیس الحدیث بطولہ وفیہ فان رابکم فاکسروہ بالماء اھ[۳] ولیس فیہ ما بعدہ، قال الطحاوی ففی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اباح لھم ان یشربوا من نبیذ الاسقیۃ وان اشتد فان قال قائل فان فی امرہ باھراقہ دلیلا علی نسخ الاباحۃ قیل لھم کیف یکون

ابوداؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا کہ ہمیں محمد بن بشار نے ابواحمد سے حدیث بیان کی الخ جو کہ سند اور متن دونوں کے اعتبار سے اس کی مثل ہے اور اس میں یہ زائد ہے پھر فرمایا کہ بیشک اللہ نے مجھ پر حرام کیا یا یوں فرمایا کہ خمر، جُوا اور کوبہ حرام کر دیے گئے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ سفیان نے کہا کہ میں نے علی بن بذیمہ سے کوبہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا کہ طبل (ڈھول)، اور اس کو عبدالرزاق نے ابوسعید سے روایت کیا ابوسعید نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس وفد عبدالقیس آیا ہے (طویل حدیث ذکر کی) اور اس حدیث میں ہے کہ اگر تمھیں وہ (نبیذ) شک میں ڈالے تو پانی سے اس کی تیزی کو توڑ دو الخ اور اس میں حدیث کا بعد والا حصہ نہیں ہے۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے وفد عبدالقیس کے لئے مشکیزوں کی نبیذ کو پینا مباح فرمایا اگرچہ اس میں تیزی آئے۔ اگر کوئی کہنے والا کہے نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے اس کو انڈیلنے کا حکم دیا یہ اباحت کے نسخ کی دلیل ہے اس کو کہا جائے گا یہ کیسے

[۱] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۰-۶۱

[۲] سنن ابی داؤد " باب فی الاوعیۃ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۶۴

[۳] المصنف لعبدالرزاق " حدیث ۱۶۹۳۰ المجلس العلمی ۹/ ۲۰۱-۰۲

10

ذالك وقد روی عن ابن عباس من کلامه بعد رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم حرمت الخمر لعینها والسکر من کل شراب وقد ذکرنا ذالك باسناده وکیف یجوز علی ابن عباس مع علمه وفضله ان یکون قد روی عن النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم مایوجب تحریم النبیذ الشدید ثم یقول حرمت الخمر لعینها والسکر من کل شراب ولکن معنی حدیث قیس انه لم یأمنهم علیه ان یشرعوا فی شربه فیسکروا فامرهم باهراقه ذالك وقد روی فی مثل ماهذا ما حدثنا محمد بن خزیمة ثنا عثمٰن بن الهیثم بن الجهم المؤذن ثنا عوف بن ابی جمیلة ثنی ابو القموص زید بن علی عن احد وفد عبد القیس اویکون قیس بن النعمان فانی قد نسیت اسمه انهم سألوه صلی الله تعالٰی علیه وسلم عن الاشربة فقال لا تشربوا فی الدباء ولا فی النقیر واشربوا فی السقاء الحلال الموکأ علیه علیها فان اشتد منه فاکسروه بالماء فان اعیاکم فاهریقوه حدثنا ربیع المؤذن ثنا اسد بن موسٰی ثنا مسلم بن خالد ثنی زید

ہو سکتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما کا یہ کلام مروی ہے کہ خمر لعینہٖ حرام کی گئی اور ہر شراب میں سے نشہ کی مقدار حرام کی گئی، ہم اس حدیث کو اس کے اسناد کے ساتھ ذکر کر چکے ہیں، اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے لئے اپنے علم وفضل کے باوجود یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کریں جو نبیذِ شدید کی حرمت کو ثابت کرے اور پھر یہ فرمائیں کہ خمر تو لعینہٖ حرام ہے جبکہ باقی ہر شراب میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے لیکن حدیثِ قیس کا معنٰی یہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو یہ ڈر ہوا کہ وہ اس کو پی کر نشہ میں آئیں گے لہذا اس کو انڈیل دینے کا انھیں حکم دیا' اور اسی کی مثل مروی ہے اس حدیث میں جو ہمیں محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ وفدِ عبد القیس میں شریک ایک شخص سے حدیث بیان کی یا وہ راوی قیس بن نعمان تھا، راوی کہتا ہے مجھے اس کا نام بھول گیا ہے کہ وفدِ عبد القیس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے شرابوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ کدو اور کھرچی ہوئی لکڑی میں مت پیو اور ایسے مشکیزوں میں پیو جن کے منہ باندھے گئے ہوں اگر اس نبیذ میں شدت آجائے تو پانی سے اس کی شدت توڑو اگر وہ تمھیں عاجز کردے تو پھر اسے انڈیل دو۔ ہمیں ربیع المؤذن نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے حدیث بیان کی

بن اسلم عن سمیّ عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فاطعمہ طعاما فلیاکل من طعامہ ولایسأل عنہ فان اسقاہ شرابا فلیشرب منہ ولایسأل عنہ فان خشی منہ فلیکسرہ بشیئ ففی ھذا الحدیث اباحۃ شرب النبیذ فان قال قائل انما اباحہ بعد کسرہ بالماء و ذھاب شدتہ قیل لہ ھذا کلام فاسد لانہ لوکان فی حال شدتہ حراما لکان لایحل وان ذھبت شدتہ بصب الماء علیہ الا تری ان خمرا لو صب فیھا ماء حتی غلب الماء علیھا ان ذالک حرام فلما کان قد ابیح فی ھذا الحدیث الشراب الشدید اذا کسر بالماء ثبت بذالک انہ قبل ان یکسر بالماء غیرحرام فثبت بما رویناہ فی ھذا الباب اباحۃ ما لا یکسر من النبیذ الشدید وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف و محمد رحمھم اللہ تعالٰی [1]

انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک اپنے مسلمان بھائی کے ہاں جائے تو وہ اس کو کھانا کھلائے اس کو چاہئے کہ وُہ کھانا کھالے مگر اس سے کھانے کا سوال نہ کرے اور اگر وہ اس مشروب سے نشہ کا ڈر محسوس کرے تو پانی وغیرہ سے اس کی تیزی کو توڑ دے، اس حدیث میں نبیذ کی اباحت کا ثبوت ہے، اگر کوئی شخص کہے کہ پانی کے ساتھ اس کی سختی ختم کرنے کے بعد اُسے مباح قرار دیا گیا ہے جبکہ اسکی شدّت ختم ہوجاتی ہے تو اس کو کہا جائے گا کہ تیرا یہ کلام فاسد ہے اس لئے کہ اگر وہ شدّت کی حالت میں حرام ہو تو وہ حلال نہیں ہوسکتی اگرچہ پانی انڈیلنے کے ساتھ اس کی شدت ختم ہوجائے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر خمر میں اس قدر پانی ملایا جائے کہ وہ اس پر غالب آجائے تو وہ حرام ہی رہے گا، اس حدیث میں جب تیز شراب (نبیذ) کو مباح قرار دیا گیا ہے جب پانی کے ساتھ اس کی شدّت ختم کردی جائے، اس سے ثابت ہوگیا کہ پانی انڈیل کر تیزی ختم کرنے سے پہلے وہ حرام نہیں تھی لہذا جو کچھ ہم نے اس باب میں روایت کیا اس سے تیز نبیذ کا مباح ہونا ثابت ہوگیا جبکہ وہ نشہ نہ دے، اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کا۔ (ت)

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربہ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۶۲-۳۶۱

زیادۃ احادیث (مزید حدیثیں) : سنن نسائی شریف میں ہے :

اخبرنا سوید قال اخبرنا عبد اللہ عن السری بن یحیٰی ثنی ابوحفص امام لنا و وکان من اسنان الحسن عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی قال اذا خشیتم من نبیذ شدتہ فاکسروہ بالماء قال عبد اللہ بن قبل ان یشتد اخبرنا زکریا بن یحیٰی (بسندہ) عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا بہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال ھکذا فافعلوا[1] قلت و رواہ عبد الرزاق والبیہقی۔

امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ ابورافع سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا جب تمھیں نبیذ کی تیزی کا ڈر ہو تو پانی سے اس کی تیزی کو توڑ دیا کرو۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ تیزی آنے سے پہلے ایسا کرو۔ امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت فرمایا کہ قبیلہ بنی ثقیف نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں مشروب پیش کیا، آپ نے اس کو طلب فرمایا جب اپنے منہ کے قریب کیا تو وہ اچھا نہ لگا، پھر اس کو منگوایا اور پانی کے ساتھ اس کی تیزی کو کم کرکے فرمایا: ایسا ہی کیا کرو۔ میں کہتا ہوں اس کو عبد الرزاق اور بیہقی نے روایت کیا۔ (ت)

اُسی میں ہے :

عن ابن سیرین قال بعہ عصیرا ممن یتخذہ طلاء ولا یتخذہ خمرا[2] عن سوید بن غفلۃ قال کتب عمر بن الخطاب الی بعض عمالہ ان ارزق المسلمین من الطلاء ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ[3] و رواہ عبد الرزاق و ابونعیم

ابن سیرین نے کہا کہ انگور کا شیرہ اس کے ہاتھ بیچو جو اس سے طلاء بناتا ہے اس کے ہاتھ مت بیچو جو خمر بناتا ہے۔ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دیجئے جس کا دو ثلث جل کر خشک ہوجائے اور ایک تہائی رہ جائے۔ اس کو عبد الرزاق اور ابونعیم

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر اخبار التی اعتل بہا من اباح الخ نور محمد کارخانہ کراچی ۲/ ۳۲۳

[2] " " الکراہیۃ فی بیع العصیر " " " " ۲/ ۳۲۴

[3] " " ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء ۲/ ۳۲۴

فی الطب عن ابی مجانة عن عامر بن عبد اللہ
انه قال قرأت کتاب عمر بن الخطاب
الی ابی موسٰی اما بعد فانها قدمت
علیّ عیر من الشام تحمل شرابا
غلیظا اسود کطلاء الابل وانی
سألتهم علی کم یطبخونه فاخبرونی
انهم یطبخونه علی الثلثین
ذهب ثلثاہ الاخبثان ثلث
ببغیه وثلث بریحه فمر من
قبلك یشربونه[1] **قلت** ومن
هذا الطریق رواہ سعید بن
منصور فی سننه وفیه کتب
عمر الی عمار رضی اللہ تعالٰی
عنهما ثم روی النسائی
عن عبد اللہ بن یزید الخطمی
قال کتب الینا عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالٰی عنه اما بعد فاطبخوا
شرابکم حتی یذهب منه نصیب
الشیطان فان له اثنین ولکم واحد[2] **قلت**
صححه الحافظ فی الفتح ورواہ سعید
بن منصور والبیهقی وسیأتی حدیث
کتابه بطریقین اخرین

نے طب میں ابو مجانہ سے بحوالہ عامر بن عبد اللہ روایت
کیا کہ میں نے حضرت ابو عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا
مکتوب گرامی بنام ابو موسٰی اشعری پڑھا جس میں آپ
نے لکھا کہ میرے پاس شام کا ایک قافلہ آیا جس کے
پاس سیاہ رنگ کی گاڑھی شراب تھی جیسے اونٹوں کا
طلاء ہوتا ہے، میں نے ان سے سوال کیا کہ تم
اس کو کس قدر پکاتے ہو، تو انھوں نے بتایا وہ
اس کے دو تہائی کو جلا دیتے ہیں جن میں خبث ہے
ایک تہائی شر کا اور ایک تہائی بُو کا یعنی ایک تہائی
باقی رہ جاتا ہے تو تم اپنی طرف سے لوگوں کو کہہ دو
کہ اس کو پی لیا کریں۔ میں کہتا ہوں اسی طریق سے
اس کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت
کیا ہے، اس میں ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عمار
رضی اللہ تعالٰی عنہما کو لکھا پھر امام نسائی نے اس کو
عبد اللہ بن یزید خطمی سے روایت کیا انھوں نے کہا کہ
حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان کو لکھا: اما بعد،
اپنی شرابوں کو اس حد تک پکاؤ کہ ان سے شیطان کا
حصہ جل جائے اور اس کے لئے دو حصے (دو تہائی)
اور تمہارے لئے ایک حصہ ہے۔ میں کہتا ہوں اسکو
حافظ نے فتح میں صحیح قرار دیا اور اس کو سعید بن منصور
اور بیہقی نے روایت کیا۔ عنقریب حضرت عمر
رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خط دو اور طریقوں سے بھی آرہا ہے۔

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۲

[2] " " " " " " " " " " "

ثم روی النسائی عن الشعبی قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزق الناس الطلاء یقع فیہ الذباب ولا یستطیع ان یخرج منہ عن داؤد سألت سعیدا ما الشراب الذی احلہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الذی یطبخ حتی یذھب ثلثاہ ویبقی ثلثہ[1] قلت و رواہ ابن ابی شیبۃ قال حدثنا عبد الرحیم بن سلیمٰن عن داؤد بن ابی ھند قال سألت سعید بن المسیب فذکرہ، ثم روی النسائی عن سعید بن المسیب ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب ما ذھب ثلثاہ و بقی ثلثہ عن قیس بن ابی حازم عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یشرب من الطلاء ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ عن یعلی بن عطاء قال سمعت سعید بن المسیب وسألہ اعرابی عن شراب یطبخ علی النصف فقال

پھر اس کو امام نسائی نے شعبی سے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو طلاء پلاتے تھے اس میں اگر مکھی گر جائے تو نکل نہیں سکتی تھی (یعنی بہت گاڑھی ہوتی تھی)۔ داؤد نے کہا میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سی شراب کو حلال کیا تھا انھوں نے بتایا کہ جس کے دو تہائی جل کر خشک ہو جائیں اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔ میں کہتا ہوں اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں عبد الرحیم بن سلیمان نے داؤد بن ابی ہند سے بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سوال کیا پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا پھر نسائی نے سعید بن مسیب سے روایت کیا کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا شراب پیتے تھے جس کا دو تہائی خشک ہو جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ قیس بن ابی حازم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ وہ ایسا طلاء پیتے تھے جس کا دو تہائی خشک ہو جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ یعلی بن عطاء نے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے سنا جب ان سے ایک اعرابی نے ایسی شراب کے بارے میں سوال کیا جس کا نصف پکانے سے خشک ہو گیا انھوں نے جواب دیا

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۴

لاحتی یذهب ثلثاه ویبقی الثلث عن یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب قال اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا باس به عن بشیر بن المهاجر قال سألت الحسن عما یطبخ من العصیر قال تطبخه حتی یذهب الثلثان ویبقی الثلث عن انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالك رضی الله تعالی عنه یقول ان نوحا علیه الصلوٰة و السلام نازعه الشیطان فی عود الکرم فقال هذا لی وقال هذا لی فاصطلح علی ان لنوح ثلثها و للشیطان ثلثیها عن عبد الملك بن طفیل الجزری قال کتب الینا عمر بن عبد العزیز ان لاتشربوا من الطلاء حتی یذهب ثلثاه ویبقی ثلثه وکل مسکر حرام[1]

کہ یہ حلال نہیں یہاں تک کہ اس کا دو تہائی جل کر ایک تہائی باقی رہ جائے۔ یحیٰی بن سعید نے سعید بن مسیب سے روایت کی انھوں نے کہا کہ جب طلاء ایک ثلث تک پکایا جائے تو اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں۔ بشیر بن مہاجر نے کہا کہ میں نے حسن سے پکائے ہوئے شیرہ کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے کہا تو اس کو اس حد تک پکا کر اس کا دو ثلث خشک ہو جائے اور ایک ثلث باقی رہے۔ انس بن سیرین نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان نے حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کے درخت کے بارے میں جھگڑا کیا شیطان نے کہا یہ میرا ہے اور نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ میرا ہے پھر اس بات پر صلح ہوئی اس کا ایک تہائی نوح علیہ السلام کے لئے اور دو تہائی شیطان کیلئے۔ عبد الملک بن طفیل جزری نے کہا کہ ہماری طرف عمر بن عبد العزیز نے لکھا تم طلاء مت پیو یہاں تک کہ اس کا دو تہائی خشک ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ (ت)

مسند سیدنا الامام الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں ہے:

ابوحنیفه عن ابی عون[ع] عن

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعون سے انھوں نے

[ع] فی النسخة التی شرح علیها العلامة العلی القاری ابوحنیفة عن

ملّا علی قاری نے جس نسخہ پر شرح لکھی ہے اس میں ابوحنیفہ عن ابی عون محمد الثقفی الحجازی ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر مایجوز شربہ من الطلاء الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

عبداللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما قال حرمت الخمر لعینھا قلیلھا وکثیرھا والسکر من کل شراب[1] وفی بعض روایات المسند ابوحنیفۃ عن ابی عون عن عبداللہ بن شداد عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رواہ الحارثی من طریق محمد بن بشر عن الامام وفی اخری ابوحنیفۃ عن عون بن ابی جُحیفۃ عن ابن عباس

عبداللہ ابن شداد سے انھوں نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما سے روایت کی آپ نے فرمایا خمر لعینہ حرام کی گئی چاہے قلیل ہو یا کثیر، باقی ہر شراب میں سے نشہ آور مقدار حرام ہے۔ مسند کی بعض روایات میں یُوں ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ابوعون سے انھوں نے عبداللہ ابن شداد سے اور انھوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کی اس کو حارثی نے بطریق محمد بن بشر امام صاحب سے روایت کیا۔ دوسری سند میں یوں ہے امام ابوحنیفہ نے عون بن ابی جُحیفہ سے اور انھوں نے ابن عباس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ابی عون محمد الثقفی الحجازی عن عبداللہ بن شداد عن ابن عباس قال القاری الظاھر انہ محمد بن ابی بکر بن عوف الثقفی الحجازی روی عن انس بن مالک وعنہ جماعۃ اھ اقول الحدیث انما یعرف بابی عون محمد بن عبید اللہ الثقفی الکوفی وھو الصواب ولا اُدری لفظ الحجازی افادہ الشارح اووقع من بعض النساخ ۱۲ منہ۔

اس پر ملا علی قاری نے فرمایا ظاہر یہ ہے کہ وہ محمد بن ابی بکر بن عوف الثقفی الحجازی جو انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں اور ان سے جماعت نے روایت کی ہے اھ، میں کہتا ہوں یہ حدیث ابی عون محمد بن عبیداللہ الثقفی الکوفی سے معروف ہے اور یہی درست ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ حجازی کا لفظ شارح نے ذکر کیا ہے یا یہ کسی نقل کرنے سے واقع ہوا ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] مسند الامام الاعظم کتاب الاطعمۃ والاشربۃ الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۰۲

[2] شرح مسند الامام الاعظم لملا علی القاری فائدہ حرمۃ خمر وکل مسکرات مکتبہ توحید وسنۃ پشاور ص ۲۵۶

ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
قال فذكره رواه طلحة من طريق
يحيى اليماني وحماد ابن الامام
عن الامام وهكذا اورده العلاء ابن اتر
كما في الجوهر النقي قال
المرتضى والمحفوظ في مسند الامام
ما ذكرناه اولًا ابوحنيفة عن حماد
عن ابراهيم عن علقمة قال رأيت
عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى
عنه وهو ياكل طعاما ثم
دعا بنبيذ فشرب فقلت رحمك الله
تشرب النبيذ والامة تقتدى
بك فقال ابن مسعود رأيت رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم يشرب
النبيذ لولا اني رأيته
يشربه ما شربته[1] ابوحنيفة عن
حماد عن ابراهيم انه قال قول
الناس كل مسكر حرام
خطؤ من الناس انما
ارادوا ان يقولوا السكر حرام
من كل شراب[2] ابوحنيفة
عن حماد عن انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ بیشک نبی کریم
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا' پھر وہی حدیث
ذکر کی، اس کو طلحہ نے بطریق یحیٰی یمانی و حماد ابن
امام ابوحنیفہ امام صاحب سے روایت کیا۔ اسی
طرح علاء ابن اتر نے اس کو وارد کیا جیسا کہ جوہر النقی
میں ہے، مرتضٰے نے کہا مسند امام اعظم میں محفوظ
وہی ہے جسے ہم نے پہلے ذکر کیا۔ امام ابوحنیفہ نے
حماد سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے علقمہ
سے روایت کی، علقمہ نے کہا کہ میں نے عبد اللہ
ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا تناول فرماتے
ہوئے دیکھا' پھر انھوں نے نبیذ منگوائی اور لے پیا
تو میں نے کہا اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے آپ
نبیذ پیتے ہیں حالانکہ اُمت آپ کی اقتداء کرتی ہے'
ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کو نبیذ
پیتے ہوئے دیکھا اگر میں نے آپ کو نبیذ پیتے ہوئے
نہ دیکھا ہوتو میں اس کو نہ پیتا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ نے حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت
کی' ابراہیم نے کہا کہ لوگوں کا یہ قول لوگوں کی خطا ہے
کہ ہر نشہ آور حرام ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ
یوں کہیں ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔
امام ابوحنیفہ سے حماد سے انھوں نے حضرت انس

---

[1] مسند الامام الاعظم کتاب الاطعمۃ والاشربۃ الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۰۰ – ۲۰۱
[2] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتبۃ الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲/ ۱۸۹

بن مالك انه كان ينزل على ابي بكر
بن ابي موسى الاشعري بواسط
فيبعث برسول الى السوق يشتري
له النبيذ من الخوابي[1]، ابوحنيفة
عن حماد قال كنت اتقي النبيذ
فدخلت على ابراهيم وهو يطعم
فطعمت معه فناولني قدحا فيه
نبيذ فلما رأى اتقائي منه
قال حدثني علقمة عن عبد الله
بن مسعود انه كان ربما طعم
عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه له
سيرين ام ولده فشرب
وسقاني[2]۔ ابوحنيفة عن
حماد عن ابراهيم انه قال كتب
عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه الى عمار بن
ياسر رضي الله تعالى عنهما
وهو عامل له على الكوفة
اما بعد فانه انتهى الي شراب
من الشام من عصير العنب
وقد طبخ وهو عصير قبل ان يغلى
حتى ذهب ثلثاه وبقي ثلثه فذهب شيطانه
وبقي حلوه وحلاله فهو شبيه بطلاء

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ وہ
ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری کے پاس واسط میں اترے
تو انھوں نے بازار میں قاصد بھیجا تاکہ وہ ان کے لئے
خوابی سے نبیذ خریدے ۔ امام ابوحنیفہ نے حماد
سے روایت کی حماد نے کہا میں نبیذ سے پرہیز
کرتا تھا میں ابراہیم کے پاس گیا وہ کھانا کھا رہے
تھے میں نے اُن کے ساتھ کھانا کھایا مجھے انھوں نے
ایک پیالہ دیا جس میں نبیذ تھی جب انھوں نے
مجھے اس سے بچتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا مجھے
علقمہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
حدیث بیان کی کہ وہ (علقمہ) بسا اوقات ابن مسعود
کے ساتھ کھانا کھاتے، پھر انھوں نے نبیذ طلب
فرمائی جو سیرین نے ان کے لئے تیار کی تھی جو ان کی
ام ولد ہے، انھوں نے نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا۔
امام ابوحنیفہ نے حماد سے اور انھوں نے ابراہیم سے
روایت کی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف خط
لکھا جبکہ وہ کوفہ کے عامل تھے، اما بعد! میرے
پاس شام سے انگور کے رس کی شراب پہنچی جس کو
پکایا گیا ہے دراں حالیکہ وہ پکانے سے انگور کا شیرہ
تھی یہاں تک کہ اس کا دو تہائی جل گیا اور ایک
تہائی باقی رہ گیا تو اس کا شیطان چلا گیا تو اس کی
مٹھاس وحلت باقی رہ گئی، اور وہ اونٹوں کے

---

[1] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتب الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲/ ۱۹۰

الابل فمر من قبلك فيتوسعوا به شرابهم[1] قلت وروى عبد الرزاق[عہ] حدثنا معمر بن عاصم عن الشعبی قال کتب عمر بن الخطاب الی عمار بن یاسر اما بعد فانها جاء تنا اشربة من قبل الشام کانها طلاء الابل قد طبخ حتی ذهب ثلثاه الذی فیه خبث الشیطان وریح جنونه وبقی ثلثه فاصطنعه وامر من قبلك ان یصطنعوه[2] ورواه الخطیب فی تلخیص المتشابه عن الشعبی عن حبان الاسدی قال اتانا کتاب عمر فذکره بلفظ ذهب شره وبقی خیره

طلاء کے مشابہ ہے تم اپنی طرف سے حکم دے دو کہ لوگ اپنی شرابوں میں گنجائش پیدا کریں۔ میں کہتا ہوں امام عبدالرزاق نے روایت کیا کہ ہمیں معمر نے عاصم سے اور انھوں نے شعبی سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عمار بن یاسر کو خط لکھا اما بعد! بیشک ہمارے پاس شام کی طرف سے کچھ شرابیں آئی ہیں گویا کہ وہ اونٹوں کا طلاء ہیں جنھیں پکایا گیا یہاں تک کہ اس کا دو ثلث جل گیا جس میں خبث شیطان اور اس کے جنون کی بُو تھی باقی ایک تہائی رہ گیا، اس کو بناؤ اور لوگوں کو بنانے کا اپنی طرف سے حکم دو، اور اس کو تلخیص المتشابہ میں خطیب نے شعبی سے اور انھوں نے حبان اسدی سے روایت کیا حبان نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خط آیا اس میں حبان نے یہ لفظ ذکر ہے کہ اس کا شر

عہ ھکذا عزاہ لعبد الرزاق الامام البدر فی البنایۃ، والامام خاتم الحفاظ فی الجامع الکبیر ووقع فی تعلیقات مؤطا الامام محمد لبعض المعاصرین عزوہ لابن ابی شیبۃ وکانہ شبہ علیہ احد المصنفین بالآخر ۱۲ منہ۔

عہ امام بدرالدین عینی نے بنایہ میں اور امام عسقلانی نے جامع الکبیر میں اس کو عبدالرزاق کی طرف منسوب کیا جبکہ مؤطا امام محمد کی تعلیقات میں ایک معاصر (علامہ عبدالحی لکھنوی) نے اسکو ابن ابی شیبہ کی طرف منسوب کیا، ہوسکتا ہے علامہ لکھنوی کو مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ میں اشتباہ ہوگیا ہو ۱۲ منہ (ت)

---

[1] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتب الاسلامیہ سمندری فیصل آباد ۲/ ۱۹۱

[2] المصنف لعبد الرزاق کتاب الاشربۃ حدیث ۱۷۱۲۰ المجلس العلمی ۹/ ۲۵۵

فاشربوه[1]، ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال فی الرجل یشرب النبیذ حتی یسکر قال القدح الاخیر الذی سکر منه هو الحرام[2]

زائل ہوگیا اور خیر باقی رہا لہذا تم اس کو پیو۔ امام ابوحنیفہ نے حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا انھوں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو نبیذ پیتا یہاں تک کہ اسے نشہ آجاتا فرمایا آخری پیالہ جس سے نشہ ہوا وہ حرام ہے۔ (ت)

عقود الجواہر میں ہے:

فی مصنف ابن ابی شیبة حدثنا علی بن مسھر عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس رضی اللہ تعالٰی عنه ان اباعبیدة ومعاذ بن جبل واباطلحة رضی اللہ تعالٰی عنھم کانوا یشربون من الطلاء ماذھب ثلثاہ وبقی ثلثه[3] قلت ورواہ ایضا ابومسلم الکجی وسعید بن منصور فی سننه کما فی العمدة قال ابوبکر حدثنا وکیع عن الاعمش عن میمون (ھو ابن مھران) عن ام الدرداء قالت کنت اطبخ لابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنه الطلاء ماذھب ثلثاہ وبقی ثلثه[4] حدثنا ابن فضیل عن

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے ہمیں علی بن مسہر نے سعید بن ابی عروبہ سے انھوں نے قتادہ سے اور انھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث بیان کی حضرت انس نے فرمایا کہ ابوعبیدہ، معاذ بن جبل اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالٰی عنہم ایسا طلاء پیتے جس کا دوثلث جل کر ایک ثلث باقی رہ جاتا۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو ابومسلم الکجی اور سعید بن منصور نے بھی اپنی سنن میں روایت کیا جیسا کہ عمدہ میں ہے۔ ابوبکر نے کہا ہمیں وکیع نے اعمش سے انھوں نے میمون سے جو کہ ابن مہران ہیں اور انھوں نے ام درداء سے حدیث بیان کی، ام درداء نے کہا کہ میں ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے طلاء پکاتی جس کا دو تہائی جل کر ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ ہمیں ابن فضیل نے

---

[1] تلخیص المتشابہ حدیث ۱۰۵۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۵۱۵

[2] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتبۃ الاسلامیہ سمندری ۲/ ۱۹۲

[3] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربۃ حدیث ۴۰۳۹ ادارۃ القرآن ۸/ ۱۷۰

[4] " " " " " ۴۰۴۱ " " ۸/ ۱۷۱

عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمٰن قال کان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزقنا الطلاء فقلت لہ ماھیأتہ قال ابو اسود یاخذہ احدنا باصبعہ[1]
حدثنا وکیع عن سعید بن اوس عن انس بن سیرین قال کان انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سقیم البطن فامرنی ان اطبخ لہ طلاء حتی ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ فکان یشرب منہ الشربۃ علی اثر الطعام[2]
حدثنا ابن نمیر ثنا اسمٰعیل عن مغیرۃ عن شریح ان خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب الطلاء بالشام[3]

عطاء بن سائب سے انھوں نے عبد الرحمٰن سے حدیث بیان کی کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں طلاء پلاتے، میں نے کہا اس کی ہیئت کیا ہوتی؟ ابو اسود نے کہا کہ ہم میں سے کوئی ایک اس کو اپنی انگلی کے ساتھ لے سکتا تھا (یعنی وہ بہت گاڑھا ہوتا تھا)۔ ہمیں وکیع نے سعید بن اوس سے انھوں نے انس بن سیرین سے حدیث بیان کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو مجھے حکم دیا کہ میں ان کیلئے طلاء پکاؤں یہاں تک کہ وہ دو تہائی جل کر ایک تہائی باقی رہ جاتا تو آپ اس میں سے کچھ کھانے کے بعد نوش فرماتے۔ ہمیں ابن نمیر نے حدیث بیان کی کہ ہمیں اسمٰعیل نے مغیرہ سے انھوں نے شریح سے حدیث بیان کی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام میں طلاء پیا کرتے تھے۔ (ت)

سنن دارقطنی میں ہے:

حدثنا محمد بن احمد بن ھارون نا احمد بن عمر بن بشر نا جدی ابراھیم بن قرۃ نا القاسم بن بہرام ثنا عمرو بن دینار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال مر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی

ہمیں محمد بن احمد بن ہارون نے اپنی سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ میں ایک قوم پر گزرے انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! ہمارے پاس بنائی ہوئی ایک

---

[1] المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الاشربۃ حدیث ۲۴۰۶۱ ادارۃ القرآن کراچی ۸/۱۷۶
[2] ″ ″ ″ ″ ″ ۲۴۰۴۶ ″ ″ ″ ۸/۱۷۲
[3] ″ ″ ″ ″ ″ ۲۴۰۵۸ ″ ″ ″ ۸/۱۷۵

قوم بالمدينة قالوا يارسول الله ان عندنا شرابا لنا افلا نسقيك منه قال بلى فاتى بعقب اوقدح غليظ فيه نبيذ فلما اخذه النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم وقربه الى فيه قطب قال فدعا الذي جاء به فقال خذه فاهرقه فلما ان ذهب به قالوا يارسول الله هذا شرابنا ان كان حراما لم نشربه فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبه عليه ثم شرب وسقى وقال اذا كان هكذا فاصنعوا به هكذا[1]

شراب ہے کیا اس میں سے ہم آپ کو نہ پلائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کیوں نہیں۔ آپ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں تیز نبیذ تھی، جب آپ نے اس کو پکڑا اور منہ کے قریب کیا تو تیوری چڑھائی اور اس شخص کو بلایا جو لایا تھا، اور فرمایا اس کو لے جاؤ اور انڈیل دو۔ جب وہ شخص اس نبیذ کو لے کر چلا گیا لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم! یہ ہماری شراب اگر حرام ہے تو ہم اس کو نہ پئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کو دوبارہ طلب فرمایا اسے پکڑا پھر پانی منگوا کر اس میں ڈالا پھر پیا اور پلایا اور فرمایا جب نبیذ ایسی ہو تو اسکے ساتھ اس طرح کیا کرو۔ (ت)

اُسی میں ہے:

عن وكيع عن شريك عن فراس عن الشعبي ان رجلا شرب من اداوة علي بصفين فسكر فضربه الحد[2]

وکیع سے شریک سے فراس سے شعبی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے صفین میں حضرت علی مرتضٰے رضی اللہ تعالٰی عنہ کے برتن سے شراب پی تو اسے نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد لگائی۔ (ت)

مصنّف ابن ابی شیبہ میں ہے:

حدثنا عبدالرحيم بن سليمٰن عن مجالد عن الشعبي عن علي نحوه وقال فضربه ثمانين[3]

ہمیں عبدالرحیم بن سلیمان نے مجالد سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے علی سے ایسے ہی حدیث بیان کی اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اسّی کوڑے لگائے۔ (ت)

---

[1] نصب الرایۃ بحوالہ الدارقطنی کتاب الاشربۃ احادیث فی الباب الخ المکتبۃ الاسلامیہ ۴/ ۳۰۹

[2] سنن الدارقطنی کتاب الاشربۃ حدیث ۸۰ دار المحاسن للطباعۃ القاہرہ الجزء الرابع ص ۲۶۱

[3] المصنف ابن ابی شیبہ کتاب الحدود النبیذ من رای فیہ حدًا حدیث ۸۴۵۵ ادارۃ القرآن کراچی ۹/ ۵۴۵

کامل ابن عدی میں ہے:

حدثنا ابو العلاء الکوفی بمصر ثنا محمد
بن الصباح الدولابی نا نصر بن المجدر
قال کنت شاهدا حین ادخل
شریك ومعه ابو امیة الذی
رفع الی المهدی ان شریکا
حدثه عن الاعمش عن سالم
عن ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه
عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم قال استقیموا لقریش ما استقاموا
لکم فاذا زاغوا عن الحق فضعوا
سیوفکم علی عواتقکم فقال
المهدی لشریك حدثت بهذا قال
لا قال بو امیة علی المشی الی
بیت الله تعالیٰ وکل مالی فی
المساکین صدقة ان لم یکن
حدثنی فقال شریك علی مثل الذی
علیه ان کنت حدثته قال فکان
المهدی رضی فقال ابو امیة یا امیر المؤمنین
عندك ادهی العرب انما
یعنی علیه مثل الذی علیه
من الثیاب قل له فلیحلف
مثل الذی حلفت فقال
صدقت احلف کما حلف
فقال شریك قد حدثته

ہمیں ابو العلاء کوفی نے مصر میں حدیث بیان کی انھوں نے
کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صباح دولابی نے
انھوں نے کہا کہ ہمیں نصر بن مجدر نے خبر دی کہ میں اس
وقت حاضر تھا جب شریک کو داخل کیا گیا اس کے
ساتھ ابو امیہ تھا جس نے مہدی کے پاس مقدمہ دائر
کیا تھا کہ شریک نے اسے اعمش سے انھوں نے
سالم سے انھوں نے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ
تمہارے لئے سیدھے رہیں جب وہ حق سے ٹیڑھے
ہو جائیں تو تم اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھ لو۔
مہدی نے شریک سے کہا تو نے یہ حدیث بیان کی؟
اس نے کہا کہ نہیں، ابو امیہ نے کہا مجھ پر بیت اللہ
شریف کی طرف جانا لازم ہے اور میرا سارا مال
مسکینوں پر صدقہ ہے اگر اس نے مجھے یہ حدیث
بیان نہ کی ہو۔ شریک نے کہا کہ مجھ پر اسی کی مثل ہے
جو اس پر ہے اگر میں نے اس کو یہ حدیث بیان
کی ہو۔ راوی نے کہا گویا کہ مہدی شریک کی بات
پر راضی ہو گیا۔ ابو امیہ نے کہا اے امیر المؤمنین!
آپ کے پاس عرب کا سب سے بڑا چالاک شخص
موجود ہے اس نے جو کہا ہے کہ مجھ پر اس کی
مثل ہے جو اس پر ہے اس قول سے اس کی مراد
کپڑے ہیں آپ اسے حکم دیں کہ وہ میری طرح قسم
کھائے۔ مہدی نے کہا تو نے سچ کہا۔ اور مہدی

فقال ویل علی شارب الخمر یعنی الاعمش وکان یشرب المصنف لو علمت موضع قبرہ لاحرقتہ قال شریك لم یکن یھودیا کان رجلا صالحا[1] الخ۔

نے شریک کو کہا تم قسم کھاؤ جیسا کہ ابو امیہ نے قسم کھائی تو شریک نے یہ کہا کہ میں نے یہ حدیث بیان کی ہے، تو اس نے کہا شراب پینے والے یعنی اعمش پر ہلاکت ہو اور وہ ایسی شراب پیتا تھا جس کا نصف جل کر خشک ہوجاتا اگر مجھے اس کی قبر کی جگہ معلوم ہوتی تو میں اس کو جلادیتا۔ شریک نے کہا وُہ یہودی نہیں تھا وہ ایک نیک مرد تھا الخ۔ (ت)

صحیح بخاری شریف میں ہے:

رأی عمر وابو عبیدۃ ومعاذ بن جبل شرب الطلاء علی الثلث وشرب البراء وابو جحیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما علی النصف[2] اھ۔

حضرت عمر، ابو عبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہم ایسی طلاء کو حلال سمجھتے جس کا دو تہائی جل کر ایک تہائی رہ جائے جبکہ حضرت براء اور ابو جحیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہما وہ طلا پیتے جس کا نصف جل کر خشک ہوگیا الخ

تقدمت اسانید الثلثۃ الاول ووصل الاخیرین ابن ابی شیبۃ کما فی العمدۃ۔

پہلی تینوں حدیثوں کی سندیں گزرچکیں اور آخری دونوں کو ابن ابی شیبہ نے موصول فرمایا جیسا کہ عمدہ میں ہے۔

اضافۃ افاضۃ، نزیدك عدۃ أبحاث تفیدك بعون اللہ تعالٰی:

اضافہ افاضہ: ہم تیرے لئے چند بحثوں کا اضافہ کرتے ہیں جو اللہ تعالٰی کی توفیق سے تجھے فائدہ دیں گی:

الاول تقدم تسعۃ احادیث من المرفوع وروی العقیلی من طریق عبد الرحمٰن بن بشر الغطفانی عن ابی اسحٰق عن الحارث عن علی کرم اللہ وجھہ

پہلی بحث: نو مرفوع حدیثیں گزرچکی ہیں، اور عقیلی نے بطریق عبد الرحمٰن بن بشر غطفانی ابو اسحٰق سے انھوں نے حارث سے انھوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ میں نے

---

[1] الکامل فی ضعفاء الرجال ابن عدی شریک بن عبداللہ بن الحارث بن شریک بن عبداللہ نخعی الخ دارالفکر للطباعۃ النشر ۴/ ۱۳۳۶

[2] صحیح البخاری کتاب الاشربۃ باب الباذق ومن نہی عن کل مسکر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۳۸

قال سألت رسول الله صلی الله تعالٰی علیه
وسلم عن الاشربة عام حجة الوداع
فقال حرم الله الخمر بعینها والسکر
من کل شراب[1] واخرجه مطولا من
طریق محمد بن الفرات الکوفی عن
ابی اسحٰق السبیعی وفیه انه صلی الله
تعالٰی علیه وسلم اتی بقعب نبیذ
فذاقه فقطب ورده فقام الیه رجل
من اٰل حاطب فقال یارسول الله
ھذا شراب اھل مکة قال فصب
علیه الماء حتی رغا ثم شرب
فقال حرمت الخمر بعینها والسکر من
کل شرب[2] (فتلك عشرة کاملة) و
قد اخرج ھذا الکلام من دون القصة
اعنی حرمت الخمر بعینها الخ ابو القاسم
الطبرانی فی معجمه الکبیر عن
سعید بن المسیب عن ابن عباس
عن النبی صلی الله تعالٰی علیه
وسلم وتقدم بوجهین مرسل و
متصل من مسند الامام عن ابن
شداد عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه
وسلم کانت اثنی عشر حدیثا

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حجۃ الوداع والے
سال شرابوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا
اللہ تعالٰی نے خمر کو بعینہٖ حرام فرمایا اور ہر شراب سے نشہ کو
حرام فرمایا، اور عقیلی نے طوالت کے ساتھ بطریق محمد
بن فرات کوفی ابو اسحٰق سبیعی سے اس کی تخریج کی۔
اس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی
خدمت میں نبیذ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا آپ نے اسے
چکھا تیوری چڑھائی اور اسے لوٹا دیا۔ آپ کی خدمت
میں آل حاطب سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ مکہ والوں کی شراب
ہے۔ راوی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم
نے اس پر پانی انڈیلا یہاں تک کہ اس میں جھاگ
آگئی پھر اسے پی لیا اور فرمایا خمر بعینہٖ حرام ہے اور
ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ یہ دس حدیثیں مکمل ہوگئیں۔
اس کلام کی قصہ مذکورہ "یعنی شراب بعینہٖ حرام ہے الخ"
کے بغیر تخریج کی ابو القاسم طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں سعید
بن مسیب سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی
عنہما سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
سے، اور مسند امام اعظم کے حوالے سے دو وجہیں
یعنی "مرسل و متصل" ابن شداد اور ابن عباس سے
گزر چکیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
سے روایت فرمائی، تو اس طرح یہ بارہ حدیثیں ہوگئیں،

---

[1] الضعفاء الکبیر ترجمہ عبد الرحمٰن بن بشر ۹۱۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۳۲۴

[2] " " ترجمہ محمد بن فرات الکوفی ۱۶۸۱ " " " " ۴/ ۱۲۲-۱۲۳

منها الصحیح و منها الحسن وجل بقیتها لیس فیها ما یسقطها عن درجة الاعتبار وحیز الانجبار والحسن ولو لغیرہ کاف للاحتجاج فکیف وقد وجد لذاته و نشیر الی بعض تفاصیل ما ھنا

حدیث ابن عمر اعله النسائی بعبد الملک بن نافع قال لیس بالمشہور ولا یحتج بحدیثه[1] **اقول** فلم یقل لا یکتب وقال فی التقریب[2] مجہول وکذا قاله ابو حاتم والبیھقی، قال الامام البدر بعد نقل کلامھما **قلت** ذکرہ ابن حبان فی الثقات من التابعین[3] اھ **اقول** قد روی ھذا الحدیث عنه العوام عند النسائی، واللیث عند الطحاوی وابو اسحٰق الشیبانی عندھما، وقرة العجلی عند الطحاوی، وابن ابی شیبة فارتفعت جہالة العین ولم یذکر بجرح قط

ان میں سے بعض صحیح اور بعض حسن ہیں، اور باقی متعدد وہ ہیں جن میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی جو ان کو درجۂ اعتبار سے ساقط کردے۔ اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو استدلال کے لئے کافی ہوتی ہے، تو پھر کیا حال ہوگا جبکہ حسن لذاتہ پائی جائے! ہم ہم اس کی کچھ تفصیلات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

حدیث ابن عمر کی امام نسائی نے عبد الملک بن نافع کے سبب سے تعلیل فرمائی اور کہا کہ وہ مشہور نہیں اور اسکی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی **اقول** (میں کہتا ہوں کہ) امام نسائی نے یوں نہیں کہا کہ اس کی حدیث لکھی نہیں جاتی، تقریب میں ہے کہ وہ مجہول ہے، ابوحاتم اور بیہقی نے یوں ہی کہا۔ امام بدر نے ان دونوں کا کلام نقل کرنے کے بعد کہا **قلت** (میں کہتا ہوں کہ) ابن حبان نے اس کو ثقہ تابعین میں ذکر کیا ہے اھ **اقول** (میں کہتا ہوں) یہ حدیث اس سے عوام نے روایت کی نزدیک امام نسائی کے، اور لیث نے روایت کی امام طحاوی کے نزدیک، اور ابو اسحٰق شیبانی نے روایت کی ان دونوں کے نزدیک، اور قرۃ العجلی نے روایت کی امام طحاوی اور ابن ابی شیبہ کے نزدیک، تو اس طرح جہالت عین مرتفع ہوگئی اور جرح بالکل ذکر نہ کی گئی، روایت

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربة ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۲

[2] تقریب التہذیب حرف العین ترجمہ عبد الملک بن نافع ۴۲۳۸ دار الکتب العلمیة بیروت ۱/ ۶۲۱

[3] البنایة فی شرح الہدایة کتاب الاشربة المکتبة الامدادیة مکة المکرمة ۴/ ۳۴۴

البتة فغايته ان كان مستورا
لاسيما وهو من القرون المشهود
لها بالخير التابعين والمستور مقبول عندنا
والجمهور كما بيناه في "الهاد الكاف في
حكم الضعاف" فالحديث لا ينزل
ان شاء الله عن درجة الحسن.
حديث ابي مسعود اعله بيحيى بن
يمان قال لا يحتج بحديثه لسوء
حفظه وكثرة خطائه[1] **اقول** يحيى
من رجال مسلم والاربعة، قال
الحافظ صدوق عابد
يخطئ كثيرا وقد تغير[2] اه
وقد تابعه اليسع بن اسمعيل
عن زيد بن الحباب
عن سفين قال ابن الجوزي
واليسع ضعيف[3] **قلت** قال في
الميزان ضعفه الدارقطني[4] اه
وهو كما ترى جرح مجرد **حديث**
ابن عباس من طريق القاسم بن
بهرام، قال ابن الجوزي تفرد به

اس کی یہ ہے کہ وہ مستور ہے خصوصاً وہ اُن زمانوں
میں ہے جن کے لئے خیر کی شہادت دی گئی یعنی تابعین
سے، اور مستور ہمارے نزدیک اور جمہور کے نزدیک
مقبول ہے، جیسا کہ ہم نے اس کو "الهاد الکاف
فی حکم الضعاف" میں بیان کیا۔ چنانچہ
ان شاء اللہ العزیز یہ حدیث درجۂ حسن سے نہیں
گرے گی۔ امام نسائی نے یحیٰی بن یمان کے سبب سے
حدیث ابی مسعود کی تعلیل کرتے ہوئے کہا کہ
حافظہ کی کمزوری اور کثرتِ خطاء کی وجہ سے یحیٰی کی
حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی، **اقول** (میں
کہتا ہوں) یحیٰی بن یمان امام مسلم اور اصحاب سُنن
اربعہ کے رجال میں سے ہے، حافظ نے کہا کہ وہ
صدوق عابد ہے خطا زیادہ کرتا ہے اور وہ متغیر ہوا الخ
اس کی متابعت کی یسع بن اسمٰعیل نے زید بن حباب
کے حوالے سے جس نے سفیان سے نقل کیا، ابن جوزی
نے کہا کہ یسع ضعیف ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں)
میزان میں کہا کہ دارقطنی نے اس کو ضعیف قرار دیا الخ
اور وہ جیسا کہ تُو دیکھتا ہے کہ جرح مجرد ہے، **حدیث**
ابن عباس بطریق قاسم بن بہرام ہے، ابن جوزی
نے کہا کہ وہ اس میں متفرد ہے، ابن حبان نے

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۳
[2] تقریب التہذیب حرف الیاء ترجمہ ۷۷۰۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۳۱۹
[3] العلل المتناہیۃ کتاب الاشربۃ تحت حدیث ۱۱۲۲ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۲/۱۸۰
[4] میزان الاعتدال ترجمہ الیسع بن اسمٰعیل ۹۷۸۲ دار المعرفۃ بیروت ۴/۴۴۵

قال ابن حبان لایجوز الاحتجاج بہ بحال[1] اھ
قلت فانما منع الاحتجاج وھذا اوھاھن
فیما اعلم حدیث الحارث عن
علی اعلہ فجرحہ بعبد الرحمٰن
بن بشر قال مجہول فی الروایۃ و
النسب وحدیثہ غیر محفوظ و
انما یروی ھذا عن ابن عباس
من قولہ[2] اھ وقال الذہبی
لایعرف والخبر منکر[3] اما
الطریق المطول فاوھن واوھی
فیہ ابن الفرات کذبہ احمد وابوبکر
بن ابی شیبۃ وقال خ منکر الحدیث[4] ثم مدارہ
علی الحارث وفیہ مالایجہل حدیث
ابن عباس المذکور اٰخرا **اقول** لعل
المحفوظ موقوف ھکذا رواہ الحفاظ
عن ابن عباس قولہ کما ستسمع
ان شاء اللہ تعالٰی نعم ان
ثبت الرفع بطریق جید فلک
ان تقول زیادۃ ثقۃ فتقبل و
یعضدہ مرسل عبد اللہ بن شداد السابق

کہا کہ کسی حال میں اس سے استدلال جائز نہیں اھ
قلت (میں کہتا ہوں) اس سے استدلال کو منع کیا گیا
اور میرے علم کے مطابق یہ کمزور علت ہے، وہ حدیث جو
حارث نے علی سے لی اس کی تعلیل کی گئی اور اس
پر جرح کی گئی، عبد الرحمٰن بن بشر کے سبب سے کہا کہ وہ
روایت ونسب میں مجہول ہے اور اس کی حدیث
غیر محفوظ ہے، اور یہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما
سے ان کا قول روایت کرتا ہے الخ اور کہا کہ یہ معروف
نہیں اور حدیث منکر ہے الخ رہا طریق طویل وہ انتہائی
کمزور اور ضعیف ہے اس میں ابن فرات ہے جس کو
امام احمد اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے جھوٹا کہا۔ خ نے
کہا کہ منکر الحدیث ہے، پھر اس کا مدار حارث پر ہے
اور اس میں وہ ہے جو مجہول نہیں۔ ابن عباس کی
دوسری مذکور حدیث، **اقول** (میں کہتا ہوں)
شاید محفوظ موقوف ہے، یونہی حفاظ نے ابن عباس
رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ان کا قول روایت کیا جیسا کہ
عنقریب ان شاء اللہ تو سنے گا، ہاں اگر اس کا
مرفوع ہونا بطریق جید ثابت ہوجائے تو یہ کہہ کہ ثقہ
راوی نے زیادات کی ہے لہٰذا مقبول ہے اور اس کی تائید
عبد اللہ بن شداد کی مرسل حدیث کرتی ہے۔

---

[1] العلل المتناہیہ کتاب الاشربہ تحت حدیث ۱۱۲۳ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۲/۱۸۶
[2] نصب الرایہ " تحت الحدیث التاسع المکتبۃ الاسلامیہ ۴/۳۰۶
[3] میزان الاعتدال ترجمہ عبد الرحمٰن بن بشر الغطفانی ۴۸۲۱ دار المعرفۃ بیروت ۲/۵۵۰
[4] تہذیب التہذیب ترجمہ محمد بن الفرات ۶۴۰ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن ۹/۳۹۷

حدیث زید الشھید لم اقف علی اول سندہ فاللہ تعالیٰ اعلم اما زید عن آبائہ الکرام فمن اصح الاسانید **حدیث** ابی ھریرۃ **اقول** فیہ مسلم بن خالد شیخ الامام الشافعی وثقہ ابن حبان وابن معین وقال مرۃ ضعیف وقال ابن عدی حسن الحدیث وقال خ منکر الحدیث[1] وجملۃ القول فیہ، کما فی التقریب فقیہ صدوق کثیر الاوھام[2]، **قلت** والعامۃ کالبخاری وابن المدینی و ابی حاتم وابی داؤد والساجی علیٰ تضعیفہ ومع ذالك فلیس ممن یسقط **حدیث** ابی موسیٰ **اقول** فیہ شریك ولا علیك من شریك الرجل من رجال مسلم والاربعۃ والبخاری فی التعالیق وقد وثقہ یحییٰ بن معین قال النسائی لیس بہ بأس، وقال الذھبی فی تذکرۃ الحفاظ کان شریك حسن الحدیث اماما فقیھا ومحدثا مکثرا لیس فی الاتقان کحماد

حدیث زید شہید کی سند کے اول پر میں واقف نہیں ہوا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے لیکن زید کی روایت اس کے آبار کرام سے صحیح ترین سندوں میں سے ہے۔ **حدیث** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اقول** (میں کہتا ہوں) اس میں مسلم بن خالد ہے جو امام شافعی علیہ الرحمہ کا شیخ ہے، ابن حبان اور ابن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا اور ایک مرتبہ کہا کہ ضعیف ہے۔ ابن عدی نے کہا حسن الحدیث ہے، خ نے کہا منکر الحدیث ہے، ان کے بارے میں تمام قول ہیں جیساکہ تقریب میں ہے کہ وہ فقیہ، صدوق اور زیادہ وہم والا ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) عام محدثین کرام جیسے بخاری، ابن المدینی، ابوحاتم، ابوداؤد اور ساجی اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں، اس کے باوجود وہ ساقط الاعتبار نہیں ہے۔ **حدیث** ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اقول** (میں کہتا ہوں) اس میں شریک ہے وہ امام مسلم، اصحاب اربعہ اور تعالیق میں امام بخاری کے رجال میں سے ہے۔ یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا۔ نسائی نے کہا اس میں کوئی خرابی نہیں۔ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں کہا کہ شریک حسن الحدیث، امام، فقیہ، محدث اور مالدار شخص تھا مگر اتقان میں حماد

---

[1] میزان الاعتدال ترجمہ مسلم بن خالد ۸۴۸۵ دار المعرفۃ بیروت ۴/۱۰۲
تہذیب التہذیب 〃 〃 〃 ۲۲۸ 〃 ۱۰/۱۲۹
[2] تقریب التہذیب حرف المیم ترجمہ مسلم بن خالد ۶۶۴۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۱۸۰

بن زید[1] الخ وفی تهذیب التهذیب
قال العجلی کوفی ثقة وکان حسن الحدیث
قال عبدالرحمٰن وسألت ابی عن شریك
وابی الاحوص ایهما احب الیك قال
شریك وقد کان له اغالیط وقال ابن
عدی الغالب علی حدیثه
الصحة، وقال ابن سعد کان ثقة
مامونا کثیر الحدیث وکان یغلط،
وقال ابوداؤد ثقة یخطی عن الاعمش
وقال ابراهیم الحربی کان
ثقة وقال معٰویة بن صالح سألت
احمد بن حنبل عنه فقال کان عاقلا
صدوقا محدثا شدیدا علی
اهل الریب والبدع[2] الخ لاسیما
روایته ههنا عن ابی اسحٰق و
قد قال الامام احمد بن حنبل
شریك فی ابی اسحٰق اثبت من
زهیر واسرائیل وزکریا قال وسمع
منه قدیما[3] وقال یحیٰی بن معین
شریك فی ابی اسحٰق احب الینا من اسرائیل[4] و
لامعجز فی السند سوی هذا غیر ان الفضیل

بن زید کی مثل نہیں تھا الخ۔ اور تہذیب التہذیب
میں ہے عجلی کوفی نے کہا کہ شریک ثقہ اور حسن الحدیث
ہے۔ عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا
کہ شریک اور ابوالاحوص میں سے آپ کو زیادہ پسند
کون ہے تو انھوں نے کہا شریک، حالانکہ اسکی
کئی غلطیاں بھی ہیں۔ ابن عدی نے کہا اس کی حدیث
پر غالب صحت ہے۔ ابن سعد نے کہا کہ وہ ثقہ،
مامون اور کثیر الحدیث ہے حالانکہ وہ غلطی کرتا ہے۔
ابوداؤد نے کہا کہ وہ ثقہ ہے اور اعمش سے روایت
میں خطا کرتا ہے۔ ابراہیم حربی نے کہا ثقہ ہے۔
معاویہ بن صالح نے کہا میں نے امام احمد بن حنبل
علیہ الرحمہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو
انھوں نے فرمایا کہ وہ عاقل، صدوق، محدث
اور شک و بدعت والوں پر سخت ہے الخ خصوصاً
یہاں پر اس کی ابواسحاق سے روایت۔ اور
امام احمد بن حنبل نے فرمایا شریک ابواسحٰق کے بارے میں
اثبت ہے بنسبت زہیر، اسرائیل اور زکریا کے، حالانکہ
اس سے بہت پہلے سنا ہے یحیٰی بن معین نے
کہا کہ شریک ابواسحٰق کے بارے میں میرے نزدیک اسرائیل سے
زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس کو سوائے اس کے
سند میں کوئی عاجز کرنے والا نہیں مگر فضیل

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ترجمہ شریک بن عبداللہ ۲۳ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۱/۲۱۴
[2] تہذیب التہذیب ترجمہ شریک بن عبداللہ الکوفی ۵۷۷ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۴/۳۳۵تا۳۳۷
[3] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۴/۳۳۴
[4] میزان الاعتدال 〃 〃 〃 〃 ۳۶۹۷ دار المعرفۃ بیروت ۲/۲۷۱

بن مرزوق يرويه عن ابي اسحٰق
وفيه قال النبي صلى الله تعالٰى عليه
وسلم اشربوا ولا تشربوا مسكرا تابعه
عبد الله بن رجاء عن اسرائيل عن
ابي اسحٰق اوعن شريك عنه على
اختلاف النسخ رواهما الطحاوي[1] و
اخرجه البخاري في المغازي من
طريق سعيد بن ابي بردة عن ابيه عن
ابي موسٰى وفيه قال صلى الله تعالٰى عليه
وسلم كل مسكر حرام[2] واحضره
النسائي واخرج كذلك من
طريق طلحة الايامي واخرى
من جهة الشيباني كليهما عن
ابي بردة واخرج من طريق
اسرائيل عن ابي اسحٰق عن
ابي بردة وفيه قال صلى الله
تعالٰى عليه وسلم اشرب
ولا تشرب مسكرا[3] ومن طريق
ابي بكر بن ابي موسٰى عن ابيه
وفيه قال رسول الله صلى الله تعالٰى
عليه وسلم لا تشرب مسكرا فاني

بن مرزوق نے اس کو ابواسحٰق سے روایت کیا اور
اس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ پیو
اور نشہ کی حد تک مت پیو۔ اس کی متابعت کی عبداللہ
بن رجاء نے انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے
ابواسحٰق سے روایت کی یا شریک نے ابواسحاق سے
روایت کی بعض نسخوں میں اختلاف ہے۔ ان دونوں
کو ان دونوں کو امام طحاوی نے روایت کیا۔ امام
بخاری نے مغازی میں بطریق سعید بن ابوبُردہ تخریج
کی، سعید نے ابوبُردہ سے اور انھوں نے ابوموسٰی
اشعری سے روایت کی اور اس میں یوں ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور
حرام ہے۔ امام نسائی نے اس کو ذکر کیا اور اسی
طرح بطریق طلحہ ایامی اور ایک دوسری روایت کی
بطریق شیبانی تخریج کی، دونوں ہی ابوبردہ سے
مروی ہیں، اور بطریق اسرائیل تخریج کی اسرائیل نے
ابواسحاق سے، اور اس نے ابوبردہ سے روایت
کی، اس میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی
علیہ وسلم نے فرمایا کہ پی اور نشے کی حد تک مت پی،
اور بطریق ابوبکر بن ابوموسٰی بحوالہ ابوموسٰی تخریج کی،
اس میں یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے
فرمایا نشہ کی حد تک مت پی اس لئے کہ میں نے

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۶۰
[2] صحیح البخاری کتاب المغازی باب بعث ابی موسٰی ومعاذ الی الیمن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۶۲۲
[3] سنن النسائی کتاب الاشربۃ تحریم کل شراب اسکر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۲۵

حرمت کل مسکر[1] وقد سلمت ان لاتنافی بین ھٰذہ وبین روایۃ اشربوا ولاتسکروا فان المسکر ھوالمسکر بالفعل کما ان القاتل ھو القاتل بالفعل لامن یقدر علیہ ویصح منہ فاذن تتوافق الآثار ولاتتضاد کما سمعت من کلام الامام الطحاوی

حدیث القیسی **اقول** ھٰذا حدیث حسن رجالہ کلھم ثقات۔ قال فی المیزان اما محمد بن خزیمۃ شیخ الطحاوی فمشھور ثقۃ[2] اھ ونص فی التقریب فی بقیۃ الرجال انھم ثقات غیران قال فی عثمان المؤذن من رجال البخاری ثقۃ تغیر فصار تلقن[3] اھ وقد نص المحقق علی الاطلاق فی باب الشھید من الفتح ان الآخذ من المختلط اذا لم یعلم متی اخذ منہ لم ینزل الحدیث عن الحسن[4]

حدیث قیس بن حبتر عن ابن عباس **اقول** حدیث حسن صحیح

ہر نشہ آور کو حرام کر دیا ہے۔ تحقیق تجھے معلوم ہوگیا کہ اس روایت میں اور دوسری روایت میں جس میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیو اور نشہ میں مت آؤ کوئی منافات نہیں، اس لئے کہ نشہ آور وہی ہے جو بالفعل نشہ آور ہو، جیسا کہ قاتل وہی ہے جو بالفعل قاتل ہو نہ کہ وہ جو قتل پر قادر ہو۔ تو اس طرح آثار میں باہم موافقت ہوگئی اور کوئی تضاد نہ رہا، جیسا کہ امام طحاوی کے کلام سے تُو نے سُنا۔ **حدیث قیسی**

اقول (میں کہتا ہوں) یہ حدیث حسن ہے، اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔ میزان میں کہا کہ محمد بن خزیمہ جو امام طحاوی کا شیخ ہے وہ مشہور اور ثقہ ہے الخ۔ تقریب میں باقی رجال کے بارے میں تصریح کی گئی کہ وہ ثقہ ہیں مگر عثمان المؤذن کے بارے میں کہا کہ وہ امام بخاری کے رجال میں ہے ثقہ ہے متغیر ہوگیا تھا اسے تلقین کی جاتی تھی الخ۔ محقق علی الاطلاق نے فتح کے باب الشہید میں تصریح کی کہ مختلط سے حدیث لینے والا اگر یہ نہ جانے کہ کب اس سے حدیث لی تو وہ حدیث حسن کے درجہ سے نہیں گرتی۔ **حدیث قیس** بن حبتر بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما،

اقول (میں کہتا ہوں) حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ تفسیر البتع والمزر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۲۵

[2] میزان الاعتدال ترجمہ محمد بن خزیمہ ۷۳۸۶ دار المعرفۃ بیروت ۳/ ۵۳۷

[3] تقریب التہذیب ترجمہ عثمان بن الہیثم ۴۵۴۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۶۶۶

[4] فتح القدیر

لامغمز فیه اصلا رجاله كلهم ثقات اجلاء ـ حدیث ابن مسعود من اصح الاحادیث واجلها مروی بسلسلة الذهب كما ترى ولله الحمد ـ

اس میں کوئی عیب نہیں اس کے تمام رجال بلند مرتبہ ثقہ ہیں۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ صحیح ترین اور عظیم ترین احادیث میں سے ہے جو بطور سلسلۃ الذہب مروی ہے جیسا کہ تُو دیکھتا ہے اور اللہ تعالٰی ہی کے لئے حمد ہے۔

الثانی الآثار فی الباب عن امیر المؤمنین قد تواترت ولم تقدر الخصوم علی ردها فعدلوا الی التاویل وادعاء الرجوع اما التاویل فاسند النسائی عن ابن المبارك ما تقدم من قوله من قبل ان یشتد واسند عن عتبة بن فرقد قال كان النبیذ الذی یشربه عمر بن الخطاب قد خُلِّل[1] **اقول** من نظر الآثار التی اتت عن امیر المومنین كالشمس تیقن ان لا مساغ لهذین التاویلین فیها اصلا وان لم تكن فیها جلائل تصریحات الاشتداد لكان حسبك ما فی المؤطا من قول عبادة رضی الله تعالٰی عنه احللتها والله[2] فای مساغ كان لهذا لو كان لم یشتد او

دوسری بحث: اس باب میں امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تواتر کے ساتھ آثار منقول ہیں۔ مخالفین اُن کے رَد پر قادر نہیں، لہذا انہوں نے تاویل کی طرف عدول کیا اور رجوع کا دعوٰی کیا۔ رہی تاویل تو وہ یوں کہ امام نسائی نے ابن مبارک سے امیر المومنین کے اس قول مذکور کے بارے میں بیان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قبل اس کے کہ وہ سخت ہوجائے۔ اور عتبہ بن فرقد سے بیان کیا کہ جو نبیذ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ پیتے تھے وہ سرکہ بنالی گئی ہوتی۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) جس نے ان آثار میں نظر کی جو امیر المومنین سے سورج کی طرح واضح طور پر منقول ہیں وہ یقین کرلے گا کہ ان دونوں تاویلوں کی ان میں کوئی گنجائش نہیں اگرچہ اس میں نبیذ کی شدت کے بارے میں عظیم تصریحات نہ بھی ہوتیں، تو تجھے عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مؤطا میں منقول وہ قول کفایت کرتا کہ انہوں نے امیر المومنین سے کہا کہ بخدا کیا آپ نے اس کو

---

[1] سنن النسائی كتاب الاشربة ذكر اخبار التی اعتل بها الخ نور محمد كارخانہ تجارت كتب كراچی ۲/ ۳۲۳

[2] مؤطا الامام مالك " باب ماجاء فی تحریم الخمر میر محمد كتب خانہ كراچی ص ۶۹۵

تخلل و اما ادعاء الرجوع فقال النسائی مما یدل علی صحة ھذا حدیث السائب فذکر ما اسند مالك عن ابن شھاب عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیھم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انه شراب الطلاء و انا سائل عما شرب فان کان مسکرا جلدته فجلده عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالٰی عنه الحد تاما[1] اھ ورواہ ایضا الشافعی وعبدالرزاق وابن وھب وابن جریر والطحاوی والبیھقی وتبعه الزرقانی فی شرح المؤطا فقال تحت حدیث محمود بن لبید المار عن المؤطا کان عمر اجتھد فی تلك المرة ثم رجع عنه فحد ابنه فی شرب الطلاء کما مر[2] اھ ، **اقول** رحم اللہ اباعبدالرحمٰن کان مذھب امیرالمؤمنین

حلال کردیا، اگر وہ نبیذ سخت نہ ہوتی یا سرکہ بن چکی ہوتی تو اس قول کی کیا گنجائش بنتی۔ رہا رجوع کا دعوٰی تو امام نسائی نے کہا کہ اس کے صحیح ہونے کی دلیل حدیث سائب ہے، اس کے بعد پھر یہ حدیث ذکر فرمائی جس کو مالک نے ابن شہاب انھوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں نے فلاں سے شراب کی بُو پائی ہے اور گمان کیا کہ وہ شرابِ طلاء ہے میں اس سے اس شراب کے بارے میں پوچھوں گا اگر وہ نشہ آور ہوئی تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا۔ پھر حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس پر مکمل حد جاری فرمائی الخ، اور اس کو امام شافعی، عبدالرزاق، ابن وہب، ابن جریر، طحاوی اور بیہقی نے بھی روایت کیا، اور زرقانی نے شرح مؤطا میں اس کی پیروی کرتے ہوئے اس حدیث محمود بن لبید کے تحت فرمایا جو کہ مؤطا کے حوالے سے گزر گئی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس مرتبہ اس بارے میں اجتہاد فرمایا تھا پھر اس سے رجوع فرمالیا، چنانچہ طلاء کے پینے پر حد جاری فرمائی، جیسا کہ گزرا الخ۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے۔ امیرالمؤمنین

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۱

[2] شرح الزرقانی علی مؤطا الامام مالک کتاب الاشربہ جامع تحریم الخمر تحت حدیث ۱۶۴۵ دارالمعرفۃ بیروت ۴/۱۶۲

تحلیل القلیل والحد فی الکثیر اما سمعت الی قوله فی جواب المعتذر انما شربته من قربتک انما جلدناک لسکرک فان جلد فی اسکرالیس الدلیل علی حرمة القلیل و لیت شعری متی رجع وقد شربه فی طعنته التی انتقل فیها الی الفرادیس العلی کما تقدم من حدیث عمرو بن میمون۔

رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مذہب یہ تھا کہ قلیل حلال ہے اور حد کثیر میں جاری فرمائی۔ کیا تو نے امیر المؤمنین کا وہ جواب نہیں سُنا جو آپ نے اس شخص کو دیا جس نے یہ عذر پیش کیا تھا کہ میں نے آپ کے مشکیزے سے شراب پی ہے، جواب یہ تھا کہ ہم نے تجھے نشہ کی وجہ سے کوڑے لگائے ہیں، اگر کوڑے آپ نے نشہ کی وجہ سے لگائے ہیں تو اس میں قلیل کی حرمت پر دلیل کہاں سے آئی، کاش میرا علم حاضر ہو آپ نے رجوع کب فرمایا حالانکہ آپ نے اسے نیزے کے اس زخم کے موقع پر نوش فرمایا جس زخم میں آپ فردوس اعلیٰ کی طرف منتقل ہو گئے جیسا کہ حدیث عمرو بن میمون کے حوالہ سے گزر چکا۔

الثالث حدیث ابن عباس

رضی اللہ تعالٰی عنہما حرمت الخمر بعینھا والسکر من کل شراب، اخرجه النسائی فقال اخبرنا ابوبکر بن علی اخبرنا القواریری ثنا عبد الوارث قال سمعت ابن شبرمة یذکرہ عن عبد اللہ بن شداد بن الھاد عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قال حرمت الخمر قلیلھا وکثیرھا والسکر من کل شراب[1] وھو کما تری

تیسری بحث: حدیث ابن عباس

رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ خمر بعینہٖ حرام کی گئی اور ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ امام نسائی نے اس کی تخریج کی، چنانچہ فرمایا ہمیں ابوبکر بن علی نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں قواریری نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں عبد الوارث نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے ابن شبرمہ کو عبد اللہ بن شداد بن الھاد سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ذکر کرتے ہوئے سنا، ابن عباس نے کہا کہ خمر کا قلیل وکثیر حرام کر دیا گیا اور ہر شراب سے نشہ حرام ہے، اور وہ جیسا کہ تُو دیکھتا ہے

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربة ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۱

سند نظیف نفیس، ابوبکر ھو
احمد بن علی بن سعید ثقۃ حافظ،
والقواریری عبید اللہ بن عمر بن
میسرۃ ثقۃ ثبت من رجال الشیخین،
وعبد الوارث ھو ابن سعید بن ذکوان
ثقۃ ثبت من رجال الستۃ، وابن شبرمۃ
ثقۃ فقیہ من رجال مسلم، و
عبد اللہ بن شداد ثقۃ فقیہ جلیل من
رجال الستۃ ولد علی عھد رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و مثلہ
او انظف واجود ما قدمنا من سند
الامام الطحاوی، فھد ھو ابن سلیمان
بن یحیٰی ثقۃ، وابونعیم
ھو الفضل بن دُکین ثقۃ
ثبت من رجال الستۃ من کبار
شیوخ خ بینہ الحافظ ابوبکر بن ابی خیثمۃ
اذ روی ھذا الحدیث فی تاریخہ
فقال حدثنا ابونعیم الفضل بن دُکین
ثنا مسعر عن ابی عون کما سیأتی،
ومسعر من لا یجھل ثقۃ
ثبت فاضل فقیہ من رجال
الستۃ، وابوعون ھو محمد
بن عبید اللہ الثقفی ثقۃ
من رجال الستۃ الا ابن ماجۃ،
وعبد اللہ عبد اللہ بیدان ابا عبد الرحمٰن

صاف ستھری عمدہ سند ہے۔ ابوبکر احمد
بن علی بن سعید ثقہ اور حافظ ہے۔ قواریری
عبید اللہ بن عمر بن میسرہ ثقہ، ثبت اور شیخین کے
رجال میں سے ہے۔ عبدالوارث ابن سعید بن
ذکوان ثقہ، ثبت اور اصحاب صحاح ستہ
کے رجال میں سے ہے۔ ابن شبرمہ عبداللہ ابوشبرمہ
ثقہ، فقیہ اور امام مسلم کے رجال میں سے ہے۔
عبداللہ بن شداد ثقہ، فقیہ جلیل اور صحاح ستہ
کے رجال میں سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوا، اور
اس کی مثل یا اس سے زیادہ نظیف اور زیادہ
جید امام طحاوی کی وہ سند ہے جسے ہم پہلے ذکر
کر آئے۔ فہد ابن سلیمان بن یحیٰی ثقہ ہے۔ ابونعیم
فضل بن دُکین ثقہ، ثبت، صحاح ستہ کے
رجال اور بڑے شیوخ میں سے ہے، "خ"
اس کو حافظ ابوبکر بن خیثمہ نے بیان کیا جب انھوں
نے اپنی تاریخ میں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے
کہا کہ ہمیں ابونعیم فضل بن دُکین نے حدیث بیان
کی انھوں نے مسعر سے انھوں نے ابوعون
سے، جیسا کہ عنقریب آئے گا۔ مسعر وہ ہے
جو مجہول نہیں ثقہ، ثبت، فاضل، فقیہ اور
صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ ابوعون
محمد بن عبید اللہ ثقفی ثقہ اور صحاح ستہ کے
رجال میں سے ہے سوائے ابن ماجہ کے،
اور عبداللہ عبداللہ ہے مگر جب ابوعبدالرحمٰن

حاول ان یخدشه، فاتی بوجهین احدهما ان ابی شبرمة لم یسمعه عن عبد الله بن شداد اخبرنا ابوبکر بن علی ثنا سریج بن یونس ثنا هشیم عن ابن شبرمة قال حدثنی الثقة عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال حرمت الخمر بعینها قلیلها وکثیرها والسکر من کل شراب[1] اھ اقول الحمد لله قد علم الثقة اخرج البزار فی مسنده حدثنا محمد بن حرب ثنا ابوسفین الحمیری ثنا هشیم عن ابن شبرمة عن عمار الدهنی عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما فذکره قال وقد رواه عن ابوعون عن عبد الله بن شداد ورواه عن ابی عون مسعر والثوری و شریك لا نعلم رواه عن ابن شبرمة عن عمار الدهنی عن ابن شداد عن ابن عباس الا هشیم ولا عن هشیم الا ابوسفین ولم یکن

نے ارادہ کیا کہ اس پر عیب لگائے تو وہ دو وجہیں لایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ابن ابی شبرمہ نے اس کو عبد اللہ بن شداد سے نہیں سُنا۔ ہمیں خبر دی ابوبکر بن علی نے انھوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی سریج بن یونس نے اور انھیں بیان کی ہشیم نے ابن شبرمہ سے انھوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ثقہ نے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے انھوں نے فرمایا کہ خمر بعینہٖ یعنی قلیل وکثیر حرام کردی گئی اور ہر شراب سے نشہ حرام کیا گیا الخ اقول (میں کہتا ہوں) الحمد للہ معلوم ہوگیا کہ وہ ثقہ ہے۔ بزار نے اپنی مسند میں تخریج کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں محمد بن حرب نے حدیث بیان کی اور انھیں ابوسفیان حمیری نے انھیں ہشیم نے ابن شبرمہ سے حدیث بیان کی اور ابن شبرمہ نے عمار الدہنی سے اس نے عبد اللہ بن شداد سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اور کہا کہ اس کو روایت کیا ہے ابوعون نے عبد اللہ بن شداد سے اور اس کو روایت کیا ابوعون سے مسعر، ثوری اور شریک نے اور معلوم نہیں کہ اس کو روایت کیا ہے ابن شبرمہ سے انھوں نے عمار دُہنی سے انھوں نے ابن شداد سے انھوں نے ابن عباس سے سوائے ہشیم کے اور نہ ہشیم سے سوائے ابوسفین کے۔ اور یہ

[1] سنن النسائی کتاب الاشربہ ذکر اخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۲۱

هٰذا الحديث الا عند محمد بن حرب وكان
واسطيا ثقة[1] اه قلت و ابو سفيٰن
الحميری هو سعيد بن يحيٰی صدوق
وسط من رجال البخاری قال الحافظ
المنذری فی الترغيب ثقة مشهور[2] اه و
قد قال الذهبی فی الميزان فی بيان
مجاهيل الاسم اعنی تعيين من ابهم
اسمه عبد الله بن شبرمة عن الثقة
فی الخمر جاء مبينا انه عمار الدهنی[3] اه
وعمار هو ابن معٰوية ابو معٰوية
الكوفی صدوق من رجال الستة
الا البخاری قال الذهبی وثقه
احمد وابن معين وابو حاتم
والناس وما علمت احدا تكلم فيه
الا العقيلی فتعلق عليه بما سأله
ابو بكر بن عياش اسمعت عن
سعيد بن جبير قال لا قال
فاذهب[4] اه قلت و ناهيك توثيق
الائمة و انه شيخ
شعبة و السفيانين

حدیث نہیں مگر محمد بن حرب کے نزدیک، اور وہ واسطی
ہیں اور ثقہ ہیں اھ ۔ **قلت** (میں کہتا ہوں)
ابوسفیٰن حمیری وہ سعید بن یحیٰی ہے جو صدوق وسط
اور بخاری کے رجال میں سے ہے ۔ حافظ منذری
نے ترغیب میں کہا کہ وہ ثقہ مشہور ہے الخ ۔ ذہبی
نے میزان میں ان لوگوں کے بیان میں جن کے نام
مجہول اور مبہم ہیں اس کی تعیین کرتے ہوئے کہا
کہ اس کا نام عبداللہ بن شبرمہ ہے اس نے خمر
کے معاملے میں ثقہ سے روایت کی وہاں اس بات
کو واضح کیا ہے کہ وہ عمار الدہنی ہے الخ عمار وہ
ابن معاویہ ابو معاویہ کوفی صدوق اور صحاح ستہ
کے رجال میں سے ہے سوائے بخاری کے ۔
ذہبی نے کہا اس کو احمد، ابن معین، ابوحاتم اور
کئی لوگوں نے ثقہ قرار دیا ہے ۔ میں نہیں جانتا کہ
کسی نے اس میں کلام کیا ہے سوائے عقیلی کے ۔
چنانچہ عقیلی نے اس پر تعلق کیا جو اس سے ابوبکر بن
عیاش نے پوچھا کہ کیا تو نے سعید بن جبیر سے سنا
اس نے کہا نہیں تو ابوبکر نے کہا کہ جا الخ **قلت** (میں
کہتا ہوں) تجھے یہ بات کافی ہے کہ جن ائمہ کرام نے
عمار کی توثیق کی ہے وہ شیخ شعبہ اور دو سفیان

---

[1] نصب الرایۃ بحوالہ البزار فی مسندہ کتاب الاشربۃ تحت الحدیث التاسع المکتبۃ الاسلامیہ ۴/۳۰۷
[2] الترغیب والترہیب
[3] میزان الاعتدال فصل فی المجاہیل الاسم ترجمہ عبداللہ ابن شبرمۃ ۱۰۹۲۷ دار المعرفۃ بیروت ۴/۶۰۳
[4] " " " " " " " " عمار بن معاویہ ۶۰۰۵ ۳/۱۷۰

ولا عليك من دندنة العقيلي
فقد اخذ يلين ذالك الجبل
الشامخ علي بن المديني الذي
قال فيه البخاري مااستصغرت
نفسه الاعنده وقد اورد الامام
موسى الكاظم في الضعفاء فحسبنا
الله ولاحول ولا قوة الا بالله وبالجملة
ان كان ابن شبرمة يرسله
تارة ويبهم اخرى ويبين
مرة فتبين العدل فكان
ماذا ثم اخذ ابو عبد الرحمن
يلين هذا بهشيم قال وهشيم
بن بشير كان يدلس و
ليس في حديثه ذكر السماع
من ابن شبرمة **اقول** هشيم
ثقة ثبت من رجال الستة
وقد ثبت سماعه هذا الحديث
عن ابن ابي شبرمة اخرج ابوبكر
بن ابي خيثمة قال حدثنا
ايوب عن يزيد بن هارون عن
قيس ثنا ابي ثنا هشيم اخبرني
ابن شبرمة عن عبد الله
بن شداد عن ابن عباس
قال حرمت الخمر
بعينها قليلها وكثيرها و

ہیں اور تُو مت توجہ دے عُقیلی کی بھنبھناہٹ کی
طرف، وہ تو علی مدینی جیسے بلند پہاڑ کو نرم اور
کمزور قرار دیتا ہے جس کے بارے میں امام بخاری
نے کہا کہ میں اپنے آپ کو چھوٹا نہیں سمجھتا مگر
علی بن مدینی کے پاس، اور اس نے امام
موسیٰ کاظم کو ضعفاء میں وارد کیا، پس اللہ تعالیٰ
ہی ہمیں کافی ہے اور اللہ تعالےٰ کی توفیق کے
بغیر نہ کسی کو گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی
کرنے کی طاقت۔ بخلاصہ یہ کہ ابن شبرمہ کبھی اس میں
ارسال کرتا ہے کبھی اس کو مبہم بیان کرتا ہے اور
کبھی اس کو ظاہر کرتا ہے۔ پس عدل ظاہر
ہوگیا تو یہ کیا ہے، پھر ابو عبد الرحمٰن اس کو
ہشیم کے سبب سے نرم قرار دینے لگے، اور کہا
کہ ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اس کی حدیث
میں ابن شبرمہ سے سماع کا ذکر نہیں۔ **اقول**
(میں کہتا ہوں) ہشیم ثقہ، ثبت اور اصحاب ستہ
کے رجال میں سے ہے اور اس کا اس حدیث
کو سُننا ابن شبرمہ سے ثابت ہے۔ ابو بکر بن ابو خیثمہ
نے تخریج کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ایوب نے
یزید بن ہارون سے انھوں نے قیس سے حدیث
بیان کی، قیس نے کہا مجھے میرے باپ نے
انھوں نے کہا مجھے ہشیم نے انھوں نے کہا مجھے
ابن شبرمہ نے عبد اللہ بن شداد سے بحوالہ ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث بیان کی، ابن عباس
نے کہا کہ خمر بعینہٖ یعنی قلیل وکثیر حرام کردی گئی اور

السکر من کل شراب[1]، وقد علمت من کلام البزار ان عامة الحفاظ انما رووه عن ابن شبرمة عن ابن شداد ولم یدخل بینہما رجلا الا ھُشَیم حیث عنعن ووافق الجماعة حیث نص علی سماع نفسه من ابن شبرمة وسماع ابن شبرمة من ابن شداد صحیح فاذن انما کان الاولیٰ بالطرح کونه بواسطة انه لم یثبت بسند یثبت وثانیہا ان خالفه ابو عون اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن الحکم ثنا محمد (یعنی غندر) ح واخبرنا الحسین بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبه عن مِسعَر عن ابی عون عن عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حرمت الخمر بعینہا قلیلہا وکثیرہا والسکر من کل شراب لم یذکر ابن الحکم قلیلہا وکثیرہا اخبرنا الحسین بن منصور ثنا احمد بن حنبل ثنا ابراھیم بن ابی العباس ثنا شریک عن عباس بن ذریح عن ابی عون

ہر شراب سے نشہ حرام کیا گیا، اور تحقیق بزار کے کلام سے تجھے معلوم ہو چکا کہ عام حفاظ نے اس کو روایت کیا۔ ابن شبرمہ سے اس نے ابن شداد سے ان دونوں کے درمیان سوائے ہشیم کے کسی مرد کو داخل نہیں کیا۔ ہشیم نے جہاں عنعنہ کے طور پر حدیث بیان کی اس میں انھوں نے جماعت کی موافقت کی کیونکہ انھوں نے اس بات پر نص کی کہ انکا ابن شبرمہ سے سماع اور ابن شبرمہ کا ابن شداد سے سماع صحیح ہے تو اس صورت میں اسکا ترک اولیٰ ہے کیونکہ سند ثابت سے اسکا ثبوت نہیں ہوا، اور دوسری وجہ یہ ابو عون نے اسکی مخالفت کی ہمیں خبر دی عبد اللہ بن حکم نے، اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی محمد یعنی غندر نے، اس نے کہا ہمیں خبر دی حسین بن منصور نے، اس نے کہا ہمیں امام احمد ابن حنبل نے انھوں نے کہا ہمیں محمد بن جعفر نے، انھوں نے کہا ہمیں شعبہ نے مسعر سے، اس نے ابو عون سے، اس نے عبد اللہ ابن شداد سے، اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ خمر لعینہٖ یعنی قلیل وکثیر حرام کر دیا گیا اور ہر شراب سے نشہ آور مقدار حرام ہے۔ ابن حکم نے قلیل وکثیر کا ذکر نہیں کیا۔ ہمیں حسین بن منصور نے خبر دی اس نے کہا ہمیں امام احمد بن حنبل نے، اور انھیں ابراہیم ابن ابو العباس نے، انھیں ابن شریک نے حدیث بیان کی اور شریک نے عباس بن ذریح سے، اس نے ابو عون سے،

---

[1] حواشی مسند امام الاعظم بحوالہ ابی بکر بن ابی خثیمہ فی تاریخہ کتاب الاطعمۃ والاشربۃ نور محمد کارخانہ کراچی ص ۲۰۳
سنن النسائی ذکر اخبار التی اعتل بہا نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۱

عن عبد اللہ بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر قلیلھا وکثیرھا وما اسکر من کل شراب قال ابوعبد الرحمٰن وھذا اولی بالصواب من حدیث ابن شبرمۃ[1] اقول رحم اللہ ھٰؤلاء المحدثین لو انا قد منا روایۃ الامام العابد الفاضل شریك الذی کان یخطئ کثیرا وقد تغیر ولم یحتج البخاری ولامسلم فی شیئ من الاصول و قال یحیٰی بن سعید ضعیف جدا و قال ابن المثنی ما رأیت یحیٰی ولا عبد الرحمٰن حدثا عن شریك شیئا و قال عبد الجبار بن محمد قلت لیحیٰی بن سعید زعموا ان شریکا انما خلط باٰخرہ قال مازال مخلطا و عن ابن المبارك قال لیس حدیث شریك بشیئ وقال الجوزجانی سیئ الحفظ مضطرب الحدیث مائل وقال ابراھیم بن سعید الجوھری اخطأ شریك فی اربعمائۃ حدیث وروی معاویۃ بن صالح عن ابی معین صدوق ثقۃ الا انہ اذا خالف فغیرہ

اس نے عبد اللہ بن شداد سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ خمر کا قلیل وکثیر حرام کر دیا گیا اور ہر شراب سے وہ مقدار حرام کر دی گئی جو نشہ دے۔ ابوعبد الرحمٰن نے کہا یہ ابن شبرمہ کی حدیث سے درست ہونے میں اولٰی ہے۔ اقول (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی ان محدثین کرام پر رحم فرمائے۔ اگر ہم امام عابد فاضل شریک کی روایت کا عیب تسلیم کر لیں جو کثرت سے خطا کرتے اور متغیر ہو گئے۔ امام بخاری اور امام مسلم کسی بھی اصول میں اس سے استدلال نہ کرتے۔ یحیٰی بن سعید نے کہا وہ بہت ضعیف ہے۔ ابن مثنٰی نے کہا میں نے نہیں دیکھا نہ عبد الرحمٰن نے شریک سے کوئی حدیث بیان کی۔ عبد الجبار بن محمد نے کہا کہ میں نے یحیٰی بن سعید کو کہا کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ شریک نے آخر میں خلط ملط کیا ہے اس نے کہا کہ وہ ہمیشہ خلط ملط کرتا رہا۔ ابن مبارک نے کہا کہ حدیثِ شریک کوئی شَے نہیں۔ جوزجانی نے کہا کہ وہ کمزور حافظے والا، مضطرب حدیث والا اور کجرو تھا۔ ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا کہ شریک نے چار سو حدیثوں میں خطا کی۔ معاویہ بن صالح نے ابومعین سے روایت کی کہ وہ صدوق اور ثقہ ہے مگر جب وہ کسی کی مخالفت کرے تو اس کا

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر اخبار التی اعتل بھا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۱

[2] میزان الاعتدال ترجمہ شریک بن عبد اللہ ۳۶۹۷ دار المعرفۃ بیروت ۲/ ۲۷۰

احب الینا منه وقال مرة ثقة الا
انه یغلط ولا یتیقن وقال الدارقطنی
لیس بالقوی فیما ینفرد به[1] وقال
ابو احمد الحاکم لیس بالمتین[2]
وکذلك قلت انت مرة یا ابا عبد الرحمٰن
انه لیس بالقوی وقال الازدی کان
صدوقا الا انه سیئ الحفظ کثیر الوهم
مضطرب الحدیث کما فی تهذیب
التهذیب[3] علی[عن] روایة ابن شبرمة
ذاك الامام الشهیر الثقة الفقیه
المحتج به فی صحیح مسلم وثقه احمد و
ابو حاتم فضلا عن حدیث الامام الاجل
الثقة الثبت مسعر لکانوا قاموا باشد
الانکار ثم الرجل[عنه] مدلس قال عبد الحق
الاشبیلی کان یدلس وقال ابن القطان
کان مشهورا بالتدلیس[4] وقد عنعن
فما لکم تنقمون عنعنة هُشَیم ذاك الجبل
الشامخ ثم تعودون تحتجون
بعنعنة شریك واما شعبة فقد تفرد به
من بین الجماعة ونقص

غیر مجھے اس کی بنسبت زیادہ پسند ہوتا ہے۔ مُرّۃ
نے کہا کہ وہ ثقہ ہے مگر وہ غلطی کرتا ہے اور ثابت نہیں
رہتا۔ دارقطنی نے کہا کہ شریک ان حدیثوں میں قوی
نہیں جن میں وہ منفرد ہے۔ ابو احمد حاکم نے کہا کہ وہ
متین نہیں۔ اور یوں ہی اے عبد الرحمٰن! ایک بار
تُو نے کہا کہ وہ قوی نہیں ہے۔ ازدی نے کہا کہ
وہ صدوق تھا مگر وہ کمزور حافظے والا، کثیر الوہم اور
مضطرب الحدیث تھا، جیسا کہ تہذیب التہذیب
میں ابن شبرمہ کی روایت پر ہے کہ وہ مشہور امام،
ثقہ، فقیہ اور مقتدیٰ ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ
امام احمد نے اس کو ثقہ قرار دیا۔ ابو حاتم نے اسکو
امام اجل ثقہ ثبت مسعر کی حدیث سے افضل

قرار دیا تو لوگوں نے اس کا شدید انکار کیا۔
پھر وہ مدلس شخص ہے، عبد الحق اشبیلی نے کہا
کہ وہ تدلیس کرتا تھا۔ ابن قطان نے کہا کہ وہ
تدلیس میں مشہور تھا۔ تحقیق اس نے عنعنہ کے
ساتھ روایت کی تحسین کیا ہے کہ تم ہشیم کے عنعنہ کو
برا سمجھتے ہو جو کہ ایک بلند پہاڑ ہے پھر لوٹ کر شریک
کے عنعنہ سے استدلال کرتے ہو مگر شعبہ اس کے
ساتھ جماعت میں سے منفرد ہے، اس سلسلہ میں

---

[1] میزان الاعتدال ترجمہ شریک بن عبداللہ ۳۶۹۷ دارالمعرفۃ بیروت ۲/۲۷۰ و ۲۷۱
[2] تہذیب التہذیب " " " " ۵۷۷ دائرۃ المعارف النظامیہ ۴/۳۳۶
[3] " " " " " " " " " " ۴/۳۳۷
[4] " " " " " " " " " " " "
[عن] متعلق باقول رحمہ اللہ ہولاء المحدثین لو انا قدمنا
[عنه] ای شریک

علیك الامر فی ذٰلك روی هٰذا الحدیث عن ابن عباس سعید[1] بن المسیب و عون[2] بن ابی جحیفة و عکرمة و عبد[3] الله بن شداد اما الاولان فروی عنهما الرفع الی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم کما تقدم، و اما عکرمة وقال الطبری فی تهذیب الآثار حدثنا محمد بن موسٰی ثنا عبد الله بن عیسٰی ثنا داؤد بن ابی هند عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما قال حرم الله الخمر بعینها و السکر من کل شراب[1]، واما ابن شداد فروی عنه ابو عون[1] و عمار[2] الدهنی وابو شبرمة[3] علی الوجوه التی علمت وعیاش العامری عن ابی بکر بن ابی خثیمة قال حدثنا محمد بن الصباح البزار اخبرنا شریك عن عیاش العامری عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر لعینها والسکر من کل شراب وقال وعیاش العامری هو عیاش بن عمر[2]، **قلت** ثقة من رجال مسلم و سلیمٰن الشیبانی وعنه شعبة عن ابن ابی خثیمة ایضا

تجھ پر معاملہ ناقص ہوگیا، اس حدیث کو ابن عباس سے سعید بن مسیب، عون بن ابوجحیفہ، عکرمہ اور عبداللہ بن شداد نے روایت کیا۔ پہلے دونوں سے تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک مرفوع ہونا مروی ہے جیساکہ گزرچکا۔ رہا عکرمہ، تو طبری نے تہذیب الآثار میں کہا کہ ہمیں محمد بن موسٰی نے انھیں عبداللہ بن عیسٰی نے انھیں داؤد بن ابی ہند نے عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما حدیث بیان کی، ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے خمر کو بعینہٖ اور ہر شراب سے نشہ کو حرام فرمایا۔ رہا ابن شداد تو اس سے ابوعون، عمار دُہنی اور ابوشبرمہ نے ان وجوہ پر روایت کیا جو تُو جان چکا۔ عیاش عامری نے ابوبکر بن ابوخثیمہ سے روایت کی انھوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن صباح البزار نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا ہمیں شریک نے عیاش عامری سے خبر دی اور انھوں نے عبداللہ بن شداد سے اور اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ خمر بعینہٖ حرام کی گئی اور ہر شراب سے نشہ حرام ہے۔ اور عیاش عامری وہ عیاش بن عمر ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) وہ ثقہ ہے اور امام مسلم اور سلیمان شیبانی کے رجال میں سے ہے اور اسی سے شعبہ نے بھی ابن ابی خثیمہ کے نزدیک روایت کیا

---

[1] البنایة بحوالہ الطبرانی فی التہذیب کتاب الاشربہ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۲۸

[2] حواشی مسند الامام الاعظم بحوالہ ابی بکر بن ابی خثیمہ فی تاریخہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۰۲

وبلغه الى ام المومنين ميمونة حيث قال
حدثنا على الجعد اخبرنا شعبة
عن سليمان الشيبانى عن
عبد الله بن شداد عن عبد الله
بن عباس عن خالته ميمونة بنت
الحارث رضى الله تعالٰى عنهم
ورواه عن ابى عون الامام الاعظم
وسفين الثورى ومسعر بن كدام و
عبد الله بن عياش وقد وقعت روايتهم
جميعا فى مسند الامام وشريك و
ابوسلمه عند البزار ورواه عن مسعر
ابونعيم الفضل بن دكين عند الطحاوى
وابن ابى خيثمة ومن طريقه القاسم بن
اصبغ فقال حدثنا احمد بن
زهير (يعنى ابابكر بن ابى خيثمه) ثنا
ابونعيم الفضل بن دكين عن مسعر
عن ابى عون عن عبد الله بن
شداد عن ابن عباس رضى الله تعالٰى
عنهما قال حرمت الخمر بعينها
القليل منها والكثير والسكر من
كل شراب[1]، قال البدر محمود
عينى فى البناية قال
ابن حزم صحيح قال

جس کو اس نے ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالٰی
عنہا تک پہنچایا جہاں اس نے یہ کہا کہ ہمیں حدیث
بیان کی علی الجعد نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی شعبہ نے
سلیمان شیبانی سے اور اس نے عبداللہ بن شداد
سے اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما
سے اور انھوں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ بنت حارث
رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی اور اس کو
ابوعون سے امام اعظم، سفیان ثوری، مسعر بن کدام
اور عبداللہ بن عیاش نے روایت کیا ان سب کی
روایت سید امام اعظم میں واقع ہے۔ اور بزار کے
نزدیک اس کو شریک اور ابوسلمہ نے روایت کیا،
طحاوی اور ابن ابی خیثمہ کے نزدیک اس کو مسعر سے
ابونعیم فضل بن دکین نے روایت کیا اور اسی کے
طریق سے قاسم بن اصبغ نے روایت کرتے ہوئے
کہا کہ ہمیں احمد بن زہیر یعنی ابوبکر بن ابی خیثمہ نے حدیث
بیان کی انھوں نے کہا ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے
مسعر سے حدیث بیان کی اور مسعر نے ابوعون سے،
اس نے عبداللہ ابن شداد سے، اور اس نے
عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت
کی کہ ابن عباس نے فرمایا خمر بعینہٖ یعنی اس کا
قلیل وکثیر اور ہر شراب سے نشہ حرام کر دیا گیا۔
بدر محمود عینی نے بنایہ میں کہا کہ ابن حزم نے فرمایا کہ
ابن حزم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس نے

---

[1] البنایہ بحوالہ قاسم بن اصبغ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۲۸

وتابعه ابانُعَیم جعفر بن عون فرواه عن مسعر کذلک[1] الخ وکذا تابعه قال ابن حزم صحیح خلّاد بن یحییٰ عند ابی نعیم فی الحلیه وسفیٰن الثوری[2] وشعبة وسفیٰن وابراھیم ابنا عیینة رفعه عن مسعر فقال عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کما فی الحلیة و بالجملة ھٰؤلاء اربعة عن ابن عباس منھم ابن شداد وعنه خمسة منھم ابو عون وعنه ستة منھم، مسعر وعنه سبعة منھم شعبة لم یذکر احد منھم والمسکر بزیادة المیم الاشعبة قال ابو نعیم تفرد شعبة بلفظه عن مسعر فیه فقال والمسکر من کل شراب[2] اھ فروایة الجماعة ھی الاحق بالقبول ان فرض التنافی واین التنافی فان المسکر من کل شراب اوما اسکر من کل شراب یحتمل القدر المسکر من کل شراب احتمالا جلیا واضحا فکیف یقضی بالمحتمل علی المتعین

ابونعیم جعفر بن عون کی متابعت کی چنانچہ اس کو مسعر سے اسی طرح روایت کیا الخ ابن حزم نے کہا کہ صحیح ہے۔ خلاد بن یحیٰی نے ابونعیم کے نزدیک حلیہ میں اور سفیان ثوری، شعبہ، سفیان بن عیینہ اور ابراہیم بن عیینہ نے مسعر کے حوالے سے اس کو مرفوعاً روایت کیا۔ مسعر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی ہے جیسا کہ حلیہ میں ہے۔ خلاصہ یہ ان چاروں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا انھیں میں سے ابن شداد ہے جس سے پانچ حدیثیں مروی ہیں انھیں میں سے ابوعون ہے جس سے چھ حدیثیں مروی ہیں، انھیں میں سے مسعر ہے جس سے سات حدیثیں مروی ہیں، انھیں میں سے شعبہ ہے سوائے شعبہ کے ان میں سے کسی نے بھی لفظ مسکر میم کی زیادتی کے ساتھ ذکر نہیں کیا۔ ابونعیم نے کہا کہ مسعر سے یہ روایت کرنے میں شعبہ متفرد ہے کیونکہ اس نے کہا کہ ہر شراب میں مسکر حرام ہے الخ اگر ان میں تنافی فرض کی جائے تو شعبہ کی بنسبت جماعت کی روایت قبولیت کی زیادہ حقدار ہے اور ان میں تنافی کہاں ہے اس لئے کہ ہر شراب میں سے مسکر یا ہر شراب میں سے وہ جو نشہ دے وہ ہر شراب میں سے مقدارِ مسکر کا واضح احتمال رکھتی تو محتمل کے ساتھ متعین پر کیسے فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالٰی

---

[1] البنایہ بحوالہ قاسم بن اصبغ کتاب الاشربة المکتبة الامدادیة مکة المکرمة ۴/ ۳۲۸

[2] حلیة الاولیاء ترجمہ مسعر بن کدام ۳۸۹ دار الکتاب العربی بیروت ۷/ ۲۲۴

وباللہ التوفیق وبہ ثبت وللہ الحمد
ان اباعون لم یخالف شعبۃ عن
مسعر سائر الجملۃ من مسعر وعن
ابی عون وعن ابن شداد
وعن ابن عباس رضی اللہ
تعالٰی عنہم، والعجب من
الامام ابن الہمام کیف تبع
النسائی علٰی ھٰذا الکلام
وزعم ان لفظ السکر
تصحیف وما التوفیق الا باللہ
الخبیر اللطیف والحمد للہ
رب العٰلمین۔

ہی کی طرف سے توفیق ہے اور اسی توفیق سے
ہی ثابت قدمی ہے اور اللہ تعالٰی ہی کے لئے
حمد ہے۔ بیشک ابوعون نے ابوشعبہ کی مخالفت
نہیں کی البتہ شعبہ نے مسعر سے روایت کرتے
ہوئے باقی تمام حضرات کی مخالفت کی جوانھوں
نے مسعر سے کی اور مسعر نے ابوعون سے، اس
نے ابن شداد سے، اور اس نے ابن عباس
رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کی اور امام
ابن الہمام پر تعجب ہے کہ انھوں نے اس کلام
پر نسائی کی پیروی کیسے کرلی! اور یہ گمان کیا کہ
لفظِ مُسکر غلط ہے اور نہیں ہے توفیق مگر اللہ تعالٰی
سے جو خبر رکھنے والا باریک بین ہے اور سب
تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں
کا پروردگار ہے۔

الرابع حدیث الطحاوی عن
علقمۃ سألت ابن مسعود عن قول
رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم
فی السکر قال الشربۃ الاخیرۃ[1] رواہ
الدارقطنی فی سننہ عن عمار
بن مطر ثنا جریر بن عبد الحمید
عن الحجاج عن حماد عن ابراھیم عن
علقمۃ عن عبد اللہ فی قولہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ و
سلم کل مسکر حرام قال
عبد اللہ ھی الشربۃ التی

چوتھی بحث: طحاوی کی سند علقمہ سے کہ میں نے
ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم کے نشہ سے متعلق قول کے بارے
میں سوال کیا تو انھوں نے کہا وہ آخری گھونٹ ہے،
اس کو دارقطنی نے اپنی سُنن میں عمار بن مطر سے
روایت کیا، عمار نے کہا ہمیں جریر بن عبد الحمید
نے حجاج سے، اس نے حماد سے اس نے ابراہیم سے اس نے
علقمہ سے، اور اس نے عبد اللہ سے رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے
بارے میں حدیث بیان کی کہ ہر نشہ آور حرام ہے،
عبد اللہ نے کہا کہ وہ آخری گھونٹ ہے جس نے تجھے

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۱

اسكرتك ثم اسند عن عمار بن
مطر ثنا شريك عن ابي حمزة
عن ابراهيم قوله صلی الله تعالٰی علیه
وسلم كل مسكر حرام قال هي
الشربة التي اسكرتك قال هذا
اصح من الذي قبله ولم يسنده غير
الحجاج واختلف عنه وعمار بن مطر
ضعيف وحجاج ضعيف وانما هو
من قول ابراهيم النخعي ثم اخرج
عن ابن المبارك انه ذكر عنده
حديث ابن مسعود كل مسكر حرام
هي الشربة التي تسكرك فقال هذا حديث
باطل[1] اھ وتبعه المحقق في الفتح
اقول سند الطحاوي حدثنا
ابن ابي داؤد ثنا نعيم وغيره
انا حجاج عن حماد[2] الخ وليس
فيه عمار كما ترى والحجاج
هو ابن ارطاة من رجال
مسلم والاربعة وهو
وان كان من شيوخ
شعبة وشعبة من
قد علم في شدة ورعه واحتياطه
وقد كان يقول اكتبوا

نشہ دیا۔ پھر دارقطنی نے اس کا اسناد بیان کیا
عمار بن مطر سے، اس نے شریک سے، اس نے
ابوحمزہ سے، اس نے ابراہیم سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا قول کہ ہر نشہ آور
حرام ہے، فرمایا وہ آخری گھونٹ ہے جس نے تجھے
نشہ دیا۔ دارقطنی نے کہا یہ پہلی سند سے زیادہ صحیح
ہے سوائے حجاج کے کسی نے اس کا اسناد بیان
نہیں کیا اور اس سے روایت میں اختلاف ہے۔
عمار بن مطر ضعیف ہے یہ ابراہیم نخعی کا قول ہے۔ پھر
ابن المبارک سے اس کی تخریج کی کہ اس کے پاس
حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ "ہر مسکر حرام ہے"
سے مراد وہ گھونٹ ہے جس نے تجھے نشہ دیا، تو
ابن المبارک نے کہا یہ حدیث باطل ہے اھ۔ اور
اس کی پیروی کی محقق نے فتح میں۔ **اقول** (میں
کہتا ہوں) طحاوی کی سند یہ ہے کہ ہمیں ابن داؤد
نے حدیث بیان کی انھوں نے کہا کہ ہمیں نعیم وغیرہ
نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا ہمیں حجاج نے
حماد سے خبر دی الخ اس میں جیسا کہ تُو نے دیکھا عمار
نہیں ہے اور حجاج وہ ابن ارطاۃ ہے جو مسلم اور
اصحاب سُننِ اربعہ کے رجال میں سے ہے۔ وہ
اگرچہ شعبہ کے شیوخ میں سے ہے اور شعبہ کے تقوٰی
واحتیاط میں سختی جانی ہوئی ہے کہا کرتے تھے
حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق سے لکھ لیا کرو

---

[1] سنن الدارقطنی کتاب الاشربۃ وغیرہا حدیث ۲۳ و ۲۵ دار المحاسن للطباعۃ القاہرۃ ۴/ ۲۵۰ و ۲۵۱
[2] شرح معانی الآثار " " باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۶۱

عن حجاج ابن ارطاۃ وابن اسحٰق فانہما حافظان[1] وقد اثنی علیہ غیر واحد منہم الثوری والبو حاتم بین انہ کثیر التدلیس قال الذھبی اکثر ما نقم علیہ التدلیس[2] وقال ابو حاتم یدلس عن ضعفاء[3] فالحدیث وان لم یصح عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کما قالہ عبد اللہ لکنہ قد صح عن ابراھیم کما قدمناہ عن مسند الامام الاعظم عن حماد عنہ فما کان ینبغی لابی عبد الرحمٰن ان یقول لیس کما یقول ابو عون لانفہم بتحریمہم اٰخر الشربۃ و تحلیلہم ما تقدمہا اما ما تعلل بہ قائلا لاخلاف بین العلم ان المسکر بکلیتہ لا یحدث علی الشربۃ الاٰخرۃ دون الاولٰی والثانیۃ بعدھا اقول ارأیت اذا کان لایسکر المسک والعنبر والزعفران واشباھہا

کیونکہ وہ دونوں حافظ ہیں۔ نیز متعدد ائمہ نے اسکی تعریف کی جن میں ثوری اور ابوحاتم شامل ہیں سوائے اس کے کہ وہ تدلیس میں کثرت کرتا ہے۔ ذہبی نے کہا اکثر اس پر جس شئی میں ملامت کی جاتی ہے وہ تدلیس ہے۔ ابوحاتم نے کہا وہ تدلیس کرتا ہے اور ضعفاء میں سے ہے۔ تو یہ حدیث اگرچہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح نہیں جیسا کہ عبد اللہ نے کہا مگر ابراہیم سے صحیح ہے جیسا کہ ہم مسند امام اعظم کے حوالے سے ذکر کر چکے ہیں کہ حماد نے ابراہیم سے روایت کی۔ لہٰذا ابوعبدالرحمٰن کو ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا کہ ابن عون کا کہنا درست نہیں کیونکہ ان کا آخری گھونٹ کو حرام اور اس سے پہلے والے گھونٹ کو حلال قرار دینا ہمیں سمجھ نہیں آتا لیکن ابوعبدالرحمٰن کا وجہ بیان کرتے ہوئے یہ کہنا کہ مسکر کے آخری گھونٹ پر اثر انداز ہونا اور پہلے اور دوسرے پر نہ ہونا علمی اعتبار سے یہ فرق درست نہیں ہے۔

اقول (میں کہتا ہوں) تیرا کیا خیال ہے کہ کستوری، عنبر، زعفران اور ان جیسی دیگر اشیاء

---

[1] میزان الاعتدال ترجمہ حجاج بن ارطاۃ ۱۷۲۶ دار المعرفۃ بیروت ۱/۴۶۰

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

[3] تہذیب التہذیب 〃 〃 〃 ۳۶۵ دائرۃ المعارف النظامیہ ۲/۱۹۷

الا اذا بلغ عشر حبات مثلاً فاذا تناول
حبة حبة فهل تناول الحرام فان
قلت نعم فقد اعظمت القول وان
قلت لا قلنا فان تناول اخرى
حتى بلغ تسعا فلابد ان
تقول فى الكل بالحل قلنا
فاخبرنا اذا تناول العاشرة
فسكر فان قلت الآن ايضا
حل فقد اعظمت القول وان
قلت حرم فقد قضيت على نفسك
ولا شك ان السكر انما
اتى للمجموع لكن الحرمة
انما هى للاكلة الاخيرة دون
الاولى والتى تليها اى تسع
ومن عرف ان المعلول و
هى الحرمة المعلولة بالكسر المعلول
بالعشر انما يتحقق عند تحقق
الجزء الاخير من اجزاء
العلة عرف المرام ولم تذهب به الاوهام
وبهذا التقرير ولله الحمد تبين انزهاق
مالمع به الشوكانى فى نيل الاوطار ناقلا
عن الطبرى ما نصه يقال لهم
(اى لائمتنا رضى الله تعالى عنهم)
اخبرونا عن الشربة التى يعقبها
السكر اهى التى اسكرت

مثلاً اگر نشہ نہ دیں جب تک وہ دس رتی کے برابر
نہ ہو جائیں۔ جب کسی شخص نے ان میں سے ایک رتی
کے برابر کھایا تو کیا اس نے حرام کھایا، اگر تو کہے کہ
ہاں تو تُو نے بہت بڑی بات کہہ دی اور اگر کہے کہ
نہیں تو ہم کہیں گے کہ اگر دوسری رتی کھائی تو کیا حکم
ہے یہاں تک کہ نو تک پہنچ جائے۔ تیرے لئے
اس سے چھٹکارا نہیں کہ تو ان سب کے حلال ہونے
کا قول کرے۔ پھر کہیں گے کہ بتاؤ اگر وہ دسویں رتی
کھائے اور نشہ آجائے تو اب کیا حکم ہے۔ اگر
تو کہے کہ اب بھی حلال ہے تو تم نے بہت بڑی
بات کہہ دی۔ اور اگر کہے کہ حرام ہے تو خود اپنے
خلاف تُو نے فیصلہ دے دیا۔ اس میں کوئی شک
نہیں نشہ اس مجموعے سے آیا ہے لیکن حرمت
آخری رتی کو کھانے پر ہے نہ کہ پہلی اور اس کے
بعد والیوں پر جو کہ نو ہیں۔ جس نے یہ سمجھا کہ معلول
جو کہ وہ حرمت ہے جس کی علت نشہ ہے وہ معلول
پوری دس رتیاں ہیں مگر اس کا تحقق علت کی
آخری جزء کے تحقق کے وقت ہوا تو اس نے
مقصد کو پہچان لیا۔ اس کو وہم نہ بہکائے گا۔
الحمدللہ اس تقریر سے شوکانی کا نیل الاوطار میں
حد سے تجاوز کرنا ظاہر ہو گیا دراں حالیکہ وہ طبری
سے نقل کرنے والا ہے جس کی اس نے تصریح کی کہ
ان (ہمارے ائمہ) کو کہا جائے گا کہ اس گھونٹ
کے بارے میں بتاؤ جس کے بعد نشہ آیا ہے
کہ کیا اس نے ماقبل والے گھونٹوں کے بغیر

صاحبها دون ما تقدم من الشراب
ام اسکرت باجتماعها مع ما تقدم
واخذت کل شربة بحظها
من الاسکار فان قالوا انما احدث له السکر
الشربة الاخرة التی وجد خبل العقل عقبها
قیل لهم وھل ھذہ التی احدثت له ذالك الا
کبعض ما تقدم من الشربات قبلها فی انها
لو انفردت دون ما قبلها کانت غیر مسکرة
وحدها، وانها انما اسکرت باجتماعها واجتماع
عملها فحدث عن جمیعها السکر اھ[1] فان التحریر
بحذافیرہ جار فی الحبة العاشرة
من المسك ونظائرہ والوھم انما نشاء من
عدم الفرق بین الجزء الاخیر وبین سائر
العلل الناقصة المقدمة علیه وکذا استبان
بحمد الله انخساف ما زوق به الشوکانی تحت
حدیث "کل شراب اسکر فھو حرام" بقوله
ان الشراب اسم جنس فیقتضی ان یرجع التحریم
الی الجنس کله کما یقال ھذا الطعام مشبع،
الماء مروٍ یرید به الجنس و
کل جزء منه یفعل ذلك
الفعل، فاللقمة تشبع العصفور
وما ھو اکبر منھا یشبع
ماھو اکبر من العصفور

نشہ دیا یا ماقبل والے گھونٹوں کے ساتھ مجتمع ہوکر
نشہ دیا اور ہر گھونٹ کا نشہ دینے حصہ ہے ،
اگر وہ کہیں کہ اس کو نشہ آخری گھونٹ نے دیا ہے
جس کے بعد اس کی عقل میں خلل واقع ہوا تو ان کو
کہا جائے گا کہ یہ آخری پہلے والے گھونٹوں کی طرح
ہی ہے اس بات میں کہ اگر یہ ان سے منفرد ہوتا تو
اکیلے نشہ نہ دیتا۔ اس نے ماقبل والے گھونٹوں کے
ساتھ مجتمع ہوکر نشہ دیا ہے لہذا ثابت ہوگیا کہ
نشہ ان تمام گھونٹوں کے مجموعے سے پیدا ہوا ہے اھ،
بیشک یہی تقریر تمام شقوں کے ساتھ کستوری اور
اس جیسی دیگر اشیاء میں جاری ہوتی ہے۔ وہم
صرف اس لئے پیدا ہوا کہ آخری جزء اور اس سے
پہلے والی باقی ناقص علتوں میں فرق نہیں کیا گیا۔
یونہی الحمدللہ حدیث "ہر شراب جو نشہ دے وہ
حرام ہے" کے تحت شوکانی کا یہ کلام بھی زنگ آلود
ہوگیا جس کو اس نے یوں منقش کیا کہ شراب
اسم جنس ہے جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تحریم
تمام جنس کی طرف لوٹے جیسا کہ کہا جاتا ہے طعام
سیر کرنے والا ہے اور پانی سیراب کرنے والا ہے،
یہاں طعام اور پانی سے مراد جنس ہے اور جنس کی
ہر جزء جنس والا عمل کرتی ہے، چنانچہ طعام کا
ایک لقمہ چڑیا کا پیٹ بھر دیتا ہے اور اس سے
زیادہ مقدار چڑیا سے بڑے جانور کا پیٹ بھر دیتی

---

[1] نیل الاوطار کتاب الاشربة باب ما یتخذ منه الخمر الخ مصطفی البابی مصر ۸/۲۰۲

وكذلك جنس الماء يروي الحيوان
على هذا الحد فكذلك النبيذ[1] **اقول** نعم
وقع التحريم على الجنس مقيدا بصفة
الاسكار فاذا اسكر حرم والا لا وانما
انشدك الله والانصاف اذا قيل لك
انهاك عن كل طعام اشبع هل يفهم
منه النهي عن الاكل مطلقا ولو لقمة
اولقيمة اصغر ما تكون، ما هذه
الامكابرة الاترى ان الاجماع
ماض على تحريم كل ضار
كالسموم والطين وغير ذلك ثم لم ينطلق
هذا الحكم الا الى قدر يضرك
اياك لا ما يضر ولو ذبابا او نملة وقد اخرج
احمد وابوداؤد عن ام سلمة
رضي الله تعالى عنها قالت
نهى رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم عن كل مسكر ومفتر[2] و
معلوم ان من الادوية ما اذا اكثر
منه اورث التفتير والتخدير
ثم لم يرجع التحذير الا الى
ذلك القدر الكثير ولو كان الامر كما زعمت
لوجب القول بحرمة المسك و

ہے اسی طرح پانی کی جنس عمل کرتی ہے اور یہی حال نبیذ کا ہے۔
اقول (میں کہتا ہوں) ہاں تحریم جنس پر واقع ہے
درانحالیکہ وہ نشہ آور ہونے کی صفت سے مقید
ہے۔ لہذا جب نشہ دے تو حرام ہے ورنہ نہیں۔
میں تجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر انصاف کا مطالبہ
کرتا ہوں کہ جب تجھے کہا جائے کہ میں تجھے ہر ایسے
طعام سے منع کرتا ہوں جو سیر کر دے تو کیا اس سے
مطلق طعام کی ممانعت سمجھی جائے گی اگرچہ ایک
لقمہ کی مقدار یا اس سے بھی کمتر ہو؟ یہ تو محض
انکارِ حق ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہر نقصان دہ چیز
کی حرمت پر اجماع جاری ہے جیسے زہر اور مٹی وغیرہ،
پھر یہ حکم نہیں جاری ہوتا مگر اتنی مقدار پر جو تجھے نقصان
پہنچائے نہ مطلق نقصان پہنچانے والی شے پر اگرچہ
وہ مکھی یا چیونٹی کو نقصان پہنچائے۔ امام احمد
و ابوداؤد نے ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے
تخریج کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
نے ہر نشہ آور اور عقل میں خلل ڈالنے والی چیز سے
منع فرمایا۔ یہ بات معلوم ہے کہ بعض دوائیوں کی
زیادہ مقدار عقل میں خلل ڈالتی ہے جس سے پرہیز
کرنا لازمی ہے۔ پھر یہ پرہیز اور ممانعت صرف
اسی مقدار کثیر کی طرف لوٹتی ہے۔ اگر معاملہ ایسے
ہوتا جیسے تُو نے گمان کیا ہے تو کستوری اور اس جیسی

---

[1] نیل الاوطار کتاب الاشربۃ باب ما یتخذ منہ الخمر الخ مصطفےٰ البابی مصر ٨/٢٠١
[2] سنن ابی داود کتاب الاشربۃ باب ما جاء فی السکر آفتاب عالم پریس لاہور ٢/١٦٣

امثاله مطلقا وكل ذلك خلاف
الاجماع هذا ثم اتفقت المراجعة
الى البناية فرأيت الامام البدر
محمودا رحمه الله تعالى اتى ههنا
بكلام حسن نقلا عن الامام
تاج الشريعة زاد فيه من النظائر فاحببت
ايراده قال روح روحه الحرام هو
المسكر واطلاقه على ما تقدم مجاز
وعلى القدح الاخير حقيقة وهو
مراد فلا يكون المجاز مرادا
وقد قال تاج الشريعة المسكر
ما يتصل به السكر بمنزلة المتخم
من الطعام وهو ما يتصل به من
التخمة فان تناول الطعام بقدر
ما يغذيه حلال وما يتخم
وهو الاكل فوق الشبع حرام
ثم المحرم منهما هو المتخم
وان كان لا يكون ذلك متخما
الا باعتبار ما تقدمه من الاكلات
وكذلك في الشراب وقد قال ابو يوسف
رحمه الله ذلك مثل دم في
ثوب ما دام قليلا فلا باس
بالصلوة فيه فاذا اكثر لم يحل
ومثل رجل ينفق على
نفسه واهله من كسبه

اشیاء کی مطلقاً حرمت کا قول کرنا واجب ہوتا
حالانکہ یہ سب خلافِ اجماع ہے۔ پھر بنایہ کی طرف
مراجعت کا اتفاق ہوا تو میں نے دیکھا کہ امام
بدر محمود رحمہ اللہ تعالٰی نے یہاں پر امام تاج الشریعۃ
سے نہایت عمدہ کلام نقل فرمایا جس میں کئی نظائر
کا اضافہ کیا۔ اس کلام کو یہاں ذکر کرنا مجھے پسند
ہے۔ اس نے کہا اس کی رُوح کشادہ ہو کہ
حرام وہ ہے جو نشہ آور ہے۔ اس سے پہلے والی
شراب پر حرام کا اطلاق مجازاً ہے جبکہ آخری
پیالہ پر اس کا اطلاق حقیقتاً ہے اور وہی مراد ہے
لہٰذا مجاز مراد نہیں ہوگا۔ اور تاج الشریعۃ نے
فرمایا کہ نشہ آور شراب جس کے ساتھ نشہ متصل ہے
وہ بدہضمی پیدا کرنے والے طعام کی طرح ہے اور
وہی طعام ہے جس کے ساتھ بدہضمی متصل ہے
اس لئے کہ بقدرِ غذا طعام کھانا حلال ہے۔
اور جو بدہضمی پیدا کرتا ہے وہ وہ ہے جو سیر ہوجانے
کے بعد کھایا جائے وہ حرام ہے۔ پھر اس میں سے
حرام وہی ہے جو بدہضمی پیدا کرنے والا ہے اگرچہ
پہلے والے لقموں کا اعتبار کئے بغیر وُہ بدہضمی پیدا نہیں
کرتا، اور یہی حکم شراب میں ہوگا۔ امام ابو یوسف
رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ یہ کپڑے میں لگے ہوئے
خُون کی طرح ہے کہ جب تک وہ قلیل ہو اس
کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی خرابی نہیں اور جب
وہ زیادہ ہوجائے تو حلال نہیں۔ اور اس شخص کی
کی طرح ہے جو اپنی کمائی میں سے اپنی ذات اور

فلاباس بذلك فاذا اسرف فی النفقة لم يصلح له ذلك و لاينبغی وكذلك النبيذ لاباس ان يشربه علی طعامه ولاخير فی السكر منه لانه اسراف واظهر من ذلك ان الضمان يضاف الی واضع المن الاخير فی السفينة وان لم يحصل الغرق بدون ما تقدم من الامناء وهذا لانه لايوجد التلف حكما بما تقدم من الامناء و انما وجد ذلك بفعل فاعل مختار فاضيف الغرق الی المن الاخير فكذا هنا اضيف السكر الی القدح الاخير الذی يحصل به السكر حقيقة لاما تقدم من الاقداح[1] اھ ثم ان البيهقی فی المعرفة اراد الرد علی حديث الحجاج بوجه آخر فذكر ما رواه ابن المبارك عن الحسن بن عمرو الفقيمی عن فضيل بن عمرو عن ابراهيم قال كانوا يقولون اذا سكر لم يحل له ان يعود فيه ابدا[2]۔

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں مگر جب وہ خرچ میں زیادتی کرے تو اس کے لئے یہ درست نہیں اور اُسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ اسی طرح کھانے کے اوپر نبیذ پینے میں کوئی حرج نہیں مگر اس سے نشہ میں کوئی بھلائی نہیں کیونکہ یہ اسراف ہے اور اس میں زیادہ ظاہر بات یہ ہے کہ ضمان اس شخص کی طرف منسوب ہوتا ہے جس نے کشتی میں آخری مَن رکھا اگرچہ اس سے پہلے رکھے جانے والے مَنوں کے بغیر کشتی کا غرق ہونا متحقق نہیں ہوا۔ اور یہ اس لئے ہے کہ پہلے والے مَنوں سے حکمی طور پر تلف نہیں پایا گیا تو وہ فاعل مختار کے فعل سے پایا گیا لہذا غرق کی نسبت آخری مَن والے کی طرف کی جائے گی۔ یوں ہی یہاں نشہ کی اضافت آخری پیالے کی طرف کی جائیگی جس سے حقیقتاً نشہ حاصل ہوا نہ کہ پہلے والے پیالوں کی طرف الخ۔ پھر بیہقی نے المعرفۃ میں حدیث حجاج پر ایک اور وجہ سے رَد کرنا چاہا تو ذکر فرمایا جس کو ابن مبارک نے حسن بن عمرو فقیمی سے، اس نے فضیل بن عمرو سے اور اس نے ابراہیم سے روایت کیا ابراہیم نے کہا وہ کہتے تھے کہ جب کسی کو نشہ آجائے تو اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ کبھی بھی اس نشہ والی نبیذ کی طرف عود کرے۔

---

[1] البنایۃ فی شرح الہدایۃ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الامدادیۃ مکۃ المکرمۃ ۴/ ۳۴۳

[2] نصب الرایۃ بحوالہ البیہقی فی المعرفۃ کتاب الاشربۃ المکتبۃ الاسلامیۃ ۴/ ۳۰۶

قلت واسندہ النسائی من طریق ابن ابی زائدة عن الحسن بن عمرو بالسند قال کانوا یرون ان من شرب شرابا فسکر منه لم یصلح ان یعود فیه[1]، قال البیہقی فکیف یکون عند ابراھیم قول ابن مسعود ھکذا (یعنی ما رواہ الحجاج) ثم یخالفه قال فدل علی بطلان ما رواہ الحجاج بن ارطاة[2]، **اقول** لا ننکر ان حدیث الحجاج لایصلح الاحتجاج لکن فی الرد بھذا الوجه خفاء لایخفی فان القول وان لم یصح عن عبداللہ قد صح عن ابراھیم فاذا لم یمنعه ھذا عن قول نفسه فکیف یمنع ان یکون عندہ عن عبداللہ مثله اما ابوعبدالرحمٰن فجعل ھذا اختلافا عن ابراھیم [illegible] قال ذکر الاختلاف علی ابراھیم فی النبیذ فروی ھذا ثم قال **اخبرنا** سوید اخبرنا عبداللہ عن ابی عوانة عن ابی مسکین قال سألت ابراھیم قلت انا ناخذ دُردی الخمر او الطلاء فننظفه

قلت (میں کہتا ہوں) امام نسائی نے اس کو بطریق ابن ابی زائدہ حسن بن عمر سے مسنداً بیان کیا کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جس نے شراب پی اور اسکو نشہ آگیا اس کے لئے ایسی شراب کی طرف عود کرنا درست نہیں۔ بیہقی نے کہا کہ ابراہیم کے نزدیک ابنِ مسعود کا قول اس طرح کیسے ہوگیا یعنی جس کو حجاج نے روایت کیا پھر اس کی مخالفت کی اس نے کہا کہ اس کے بطلان پر دلیل وہ ہے جس کو حجاج بن ارطات نے روایت کیا۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حدیثِ حجاج قابلِ استدلال نہیں لیکن اُسے اس وجہ کے ساتھ رَد کرنے میں خفاء ہے جو کہ مخفی نہیں اس لئے کہ یہ قول اگرچہ عبداللہ سے صحیح نہیں مگر ابراہیم سے صحیح ہے مگر جب اس نے اپنا قول ہونے سے اس کا انکار نہیں کیا وہ کیسے انکار کرے گا، اس کے نزدیک عبداللہ سے اس کی مثل منقول ہے لیکن ابوعبدالرحمٰن نے اس کو ابراہیم کی نقل کے خلاف قرار دیا ہے انھوں نے اس کو ذکر الاختلاف علی ابراہیم فی النبیذ کے باب میں روایت کیا پھر کہا کہ ہمیں خبر دی سُوَید نے، اس نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے ابوعوانہ سے، اس نے ابومسکین سے کہ میں نے ابراہیم سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ ہم خمر یا طلاء کا تلچھٹ لیتے ہیں پھر اس کو صاف کرتے

[1] سُنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاختلاف علی ابراہیم فی النبیذ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۲۵
[2] نصب الرایۃ بحوالہ البیہقی کتاب الاشربۃ المکتبۃ الاسلامیہ ۴/ ۳۰۶

ثم ننقع فيه الزبيب ثلثا ثم نصفيه ثم ندعه حتى يبلغ فنشربه قال يكره[1] اھ فزعم ان فی ھذین خلاف ما ثبت عن ابراھیم من تحلیل القلیل **اقول** ولا متمسك له فی شیئ منھما فان معنی الاول علی مانری واللہ تعالیٰ اعلم ان من استخفه الشیطان فی شراب فلم یصبر علی قلیله حتی اکثر فاسکر لاینبغی له ان یعود فیه کیلا یستجره الصد واخری فیکون معناہ علی وزان قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لایلدغ المؤمن من جحر مرتین[2] او یکون المعنی لایعود الی ما اسکر فقد علمه بالتجربة وذٰلك ان من ظن فی شراب انه لایسکرہ منه ثلث کؤس مثلا فشرب فسکر لم یحل له

ہیں پھر تین دنوں تک اس میں کشمش بھگو دیتے ہیں پھر اس کو صاف کر کے رکھ چھوڑتے ہیں یہاں تک کہ وہ تیزی کی حد تک پہنچ جاتا ہے پھر اس کو پی لیتے ہیں تو ابراہیم نے کہا یہ مکروہ ہے الخ ابوعبدالرحمٰن نے گمان کیا ان دونوں میں اس کے خلاف ہے جو قلیل مقدار کے حلال ہونے سے متعلق ابراہیم سے ثابت ہے۔

اقول (میں کہتا ہوں) ان دونوں روایتوں میں ابوعبدالرحمٰن کے لئے استدلال کی کوئی گنجائش نہیں، اس لئے کہ پہلی کا معنیٰ جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یہ ہے کہ بیشک جس کی نظر میں شیطان نے شراب کو ہلکا کر دیا اس نے قلیل پر صبر نہیں کیا یہاں تک کہ زیادہ پی کر مست ہوگیا تو اس کو دوبارہ شراب کی طرف نہیں لوٹنا چاہئے تاکہ دشمن پھر اس کو نہ کھینچ لے۔ چنانچہ اس کا معنیٰ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی طرح ہوگیا کہ مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا، یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جس شراب کا نشہ آور ہونا اس کو تجربہ سے معلوم ہوگیا اس کی طرف عود نہ کرے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی شخص کا گمان تھا اس شراب کے تین گلاس مجھے نشہ نہیں دیں گے اس نے تین گلاس پی لئے تو اس کو نشہ آگیا اب ہمیشہ کیلئے اس کو

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاختلاف علی ابراہیم نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۵

[2] کنز العمال عن ابی ہریرہ حدیث ۸۳۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۱۶۶

العود الى الثالثة ابدا[1] واما الاثر الاٰخر فانما الکراھۃ فیہ لاجل ذکر الخمر والطلاء بالاشتراك یطلق علی معان بینھا العلامۃ الشرنبلالی فی غنیۃ ذوی الاحکام منھا العصیر العنبی الذی ذھب اقل من ثلثیہ، وھو الباذق والذی ذھب نصفہ وھو المنصف والذی ذھب ثلثاہ وھو المثلث والذی ذھب ثلثہ وھو الباذق قال ویسمی بالطلاء کل ما طبخ من عصیر العنب مطلقا[1] والکل غیر المثلث حرام کثیرہ وقلیلہ نجس نجاسۃ غلیظۃ کالخمر عندنا وعند الجمھور خلافا للامام الشافعی و الاوزاعی وبعض الظاھریۃ والمعتزلۃ واللہ تعالٰی اعلم۔

تیسرے گلاس کی طرف عود حلال نہیں رہا۔ رہی دوسری اثر تو اس میں خمر وطلاء کے تلپھٹ کی وجہ سے جو حرمت ہے اور وہ بطور اشتراک کئی معنوں پر بولی جاتی ہے جنھیں علامہ شرنبلالی نے غنیۃ ذوی الاحکام میں بیان فرمایا ہے ان میں انگور کے جس شیرہ کا دو تہائی سے کم جل کر خشک ہوجائے اسکو باذق، جس کا نصف خشک ہوجائے اس کو منصف، جس کا دو تہائی خشک ہوجائے اس کو مثلث اور جس کا ایک تہائی خشک ہوجائے اسکو باذق کہا جاتا ہے۔ اور فرمایا کہ انگور کے جس شیرہ کو پکایا جائے اس کو مطلقاً طلاء کہتے ہیں الخ مثلث کے سوا تمام خمر کی طرح حرام اور انکا قلیل و کثیر نجاست غلیظہ کے ساتھ نجس ہے ہمارے نزدیک اور جمہور کے نزدیک بخلاف امام شافعی اوزاعی، بعض ظاہریہ اور معتزلہ کے۔ اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔

الخامس قال النسائی حدثنا عبید اللہ بن سعید عن ابی اسامۃ قال سمعت ابن المبارك یقول ما وجدت الرخصۃ فی المسکر عن احد صحیحا الاعن ابراھیم[2] **اقول** رحم اللہ الامام الجلیل و

پانچویں بحث: امام نسائی نے کہا ہمیں عبید اللہ بن سعید نے ابو اسامہ سے حدیث بیان کی کہ میں نے ابن مبارک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نشہ آور نبیذ کے بارے میں سوائے ابراہیم کے کسی سے رخصت صحیح نہیں پائی۔ **اقول** (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی امام جلیل پر

---

[1] غنیۃ ذوی الاحکام حاشیۃ الدرر الحکام کتاب الاشربۃ میر محمد کتب خانہ کراچی ۲/۸۷

[2] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاختلاف علی ابراھیم فی النبیذ نور محمد کارخانہ کراچی ۲/۳۲۵

نفعنا ببرکاته فی الدنیا والاٰخرۃ بلی قد صح عن امیر المؤمنین عمر وقد مر حدیث مالک عن داؤد بن الحصین من رجال الستۃ قال الحافظ ثقۃ الافی عکرمۃ[1] عن واقد بن عمرو ثقۃ من رجال خ عن محمود بن لبید صحابی صغیر وفیہ قول عبادۃ احللتہا[2] واللہ و فیہ ادعی الزرقانی ان کان عمر اجتہد فی تلک المرۃ ثم رجع عنہ[3] کما تقدم حدیث ابی حنیفۃ عن ابی اسحٰق السبیعی ثقۃ من رجال الستۃ ولم یکن ابوحنیفۃ لیذھب الیہ بعد ما اختلط فیاخذ عنہ کما نص علیہ المحقق حیث اطلق و ذکرناہ فی منیر العین عن عمرو بن میمون مخضرم مشہور ثقۃ عابد نزل الکوفۃ من رجال الستۃ وبہ وبما تقدم من روایۃ ابن ابی شیبۃ عن ابی الاحوص عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون ابو الاحوص

رحم فرمائے اور ہمیں دنیا وآخرت میں ان کی برکات سے نفع پہنچائے۔ کیوں نہیں تحقیق امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کی صحت ثابت ہے، اور حدیث مالک بروایت داؤد بن حصین گزر چکی جو کہ صحاح ستّہ کے رجال میں سے ہیں۔ حافظ نے کہا وہ ثقہ ہے مگر اس روایت میں جو عکرمہ نے واقد بن عمرو سے کی کہ وہ ثقہ اور "خ" کے رجال میں سے ہیں، محمود بن لبید صحابی صغیر سے روایت ہے اور اس میں حضرت عبادہ کا یہ قول مذکور ہے کیا آپ نے بخدا اس کو حلال کر دیا؛ اس میں زرقانی نے دعوٰی کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی نے اس موقع پر اجتہاد کیا پھر اس سے رجوع کر لیا جیسا کہ پہلے گزرا، حدیث ابی حنیفہ بروایت ابواسحٰق سبیعی وہ ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے، اسکے اختلاط کے بعد امام ابوحنیفہ اس کے پاس جا کر حدیث اخذ نہ کرتے جیسا کہ اس پر محقق علی الاطلاق نے نص فرمائی اور ہم نے اس کو منیر العین میں عمرو بن میمون مخضرم سے ذکر کیا ہے وہ مشہور ثقہ عابد ہے جو کہ کوفہ میں ٹھہرے صحاح ستّہ کے رجال میں سے ہیں۔ اس روایت سے اور ماقبل میں مذکور حدیث ابن ابی شیبہ سے جو انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابوالاحوص سلام بن سلیم ثقہ از رجال صحاح ستہ سے روایت کی ان دونوں

---

[1] تقریب التہذیب حرف الدال ترجمہ داؤد بن الحصین ۱۷۸۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۲۷۸
[2] موطا امام مالک کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی تحریم الخمر میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۶۹۵
[3] شرح الزرقانی علی موطا الامام مالک کتاب الاشربۃ جامع تحریم الخمر حدیث ۱۶۴۵ دار المعرفۃ بیروت ۴/ ۱۶۲

13

هو سلام بن سليم ثقة المصيصي من رجال الستة تأيد الحديثان المارّان للطحاوي عن عمرو أحدهما، حدثنا أبو بكرة ثنا أبو داؤد ثنا زهير بن معٰوية عن أبي إسحٰق عن عمرو بن ميمون[1]، والآخر حدثنا روح بن الفرج ثنا عمرو بن خالد ثنا زهير ثنا أبو إسحٰق عن عمرو بن ميمون[2] رجالهما جميعا ثقات أجلاء أبو بكرة هو بكار بن قتيبة و أبو داؤد هو الطيالسي ثقة حافظ من رجال مسلم والأربعة أهل السنة فقد كنى عنه خ في تفسير المدثر حيث قال في سند حديث مرفوع حدثني محمد بن بشار ثنا عبد الرحمٰن بن مهدي وغيره قالا حدثنا حرب بن شداد[3] الخ غيره هو أبو داؤد كما بينه أبو نعيم في مستخرجه و زهير ثقة ثبت من رجال الستة و روح بن الفرج شيخ الطحاوي هو القطان المصري ثقة

گزشتہ حدیثوں کی تائید ہوگئی جو انھوں نے عمرو سے روایت کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہمیں ابوبکرہ نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو زہیر بن معاویہ نے ابواسحٰق سے حدیث بیان کی اور ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے روایت کی۔ دوسری حدیث یہ ہے کہ ہمیں روح بن الفرج نے، ان کو عمرو بن خالد نے، ان کو زہیر نے ابواسحاق سے حدیث بیان کی اور انھوں نے عمرو بن میمون سے روایت کی۔ ان دونوں حدیثوں کے تمام رجال جلیل القدر ثقہ ہیں۔ ابوبکرہ وہ بکار بن قتیبہ ہے۔ ابوداؤد طیالسی ثقہ، حافظ، مسلم و سنن اربعہ کے رجال میں سے ہیں اور اصحاب صحاح ستہ میں سے ہیں۔ خ نے سورۃ المدثر کی تفسیر میں ان سے بطور کنایہ روایت کی ہے جہاں اس نے سند مرفوع میں کہا کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن بشار نے اس نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن مہدی اور اس کے غیر نے، انھوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی حرب بن شداد نے الخ اس کے غیر سے مراد ابوداؤد ہیں جیسا کہ ابونعیم نے اپنی مستخرج میں بیان کیا۔ زہیر ثقہ، ثبت اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ روح بن الفرج امام طحاوی کے شیخ ہیں وہ قطان مصری ثقہ

---

[1] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب مایحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹

[2] " "

[3] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ المدثر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۳۲

وثقه فی تهذیب التهذیب[1] وعمرو بن خالد شیخ روح وتلمیذ زهیر هو الحرانی الخزاعی ثقة من رجال البخاری فبموافقة الامام ومتابعة سلام زال ما کان یخشی من سماع زهیر عن ابن اسحٰق اخیرا و

حدیث ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان عمر اُتی[2] باعرابی صحیح علی اصولنا فان الجمهور علی قبول المراسیل ولاسیما مراسیل ابراهیم فقد قال الامام احمد مرسلات سعید بن المسیب اصح المرسلات و مرسلات ابراهیم النخعی لا بأس بها ذکرہ فی التدریب[3] وقد اخرج ابن عدی عن یحیٰی بن معین قال مراسیل ابراهیم صحیحة الاحدیث تاجر البحرین وحدیث القهقهة[4] قال فی نصب الرایة اما حدیث القهقهة فقد عرف واما حدیث تاجر البحرین فرواه ابن ابی شیبة فی مصنفه ثنا وکیع ثنا الاعمش عن ابراهیم

ہیں تہذیب التہذیب میں ان کی توثیق کی گئی ہے۔ عمرو بن خالد روح کے شیخ اور زہیر کے شاگرد ہیں وہ حرانی خزاعی، ثقہ اور بخاری کے رجال میں سے ہیں لہٰذا امام کی موافقت اور سلام کی متابعت کے سبب سے اس خدشہ کا ازالہ ہوگیا جو ابواسحٰق سے زہیر کے سماع سے متعلق کیا جارہا تھا الخ۔

حدیث ابوحنیفہ جو انھوں نے حماد سے اور حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس ایک اعرابی کو لایا گیا ہمارے اصول کے مطابق صحیح ہے اس لئے کہ جمہور کا موقف یہ ہے کہ مراسیل خصوصاً ابراہیم کی مراسیل مقبول ہیں۔ امام احمد نے فرمایا سعید بن مسیّب کی مراسیل صحیح ترین مراسیل ہیں اور ابراہیم نخعی کی مراسیل میں کوئی حرج نہیں۔ یہ تدریب میں مذکور ہے۔ ابن عدی نے یحیٰی بن معین سے تخریج کی کہ ابراہیم کی مراسیل صحیح ہیں سوائے تاجر البحرین اور قہقہہ کی حدیث کے۔ نصب الرایہ میں کہا حدیث قہقہہ تو معروف ہے۔ رہی حدیث تاجر البحرین تو اس کو ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں یوں روایت کیا ہے کہ ہمیں وکیع نے اور ان کو اعمش نے ابراہیم سے حدیث بیان کی۔

---

[1] تہذیب التہذیب ترجمہ روح بن الفرج ۵۵۴ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۳/ ۲۹۷
[2] جامع المسانید الباب الثلاثون فی الحدود المکتبۃ الاسلامیہ سمندری ۲/ ۱۱۲
[3] تدریب الراوی النوع التاسع المرسل وبیان اطلاقہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۶۸
[4] نصب الرایہ کتاب الطہارات فصل فی نواقض الوضوء المکتبۃ الاسلامیہ ۱/ ۵۲

قال جاء رجل فقال یا رسول اللّٰہ انی رجل تاجر اختلف الی البحرین فامرہ ان یصلی رکعتین یعنی القصر[1] اھ وکذا حدیث کتاب عمر المروی فی المسند بالسند وحدیث الطحاوی حدثنا فھد ثنا عمر بن حفص ثنا ابی ثنا الاعمش ثنی ابراھیم عن ھمام بن الحارث عن عمر انہ کان فی سفر[2] الحدیث، عمر بن حفص ثقۃ من رجال الشیخین وابوہ حفص بن غیاث ثقۃ[3] من رجال الستۃ وابراھیم ھو النخعی وھمام النخعی ثقۃ من رجال الستۃ وحدیثہ حدثنا فھد ثنا عمر بن حفص ثنا ابی عن الاعمش ثنی حبیب بن ابی ثابت عن نافع عن ابن عمر قال امر بنبیذ لہ[4]، الحدیث، رجالہ کلھم ثقات

ابراہیم نے کہا کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک تاجر شخص ہوں بار بار بحرین جاتا رہتا ہوں، تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ وہ دو رکعتیں یعنی نماز قصر پڑھا کرے[1] یونہی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خط والی حدیث جو کہ مسند میں سند کے ساتھ مروی ہے۔ اور امام طحاوی کی حدیث کہ ہمیں فہد نے، اس کو عمر بن حفص نے، اس کو اس کے باپ نے، اس کو اعمش نے، اس کو ابراہیم نے ہمام بن حارث سے حدیث بیان کی، ہمام نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ وہ سفر میں تھے (الحدیث)۔ عمر بن حفص ثقہ اور شیخین کے رجال میں سے ہیں اور ان کا باپ حفص بن غیاث ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ ابراہیم وہ نخعی ہیں۔ ہمام نخعی ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں۔ اور اسکی حدیث یہ ہے کہ ہمیں فہد نے اور ان کو عمر بن حفص نے، ان کو ان کے باپ نے اعمش سے حدیث بیان کی، کہا مجھے حبیب بن ابی ثابت نے نافع سے اور انھوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ آپ نے اپنے لئے نبیذ کا حکم دیا (الحدیث)۔ اس حدیث کے تمام رجال ثقہ ہیں۔

---

[1] نصب الرایۃ کتاب الطہارات فصل فی نواقض الوضوء المکتبۃ الاسلامیہ ۱/ ۵۲
[2] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹
[3] تقریب التہذیب ترجمہ عمر بن حفص ۴۸۹۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۷۱۴
[4] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/ ۳۵۹

حبیب ثقة امام جلیل من رجال الستة وقد سمع ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم قالہ البخاری[1] قلت وھو من اقران نافع لیس بین موتہما الا سنة او سنتان فلو دلس لامکنہ ان یقول عن ابن عمر لکن اوضح و بین فرحمہ اللہ تعالٰی ، وحدیثہ حدثنا ابن ابی داؤد ثنا ابو صالح ثنی اللیث ثنا عقیل عن ابن شھاب اخبرنی معاذ بن عبد الرحمٰن بن عثمٰن اللیثی[عہ] ان اباہ عبد الرحمٰن بن عثمٰن قال صحبت عمر[2] الحدیث - ابن ابی داؤد ھو ابراھیم ثقة صحح لہ الطحاوی فی رفع الیدین ، و عبد الرحمٰن بن عثمان صحابی ، والبقیة کلھم ثقات۔

حبیب ثقہ ، امام جلیل اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے حدیث سُنی ہے یہ امام بخاری نے کہا ہے۔ **قلت** (میں کہتا ہوں) وہ نافع کا ہمعصر ہے ان دونوں کی موت کے درمیان ایک یا دو سال کا فرق ہے اگر وہ تدلیس کرتا تو اس کے لئے ممکن تھا کہ وہ یوں کہتا عن ابن عمر، لیکن اس نے تدلیس نہیں کی بلکہ وضاحت فرمائی ، اللہ تعالٰی اس پر رحم فرمائے۔ امام طحاوی کی حدیث ہے کہ ہمیں ابو داؤد نے انھیں ابو صالح نے ، اس کو لیث نے ، اس کو عقیل نے ابن شہاب سے حدیث بیان کی ابن شہاب نے کہا کہ مجھے معاذ بن عبد الرحمٰن بن عثمان لیثی نے خبر دی کہ اس کے باپ عبد الرحمٰن بن عثمان نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت پائی (الحدیث) - ابن ابی داؤد وہ ابراہیم ہے جو کہ ثقہ ہے۔ امام طحاوی نے رفع یدین کے بارے میں اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔ عبد الرحمٰن بن عثمان صحابی ہیں - اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں،

عہ وقع فی نسخة طبع اللیثی وانما ھو التیمی کما فی الاصابة والتقریب ۱۲ منہ

عہ مطبوعہ نسخہ میں اللیثی ہے جبکہ یہ تیمی ہے جیسا کہ اصابہ اور تقریب میں ہے ۱۲ منہ (ت)

---

[1] میزان الاعتدال بحوالہ البخاری ترجمہ حبیب ابن ابی ثابت ۱۶۹۰ دار المعرفۃ بیروت ۱/۴۵۱

[2] شرح معانی الآثار کتاب الاشربۃ باب ما یحرم من النبیذ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۳۵۹

مشهورون من رجال البخاری فان
الصحیح انه خرج فی الصحیح لعبد الله
بن صالح ابی صالح کاتب اللیث
قاله المنذری فی الترغیب والذهبی
فی المیزان[1] - وحدیث النسائی
اخبرنا زکریا بن یحیی ثنا
عبد الاعلی ثنا سفین عن یحیی
بن سعید سمع سعید بن المسیب
یقول تلقت ثقیف[2] الخ زکریا ثقة
حافظ والبقیة ثقات مشاهیر
من رجال الستة وحدیثه
اخبرنا محمد بن عبد الاعلی
ثنا المعتمر سمعت منصورا
عن ابراهیم عن نباته
عن سوید بن غفلة[3] الخ
محمد ثقة[4] نباتة مقبول[5]
والبقیة کلهم ثقات مشهورون
من رجال الستة وبالطریق
رواه عبد الرزاق عن

اور بخاری کے رجال میں سے مشہور ہیں کیونکہ صحیح
یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن
ابوصالح کاتب اللیث کے لئے اس کی تخریج کی، یہ
بات منذری نے ترغیب میں اور ذہبی نے میزان
میں کہی۔ اور نسائی کی حدیث ہے کہ ہمیں زکریا
بن یحیی نے خبر دی اس نے کہا ہمیں عبدالاعلی نے،
اس نے کہا ہمیں سفیان نے یحیی بن سعید سے
حدیث بیان کی اس نے سعید بن مسیب کو کہتے ہوئے
سنا کہ بنی ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ
تعالٰی عنہ کو ایک شراب پیش کی الخ۔ زکریا ثقہ اور
حافظ ہے، اور باقی تمام راوی ثقہ ہیں اور صحاح
ستہ کے رجال میں سے مشہور ہیں۔ امام نسائی کی
حدیث ہے کہ ہمیں محمد بن عبدالاعلی نے خبر دی اس
نے کہا ہمیں معتمر نے حدیث بیان کی کہ میں نے منصور
کو ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے سنا، اس
نے نباتہ سے اور اس نے سوید بن غفلہ سے الخ۔
محمد ثقہ ہے، نباتہ مقبول ہے اور باقی تمام
راوی ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے رجال سے
مشہور ہیں۔ اور اسی طرح سے اسکو عبدالرزاق

---

[1] میزان الاعتدال ترجمہ عبداللہ بن صالح ۴۳۸۳ دار المعرفۃ بیروت ۲/۴۴۰
[2] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر الاخبار التی اعتل بہا الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۲۳
[3] " " ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء " " " ۲/۳۲۴
[4] تقریب التہذیب ترجمہ محمد بن عبدالاعلی ۶۰۸۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۱۰۲
[5] " " نباتہ کوفی ۷۱۱۶ " " " ۲/۲۴۰

منصور و **حدیثہ** اخبرنا سوید اخبرنا عبد اللہ عن ھشام عن ابن سیرین ان عبد اللہ بن یزید الخطمی قال[1] الخ ھم کما تری کلھم ائمۃ اجلاء ثقات اثبات مشھورون من رجال الستۃ غیر سوید بن نصر فمن رجال الترمذی و النسائی ثقۃ معروف راوی الامام الجلیل عبد اللہ بن مبارک وھو المراد بعبد اللہ وھشام ھو الدستوائی وعبد اللہ بن یزید صحابی وقد مر ان الحافظ صححہ فی الفتح و **حدیثہ** اخبرنا محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن داؤد سالت سعید[2] الخ ابن ابی عدی محمد بن ابراھیم و داؤد ھو ابن ابی ھند وسعید ھو ابن المسیب والسند کلہ ثقات من رجال الستۃ الا داؤد فمن عدا البخاری، فھذہ اکثر من عشرۃ احادیث صحاح عن امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے منصور سے روایت کیا۔ امام نسائی کی حدیث ہے ہمیں سوید نے خبر دی اس نے کہا ہمیں عبد اللہ نے ہشام سے اور اس نے ابن سیرین سے ہمیں خبر دی کہ عبد اللہ بن یزید خطمی نے کہا الخ وہ تمام راوی جیسا کہ تو دیکھتا ہے جلیل القدر ائمہ، ثقہ، ثبت اور صحاح ستہ کے رجال میں سے مشہور ہیں سوائے سوید بن نصر کے وہ ترمذی اور نسائی کے رجال میں سے ہے ثقہ ہے معروف ہے۔ راوی امام جلیل عبد اللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہیں اور عبد اللہ سے وہی مراد ہے۔ ہشام وہ دستوائی ہے۔ عبد اللہ ابن یزید صحابی ہیں۔ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ حافظ نے فتح میں اس کی تصحیح کی۔ امام نسائی کی حدیث ہے کہ ہمیں محمد بن مثنی اس نے کہا کہ ہمیں ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی داؤد سے اس نے کہا میں نے سعید سے پوچھا الخ۔ ابن ابی عدی محمد بن ابراہیم ہے۔ داؤد وہ ابن ابی ہند ہیں۔ سعید وہ ابن مسیب ہیں۔ سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں سوائے داؤد کے کہ وہ بخاری کے علاوہ باقیوں کے رجال میں سے ہیں۔ یہ دس سے زائد صحیح حدیثیں ہیں جو امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہیں۔

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۳

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

وکذا اصح عن ابن مسعود وعن ابنه عامر ابی عبیدة وعن علقمة وعن حماد فان ابی حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله ان لم یفق مالکا عن نافع عن ابن عمر فلا ینزل عنه ولا عن شئ مما قیل اصح الاسانید عندنا و عند کل من نور الله بصیرته بنور الانصاف، وعن ابن عباس کما علمت مر تصحیحه عن ابن حزم وکذا عن عتبة بن فرقد السلمی وکذلک صحت الآثار وحسنت فی الطلاء مثلثا او منصفا وغیره عن انس بن مالک حدیثه الاول عن الولید بن سریع الکوفی صدوق[1] والثانی عند النسائی قال اخبرنا اسحٰق بن ابراهیم ثنا وکیع ثنا سعد بن اوس عن انس بن سیرین[2] رجاله کلهم ثقات

اور اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بیٹے عامر ابو عبیدہ، علقمہ اور حماد سے صحیح حدیث منقول ہے۔ بیشک یہ سند ابو حنیفہ نے حماد سے اس نے ابراہیم سے، اس نے علقمہ سے اور اس نے عبداللہ سے روایت کی اگر نہیں فوقیت رکھتی اس سند پر جو مالک نے نافع سے اور اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی تو اس سے کمتر بھی نہیں ہے، اور نہ اس شیئ سے جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ تمام سندوں سے صحیح ترین ہے ہمارے نزدیک اور ہر شخص کے نزدیک جسے اللہ تعالیٰ نے نورِ انصاف کے ساتھ نورانی بصیرت عطا فرمائی، اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جیسا کہ تو جان چکا ابن حزم سے اس کی تصحیح گزر چکی ہے۔ اور یونہی عتبہ بن فرقد سلمی سے، اسی طرح صحیح اور حسن آثار اس طلاء کے بارے میں وارد ہیں جو مثلث ہو (یعنی جس کا دو ثلث خشک ہوگیا) یا منصف ہو (جس کا نصف خشک ہوگیا) یا اس کے علاوہ۔ حضرت انس بن مالک سے ان کی پہلی حدیث ولید بن سریع کوفی سے مروی ہے جو صدوق ہے۔ اور دوسری نسائی سے، انھوں نے کہا کہ ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی اس نے کہا ہمیں وکیع نے اس نے کہا ہمیں سعد بن اوس نے انس بن سیرین سے

---

[1] تقریب التہذیب ترجمہ الولید بن سریع ۷۴۲۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/۲۸۵

[2] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۳۲

مشهورون من رجال الستة الا سعدا وسعد ان کان هو العبسی الکوفی کما یظن من روایة وکیع فثقة وثقه العجلی و یحیٰی و ابوحاتم و ذکره ابنا حبان و شاهین فی الثقات قال الحافظ لم یصب الازدی فی تضعیفه[1] وان کان هو العدوی البصری کما یفهم من تهذیب التهذیب[2] فصدوق لاینزل حدیثه عن درجة الحسن وثقه ابن حبان وغیره والثالث عند ابن ابی شیبة عن وکیع بعین هذا السند و عن ابن سیرین عند النسائی اخبرنا سوید اخبرنا عبدالله عن هارون بن ابراهیم عن ابن سیرین قال بعه[3] الخ هذا کما تری سند صحیح هارون ثقة[4] وعن علی امیرالمؤمنین کرم الله تعالٰی وجهه حدیثه عند النسائی

حدیث بیان کی، اس کے تمام رجال ثقہ اور صحاح ستہ کے رجال میں سے مشہور ہیں سوائے سعد کے اور سعد اگر عبسی کوفی ہے جیساکہ وکیع کی روایت سے گمان کیا جاتا ہے تو وہ ثقہ ہے۔ اس کو عجلی، یحیٰی اور ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے، اس کو ابن حبان اور شاہین نے ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔ حافظ نے کہا کہ اس کو ضعیف قرار دینے میں ازدی نے درست نہیں کیا، اور اگر وہ عدوی بصری ہے جیسا کہ تہذیب التہذیب میں سمجھا جاتا ہے تو وہ صدوق ہے اس کی حدیث درجۂ حسن سے ساقط نہیں ہوتی۔ ابن حبان وغیرہ نے اس کو ثقہ قرار دیا۔ اور تیسری حدیث ابن ابی شیبہ کے نزدیک وکیع سے بعینہٖ اسی سند کے ساتھ ہے اور ابن سیرین سے امام نسائی کے نزدیک یوں ہے کہ ہمیں خبر دی سوید نے اس نے کہا ہمیں خبر دی عبداللہ نے ہارون بن ابراہیم سے اور اس نے ابن سیرین سے انھوں نے کہا اس کو بیچ دو الخ یہ جیساکہ تو دیکھتا ہے صحیح سند ہے، ہارون ثقہ ہے۔ اور امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے ان کی حدیث امام نسائی کے نزدیک یوں ہے کہ ہمیں

---

[1] تقریب التہذیب ترجمہ سعد بن اوس ۲۲۳۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/۳۴۳

[2] تہذیب التہذیب " " " ۸۷۱ دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن ۳/۴۶۷

[3] سنن النسائی کتاب الاشربۃ الکراہۃ فی بیع العصیر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۲۳

[4] تقریب التہذیب ترجمہ ہارون بن ابراہیم ۷۲۳۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/۲۵۶

اخبرنا سوید اخبرنا عبد اللہ عن جریر عن مغیرۃ عن الشعبی قال کان علی یرزق[1] الخ رجالہ کلھم ثقات وکلھم ماخلا سویدا من رجال الستۃ جریر ھو ابن عبد الحمید صاحب منصور و مغیرۃ ھو ابن مقسم کوفیان بنیان وشاھدہ ابن ابی شیبۃ بسند جید اما حدیث ضربہ الحد من سکر من اداوتہ فطریق الدارقطنی فیہ حسن، شریک من قد علمت وفراس من رجال الستۃ وثقہ احمد و یحیی والنسائی قال القطان ما انکرت من حدیثہ الا حدیث الاستبراء[2] و بہ یعتضد طریق ابی بکر فیہ مجالد تکلم فیہ الناس وقال الحافظ لیس بالقوی وقد خرج لہ مسلم والاربعۃ وعن ابی الدرداء وعن امہ حدیثہ عند النسائی **اخبرنا** زکریا بن یحیی

خبردی سوید نے اس نے کہا ہمیں خبردی عبداللہ نے جلیل سے اس نے مغیرہ سے اس نے شعبی سے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ لوگوں کو شراب دیتے تھے الخ۔ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں سوید کے سوا تمام صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں۔ جریر وہ ابن عبدالحمید ہے جو کہ منصور کا صاحب ہے۔ مغیرہ وہ ابن مقسم ہیں، جریر و مغیرہ دونوں کوفی ہیں، اور اس حدیث کے شاہد ابن ابی شیبہ نے جید سند کے ساتھ ذکر کیا، لیکن وہ حدیث کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس شخص کو حد لگائی جس نے آپ کے مشکیزے سے نبیذ پی اور اس کو نشہ ہوگیا، وہ بطریق دارقطنی حسن ہے، شریک جس کے بارے میں تو جان چکا ہے۔ اور فراس صحاح ستہ کے رجال میں سے ہے۔ اس کو امام احمد، یحیی اور نسائی نے ثقہ قرار دیا۔ قطان نے کہا میں نے اس کی حدیث کا انکار نہیں کیا سوائے حدیث استبراء کے۔ اور طریق ابوبکر کو اسی سے قوت ملی۔ اس میں مجالد ہے جس میں لوگوں نے کلام کیا۔ حافظ نے کہا وہ قوی نہیں ہے اس کے لئے امام مسلم نے اور اصحاب سنن اربعہ نے تخریج کی۔ ابوالدرداء اور ام درداء سے اس کی حدیث مروی ہے امام نسائی کے نزدیک حدیث اس طرح ہے کہ ہمیں زکریا بن یحیی نے خبردی

---

[1] سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/۳۲۴

[2] میزان الاعتدال ترجمہ فراس بن یحیی ۶۶۹۵ دار المعرفۃ بیروت ۳/۳۴۳

ثنا عبد الاعلٰی ثنا حماد بن سلمة
عن داؤد عن سعید بن المسیب[1]
ھذا اسناد صحیح نظیف زکریا ھو
خیاط السنة سکن دمشق[2]، و
عبد الاعلٰی ھو ابن مسھر
ابو مسھر الدمشقی، وحماد من
لا یجھل و داؤد ھو ابن ابی ھند
کلھم ثقات جلة مشاھیر وحدیثھما
عند ابی بکر والسند کما رأیت من اجل
الاسانید میمون بن مھران ثقة فقیه[3]
وعن ابی موسٰی الاشعری رواہ النسائی
بطریق سوید عن عبد اللہ عن ھشیم
اخبرنا اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن
ابی حازم عن ابی موسٰی[4] ھؤلاء کلھم من
اکابر الائمة الثقات الاثبات کما لا یخفی
وعن سعید بن المسیب بالطریق[عہ] عن سفین
عن یعلٰی بن عطاء یعلی ثقة[5]
من رجال مسلم و

اس نے کہا ہمیں عبد الاعلٰی نے اس کو حماد بن سلمہ
نے داؤد سے حدیث بیان کی اور اس نے سعید
بن مسیب سے روایت کی۔ یہ سند صحیح اور ستھری
ہے زکریا وہ خیاط السنۃ ہے جو دمشق میں سکونت پذیر
ہوا۔ عبد الاعلٰی وہ ابن مسہر ابو مسہر دمشقی ہے۔ حماد
یہ مجہول نہیں ہے۔ داؤد وہ ابن ابی ہند ہے۔ وہ
تمام ثقہ، برگزیدہ اور مشہور ہیں۔ ابوبکر کے نزدیک
ان کی حدیث اور سند جیسا کہ تُو نے دیکھا مضبوط ترین
سند ہے۔ میمون بن مہران ثقہ اور فقیہ ہے۔
اور ابوموسٰی اشعری سے مروی ہے اس کو نسائی
نے بطریق سوید عبد اللہ سے اور اس نے ہشیم سے
روایت کیا۔ ہشیم نے کہا ہمیں اسمٰعیل بن ابی خالد
نے قیس بن ابی حازم سے اور اس نے ابوموسٰی
اشعری سے خبر دی۔ یہ تمام اکابر ائمہ میں سے ہیں
ثقہ اور ثبت ہیں جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔ سعید
بن مسیب سے اسی طریق سے سفیان سے مروی
ہے سفیان نے یعلٰی بن عطاء سے روایت کی۔
یعلٰی ثقہ اور مسلم کے رجال میں سے ہے اس نے

عہ ای طریق سوید بن عبد اللہ ۱۲ منہ

۱؎ سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴
۲؎ تقریب التہذیب ترجمہ زکریا بن یحیٰی ۲۰۳۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۳۱۴
۳؎ " " " میمون بن مہران ۷۰۷۵ " " ۲/ ۲۳۶
۴؎ سنن النسائی کتاب الاشربۃ ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴
۵؎ تقریب التہذیب ترجمہ یعلٰی بن عطاء ۷۸۷۴ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۴۱

قال اخبرنا احمد بن خالد عن معن ثنا معوية بن صالح عن یحیٰی بن سعید[۱]، احمد بغدادی ثقة معن القزاز و یحیی المدنی کلاھما ثقة ثبت من رجال الستة، ومعویة صدوق من رجال الخمسة، و عن الحسن البصری بالطریق عن بشیر بن المھاجر مختلف فیه وثقه ابن معین وغیرہ وقال النسائی لیس به بأس واخرج له مسلم والاربعة، وقال ابوحاتم لا یحتج به[۲] قلت وقول احمد منکر الحدیث ربما لایکون للجرح کما بیناہ فی غیر ھذا الکتاب فاذن حدیثه فی عداد الحسن، وعن عمر بن عبدالعزیز بالطریق عن عبدالملك بن طفیل الجزری مقبول[۳]، وعن ابی عبیدة وعن معاذ بن جبل وقد علق عنھما البخاری جازما وعن ابی طلحة اسند عن ثلثتھم رضی اللہ تعالٰی عنھم ابوبکر وغیرہ والسند کله من جلة ثقات رجال الستة عن خالد بن الولید۔

کہا ہمیں احمد بن خالد نے معن سے خبر دی اس نے کہا ہمیں معاویہ بن صالح نے یحیٰی بن سعید سے حدیث بیان کی، احمد بغدادی ثقہ ہے۔ معن القزاز اور یحیٰی مدنی دونوں ثقہ، ثبت اور صحاحِ ستّہ کے رجال میں سے ہیں۔ معاویہ صدوق اور اصحابِ خمسہ کے رجال میں سے ہے۔ حسن بصری سے اسی طریق کے ساتھ بشیر بن مہاجر سے مروی ہے جس میں اختلاف کیا گیا۔ ابن معین وغیرہ نے اسے ثقہ قرار دیا۔ نسائی نے کہا اس میں کوئی خرابی نہیں۔ مسلم اور اصحابِ سننِ اربعہ نے اس کے لئے تخریج کی۔ اور ابوحاتم نے کہا کہ وہ قابلِ استدلال نہیں۔ قلت (میں کہتا ہوں) امام احمد کا قول "منکر الحدیث" لبسا اوقات جرح کے لئے نہیں ہوتا جیسا کہ ہم نے اس کتاب کے غیر میں بیان کیا ہے، چنانچہ اس کی حدیث کا شمار حَسَن میں ہوگا۔ اور عمر بن عبدالعزیز سے اسی طریق کے ساتھ عبدالملک بن طفیل جزری سے روایت ہے جو کہ مقبول ہے۔ ابوعبیدہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہما سے امام بخاری نے بطورِ جزم تعلیق بیان کی، اور ابوطلحہ سے۔ ابوبکر وغیرہ نے ان تینوں سے مسنداً حدیث بیان کی۔ تمام سند کے راوی برگزیدہ، ثقہ اور صحاحِ ستّہ کے رجال میں سے ہیں، اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ (ت)

(رسالہ الفقہ التسجیلی ختم ہوا)

---

[۱] سنن النسائی کتاب الاشربة ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۲/ ۳۳۴

[۲] میزان الاعتدال ترجمہ بشیر بن المہاجر ۱۲۴۳ دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۳۳۰-۳۲۹

[۳] تقریب التہذیب ترجمہ عبدالملک بن الطفیل ۴۲۰۳ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۶۱۶